اُسکی جناب مین لیے رخصت ہجو جون و چراکرسکے باادب کہوسے، رحیم دل اور
غریب نواز ایسا کہ سلطان محمود غزنوی کی طرح اپنے دار السّلطنت کے کوچے
گلیون مین شب گردی کرکے روزینہ اور وجہ گذران فقیر محتاجون اور مسکین
مفلوکون کو بانٹتا، ملازم پروری کا اُسکے یہہ حال تھا کہ جان نثار فدویون کو
اُن کے ساز و سامان کے واسطے ماہ بماہ شرح مقرّری کے علاوہ اور بھی
روپیہ اشرفی عنایت کیا کرتا،

صولت اور سطوت کا اُس کی یہہ عالم تھا کہ جو کوئی سرکش تکبّر کی راہ
سے بغاوت کا سر اُٹھاتا تو برق خشم اور طوفان قہر اُس کا بلا کی طرح اُسکے
سر پر آپڑتا،

فراست اور قیافہ شناسی مین ایسا درست مدرک تھا کہ معاً دیکھتے ہی
آدمیون کی ذاتی کم ظرفی و بدگوہری اور اُن کی خلقی عالی منشی اور نیک
نہادی معلوم کرلیتا،

ذہن و ذکا مین بھی ایسا موصوف و دستگا تھا کہ راے صحیح اور طبع سلیم کی
رسائی سے ارباب حوائج کے مقاصد و مطالب تک بے کہے اُنکے پہنچ جاتا،

میر عبّاس علی، اُس منصف مزاج کے ایکدن کا ماجرا زبانی غلام علی خان کی جو مقرّب
مصاحبون سے تھا اِس طرح بیان کرتا ہی کہ سفر کے ایّام مین جب نواب بہادر
فوج کشی کی زحمت کے بعد دن کو قدرے آرام و قیلولہ کے لئے مائل استراحت
ہوتا، تو مین اکثر اُسکے پلنگ کے قریب خیمے کے اندر حاضر رہتا، ایکبار ایسا
اتّفاق ہوا کہ نواب حالت خواب مین گھبرا کر چونک پڑا، مین دیکھکے حیران ہوا کہ
آلہی خیر کیجیو، بعد بیدار ہونے کے حضور مین یہہ حال پر اضطراب مین نے کہہ سنایا
اور حقیقت اُس خواب کی پوچھی، نواب عالیجناب نے میرے جواب مین اِس

طور پر ارشاد فرمایا ہی رفیق محرم میری اِس سلطنت سے جسکے بہت حاسد ہین ایک بھکمنگا جوگی زیادہ خوش حال ہی ' جو چین سے دن رین مگن رہتا ہی ' نہ ون کو اُسے کچھ دشمن کے مکر و فریب کی پروانہ رات کو لٹیرے قزاکون کا کھٹکا ' سوتے جاگتے سدا عیش و آرام کرتا ہی '

کہتے ہین نواب حیدر علی خان بہادر کا سخن تکیہ تھا کہ خفگی اور غضب کے وقت خادمون کو لونڈی کا یعنے باندی بچا کہہ بیٹھنا ' علی زمان خان نے ایک دن خلوت مین عرض کیا گستاخی معاف بڑون کے منہہ سے ایسے چھوٹے لفظ کا نکلنا ناز یبا ہی ' اُس عالی منش نے ہنسکر فرمایا کہ ہم سب کنیزک زادے ہین ' بی بی کی طرف سے صرف حسنین علیہما الصلوٰۃ والسّلام نہے کہ حضرت جناب خاتون دو جہان سیدۃ النسّا کے بطن سے پیدا ہوئے '

اُس جاہل اشان کی قیافہ شناسی اور دور اندیشی کے آثار سے ایک یہہ ہی کہ اپنے فرزند ٹیپو سلطان کے حق مین کہا کرتا ' حیف کہ وہ عالی طبع اور بلند حوصلہ نہوا ' ایک دن شاہزادے نے ناگاہ کئی انگریزی سپاہ کو پکڑ کے جبراً اپنے سامھنے اُن کے ختنہ کرنے کا حکم کیا ' نواب نے جو یہہ حال سنا ' اُسے کمال ملال و ناگوار گذرا اور فرمایا کہ یہہ سفاک مجھسے سلطنت پا کے ہاتھ سے کھو بیٹھیگا '

نواب مغفور کی والا نہادی اور عالی منشی کے آثار سے ایک یہہ ہی کہ اُس کے ملک و لشکر مین ہرمذہب و قوم کے آدمی فراغت سے بے پروا بود و باش کرتے ' اِس مادے مین کبھی کسی سے کچھ پرسش و پرخاش نکرتا ' اُس کے حضور ذہن و قوت حافظے کا یہہ حال تھا کہ جدے جدے کام کو ایک ہی وقت مین انجام کرتا اِدھر تو منشی کو نامے لکھنے مین ارشاد فرماتا اُدھر جاسوس کی زبانی اخبار

وصف

سننا، علاوہ اہل کاروں سے بھی اُسی حالت میں ہیچ در پیچ معاملے مقدّمے کا سوال جواب کرتا ساتھ اِسکے اپنے بعضے ملازموں کو موافق اُن کی خدمتوں کے تعلیم و ارشاد فرماتا جاتا،

مجرموں قصور مندوں کی تادیب و تعذیب کے لئے ہمیشہ در دولت پر دو سو سنٹیچی کوڑے لیئے حاضر رہتے سیاست کے وقت ہر قسم اور ہر درجے کے مجرم برابر تھے، کیا اُمرا کیا خواص اور کیا عوام لوگ،

اُس کے تمام قلمرو بھر میں یہ بھی ایک طریقہ پسندیدہ جاری تھا کہ ہر یتیم و بیکس کے حال پر جن کے والی و سرپرست نہو تے سرکار عالی سے غور برداخت کی جاتی، بعد اس کے ویے لوگ سپہگری کے فنون تعلیم پاکر اُن سپاہیوں میں جو یتیموں کی فوج مشہور تھے بھرتی کیئے جاتے اُس کی رحلت کے وقت وسعت اُس کے ملک کی، سوا ے محالات مفتوحہ ملک کرناٹک کے اسّی ہزار انگریزی میل مربّع پر مشتمل تھی،

ممالک محروسہ میں اُسکے، ہزار قلعے تھے، اور جس شہر و قلعے کو مسخّر کرتا تو اُسکی تاسیس و ترمیم کے لیئے سر نو لاکھوں روپیے بیدریغ صرف کرتا، چنانچہ ہنوز اکثر زمین دوز و کوہی قلعے پائین گھاٹ وغیرہ کے شاہد و ناطق عدل اِس بات کے ہیں،

باج و خراج سے ممالک محروسہ کے سالیانہ تین کروڑ روپیے بعد منہا کرنے ملکی و فوجی و خانگی اخراجات وغیرہ کے خزانۂ عامرہ میں داخل ہوتے تھے، صرف سپاہ کی جمعیّت تین لاکھ چوالیس ہزار تھی علاوہ اُسکے شاگرد پیشہ وغیرہ تھے،

ثقہ لوگوں کی زبانی جو دیکھنے والے اُن واردات و حالات کے ابتک بقید حیات موجود ہیں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی ہی کہ وہ مغفرت پناہ خزینہ دفینہ بیشتر،

قیمتی جواہرات و مروارید اور سونے روپے کی اینٹین اِس قدر رکھتا تھا کہ حساب اور تولنے کے وقت من اور پسیری سے مثل غلّے کے وزن و شمار کیئے جاتے تھے ؛
فوج اور توپ خانہ تو خدا نے جیسا اُس مغفور کو عطا کیا تھا اُسکے معاصرین بلکہ قدیم کے امیرؤ سلاطین کے پاس بھی کم ہی کم تھا ؛ انجام کار ایسا صاحب ثروت ذوا قتدار سارے ساز و سامان سلطنت و اساس واسباب دولت کو جنھین بڑے جبر و قہر سے لیا و جمع کیا تھا ؛ مجبوری و بے بسی کی حالت مین سب چھوڑ گیا اور اِس جہان ناپایدار سے افسوس و حسرت ہی لے گیا ؛

بیت

جہان گرد کردم نخوردم برش
برفتم چو بیگانگان از سرش

نسب نامہ نواب مغفرت مآب
حیدر علی خان بہادر کا ؛

شرافت پناہ امارت دستگاہ حسن بن یحییٰ کہ عرب کے امیرون اور قریش کے رئیسون مین محسوب اور امانت و دیانت کی صفت سے موصوف او ز جمال صورت وکمال معنیٰ کے سبب معروف تھا پینتیس برس کے سن مین شہنشاہ اعظم خاقان معظّم سلطان روم کے حضور سے حرمین شریفین کے عہدۂ شریفی پر ماموُر و مقرّر ہوا ؛ اُس عالی گہر کی نسل سے ؛ دریاے ثروت کے دو گوہر شاہوار محمد بن حسن اور علی بن حسن پیدا ہوئے ؛ علی بن حسن کا تو دس ہی

برس کے سن میں پیمانۂ عمر معمور ہو گیا، اور محمد بن حسن ایک فرزند طالع بلند احمد بن محمد نام یادگار چھوڑ آٹھ سی چھہتّر ہجری میں گلزار جنت کا راہی ہوا، اِس حادثے کے ایک برس بعد، باپ بھی ان کا حسن بن یحیی شریف مکّۂ منوّرہ اپنے لڑکون کے رنج والم میں رمضان شریف کی پندرھوین پنجشنبے کی رات کو سنہ آٹھ سو ستّتر ہجری میں اِس منزل فانی سے ملک جاودانی کی طرف کوچ کر گیا، جب یہ خبر بارگاہ خلافت پناہ میں قیصر روم کے پہنچی تو داؤد پادشاہ کے نام پر یرلیغ قضا تبلیغ شریف مکّے کے مقرّر کرنے کے باب میں صادر ہوا، اُس نے احمد بن محمد کو باوجودیکہ اُن دنون پندرہ برس اور حفدار اُس عہدے کا تھا کم سن جان کے اُس کی جگہہ میں سیّد عبد الملک بن ابو عبد اللہ کو کہ فصیح زبان اور عالی خاندان تھا خادم مکّہ مقرّر کیا، احمد بن محمد کہ جوان دلاور اور شجاع باعقل وہنر تھا یہ ماجرا دیکھ وہان سے برخاستہ خاطر ہو کر جلد ملک یمن کی طرف چل کھڑا ہوا، کچھ دنون عدن میں ٹھہرا پھر شہر صنعا میں جا وہان کے فرمانروا کی ملاقات سے مشرّف اور اُس کے متوسّلون کے زمرے میں منسلک ہوا، بعد چندے والی صنعا نے جب اُس کے حسب و نسب کی بخوبی اطّلاع پائی اور اُسے صورت و شجاعت میں بے نظیر دیکھا تو اپنی لڑکی کو اُس کی زوجیّت میں دی اور بالکل امورات ملکی و مالی کا انتظام و بند و بست اُس کے اختیار میں کر دیا، بیس برس اِس نکاح پر گذرے تھے جو اُس نے مرض موت کی حالت میں سب ارکان دولت کے سامھنے اپنا ایک لڑکا بھی جو پانچ برس کا تھا داماد کو سپرد کر وصیّت کی کہ جبتک یہ جوان نہوا سے اپنے فرزند کی طرح تعلیم و تربیت کرنا اور ملک کے نظم و نسق اور رعیّت کی رفاہیت میں ایسی سعی و کوشش بجالانا کہ کوئی فرمان برداری

کلی راہ سے قدم باہر نہ نکالے ۔ القصہ بعد انتقال فرمانروائے صنعا کے
تیرہ سال تک احمد بن محمد ملک کے ضبط ربط مین ضرابط عدل و انصاف کو بجالاتا رہا
ایک دن شیخ سالم بخرانی جو اس سرکار کے ایک معتبر ملازمون سے اور
ظاہرا دنیا سازی کی راہ سے احمد بن محمد کا دوست لیکن حقیقت مین اُس کے
خون کا پیاسا تھا ۔ حاکم صنعا کے بیٹے پاس گیا ۔ اور احمد کی طرف سے یہانتک
شکایت کی کہ اُس نوجوان کے دل پر کچھ میل آگئی ۔ تب اُس حیلہ گرنے
چاپلوسی و خوشامد کی باتین شروع کر اُس سادہ لوح کے سامھنے یہہ عہد کیا
کہ آپ کو سلطنت موروثی پر بٹھانا اور احمد کا قتل کرنا میرے ذمّے ہی اس
شرط پر کہ مجھے سپہسالاری کا عہدہ ملے ۔ اُس لڑکے نے بھی ان باتون کو غنیمت
جان کے مان لیا ۔ تب تو وہ مکّار اِدھر لشکر کے سردارون اور سپاہیون
کے ساتھ لگاوٹ ملاوٹ کرنے اور اُدھر احمد بن محمد کے حضور مین ظاہرا زحد
اپنی دلسوزی و متابعت دکھلانے لگا ۔ ہر ایک کام پر نہایت مرتبے مین دوڑ دھوپ
کرتا ۔ مگر ہمیشہ ۔ وقت قابو کی تاک مین رہا کرتا ۔ ایک برس اسی تگاپو
و جستجو مین گذر گیا ۔ آخر سن نو سو گیارہ ہجری مین اُس بدنہاد نے فرزند والی
صنعا کی مشورت سے اُس بچارے معصوم صفت کے قتل کا دن ٹھہرا زہر کی بجھی
ایک تلوار سمیت دربار عالی مین نذر گذراننے کے بہانے حاضر ہو کر اُسی
تلوار زہردار سے اپنے سردار کا سر کاٹ خوشی و افتخار کی راہ سے یہہ احوال
والی صنعا کے لڑکے کو جا کر کہہ سنایا علاوہ یہہ بھی عرض کی کہ داناؤن کا قول ہی
کہ آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خردمندان نیست ۔ مناسب ہی کہ اسی
دم اُس ظالم کا بیٹا محمد بن احمد حضور مین بلا یا اور مارا او رمال و اسباب اُس کا
قرق کیا جائے ۔ قضارا قنبر نام ایک حبشی اُس شہید بیگناہ کا غلام وہان حاضر تھا جو نہین

وقف

اُس بدزود کے منہ سے یہ بات اُس نے سنی نمک حلالی کی جہت سے اُسکو ایسی غیرت آئی کہ مجبوری سے بیقرار ہوکر ریحان نامے ایک دوسرے غلام سے جو اُس کے پاس کھڑا تھا کہنے لگا کہ بھائی، آقا کا حق نمک تبھی ہم سے ادا ہوگا کہ جس طرح ہو تو شتاب تر محمد بن احمد کو جو ہمارا مخدوم زادہ ہی اعدا کی نظر بچا ہمراہ لے بغداد کی جانب لے نکل اور مین بھی انشاء اللّٰہ المستعان اُس نطفۂ حرام سے اپنے منیب بالطف و احسان کے خون ناحق کا عوض و انتقام لیکر بشرط حیات وہان آ پہنچتا ہون اور اگر نہ پہنچا تو جانیو کہ آقا کے قدم پر اس خاکسار کا سر تصدق ہوا، خیر جب ریحان وہان سے روانہ ہوا تو شیخ عالم بھی محمد بن احمد کے گرفتار کرلینے کو چلا کہ اتنے مین قنبر نے پیچھے سے آکر ایک گھونسا اس زور سے اُسکی گردن پر مارا کہ وہ بداصل گر پڑا تب اُس وفادار حبشی نے ترنت پیٹھ پر چڑھ اُسی کی شمشیر سے سر اُس شریر کا کاٹ ڈالا اور چاہا کہ اپنے تئین اُس مخمصے سے بچاے لیکن شیخ کے ساتھ والون نے اُس بیچارے کو تیغ و خنجر سے پارہ پارہ کیا، اُدھر ریحان نے محمد بن احمد کو کہ اُندنون تیرھوین برس مین تھا جا کر اُسکے باپ پر جو مصیبت گذری تھی کہہ سنائی اور فی الفور اُسے ایک گھوڑے پر چڑھا دوسرے پر آپ چڑھ پہاڑون کے رستے بغداد کی راہ لی اور دھاوا مار دجلے کے پار ہو شہر مین طاہر افندی کے گھر لے پہنچایا، افندی مذکور نے اُس رئیس زادے کے اطوار سے آثار سرداری نمایان دیکھ اپنی لڑکی اُسے بیاہ دی، اُس صالحہ کی طرف سے تین لڑکے عبدالوہّاب عبدالرزّاق عبدالغنی پیدا ہوئے، ساقی قضا نے سنہ ۹۶۸ ہجری مین محمد بن احمد کے پیمانۂ عمر کو ستر برس کے سن مین معمور کیا، عبدالوہّاب بڑا لڑکا اُس مغفرت مآب کا اور

م ایک سوداگر کی لڑکی سے شادی ہوئی تھی، ایک بیٹی وایکی بیوہ چھوڑ کے سن
ک ہزار چھیالیس ہجری مین اپنی موت مرا، ابراہیم اُسکا بیٹا بھی جسنے اپنے
پ کی طرح تجارت کا کاروبار پھیلایا تھا، سنہ ایک ہزار سینتالیس ہجری مین
ن لڑکی ایک لڑکا حسن بن ابراہیم نام یادگار چھوڑ ملک عدم کو سدھارا
نکا حسن ابراہیم کے مرنے کے وقت ایک برس کا تھا کاروباری گماشتون نے
اُسکے باپ کے نقد وجنس پر ایسا خورد برد کا ہاتھ صاف کیا کہ اُس کے بالغ
ہونے تک وہ تین ہی ہزار روپیے بچے تھے، تب وہ صاحب غیرت کہ باوجود اُس
شہر کے وضیع و شریف کی زبانی اپنے بزرگوارون کی تونگری کا حال سنا
کرتا تھا تہی دستی کے سبب اُس شہر مین رہنے کو نامناسب سمجھ اپنی مان بہنون
سمیت ہندستان کی طرف روانہ ہوکر اجمیر مین خواجہ معین الدّین چشتی کی درگاہ
کے متولّی پاس جو وہان کے ذی عزّتون مین تھا جا رہا، متولّی موصوف نے اُس کا
کردار رفتار نیک دیکھکر اپنی بیٹی کے ساتھ اُسے کتخدا کیا، چھ مہینے کا حمل
اُس لڑکی کو تھا کہ اُس کے شوہر حسن نے ایک ہزار چھہتّر ہجری مین انتقال
کیا، القصہ اُس لڑکی کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا، نانا نے نام
اُس کا ولی محمد رکھا، جب وہ سن شباب کو پہنچا تو اُس کی پھپھیری بہن
کے ساتھ شادی ہوئی جسّے ایک ہی لڑکا پیدا ہوا، بعد اسکے ولی محمد،
بسبب ناچاقی کے کہ درمیان اسکے اور اُسکے سسر کے واقع ہوئی
رنجیدہ ہو معہ اپنے لڑکے جسکا محمد علی نام تھا شاہ جہان آباد چلا گیا، چندے
وہان ٹھہر دکھن کی طرف روانہ ہو کلبرگہ شریف مین جا رہا جب محمد علی صاحب
بالغ اور تحصیل علوم و تکمیل فضل وکمال سے فارغ ہوا اُس عالی مقدار کے
پدر بزرگوار نے سیّد معصوم صاحب کی لڑکی (سجّادہ نشین سیّد محمد گیسو دراز

جو شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے مرید و خلیفون سے اور دکھن کے لوگون مین بلقب بندہ نواز گیسو دراز مشہور ہی) کے ساتھ اُسکی کتخدائی کردی اور آپ وہین عالم بقا کا رستا لیا، محمد علی صاحبؒ بعد انتقال والد مغفور کے، اپنے قبیلہ سمیت بیجاپور کے مشائخ پرے مین اپنے سالونکے گھر جا رہا، پھر یہان سے کئی دن بعد مع اپنے اہل و عیال کرناٹک بالا گھاٹ کا عازم ہو کر قصبہ کولار مین سکونت کیا، آخر چار لڑکے شیخ محمد الیاس و شیخ محمد و محمد امام و فتح محمد یادگار چھوڑ سن گیارہ سی نو ہجری مین اس جہان سست بنیاد سے رحلت کیا اُس کا بڑا بیٹا شیخ الیاس اپنے چھوٹے بھائیون اور سب خویشون کی تسلّی و پرورش مین مصروف ہو کر سلامت روی کی چال چلا، بعد چندے فتح محمد وہان سے برخاستہ خاطر ہو نبے حکم اپنے برادر بزرگ کے کرناٹک پائین گھاٹ کی جانب روانہ ہوا اور محمد الیاس اپنے بھائیون کو مع ایک لڑکے کے جس کا چار برس کا سن اور حیدر صاحب نام تھا گھر مین چھوڑ تنجاور کو گیا اور گیارہ سو پندرہ ہجری مین انتقال کیا، تب فتح محمد نے کہ شہر ارکاٹ مین تھا تنجاور سے برہان الدّین پیرزادے کو بلا کر اُسکی لڑکی کو جو ابراہیم صاحب کی سگی بہن تھی اپنی زوجیّت مین اختیار کی اور اپنی اہلیہ کے بھانجی کے ساتھ جو سن بلوغ کو پہنچ چکی تھی امام صاحب کے ساتھ شادی کروادی، بعد اِسکے وہ اپنی مستوراتون کو کولار مین چھوڑ کر میسور کو چلا گیا، وہان دو سال مین اُس کے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک شاہباز صاحب دوسرا ولی محمد نام جسنے دو برس کے سن مین انتقال کیا، تب فتح محمد کا وہان دل نہ لگا مع اپنے وابستون کے بالاپور کنان کا عازم ہوا، اب سنہ گیارہ سی اُنتیس ہجری مین دیون ہلّی کے درمیان اور ایک فرزند فریدون فر جمشید حشمت دارا شکوہ سکندر طالع ایسی ساعت کے بیچ کہ

آفتاب برج حمل مین تھا متولّد ہوا جسکے وجود سے وہ خاندان نورانی و منوّر ہو گیا،
نام اِس ہمایون طالع کا حیدر شاہ رکھا گیا،

القاب مستطاب نواب والا جناب
حیدر علي خان فردوس آشیان،

نواب بہادر

یعنے سپہسالار مظفّر فیروزمند، دلاور صف شکن میدان جنگ، طالب ناموس و ننگ، قانون پیکار و حرب مین نہت مشّاق فنون طعن و ضرب مین یگانۂ آفاق، اور اِسی لقب سے دکھن کے سب چھوتے بڑے خاص و عام نواب حیدر علی خان کو بلاتے تھے،

نہنداس

یعنے سزاوار القاب سترگ، امیر بزرگ، حاکم باشکوہ و شان، عظمت و حشمت نشان، زیب سند حکومت و شجاعت، حامی شریعت و سلطنت، صوبہ دار شہر سرا کا، بادشاہ مرز و بوم کوترک کنتر اکا،
سلطان حکمران ممالک چرکولی و کالیکوت کا جسمین کوچین ترا ونکور و غیرہ کئی ریاستین ہین،
نواب بنگلور، بالاپور، باسا پتن یا بسنگر کا،
مرزبان فرماندہ فراز ستان و شبستان یعنے پہاڑون اور اُسکی ترائیون کا،

بہادران بہادر

اور طرفہ ار فرمان فرما جزائرمالدیوہ کا جوگنتی مین حساب و شمار سے باہر ہین ‘
کہتے ہین کہ عددان جزیرون کا بارہ ہزار ہی ‘

سجع نواب نامدار حیدر علی خان بہادر کا

بیت

بہر تسخیر جہان شد فتح حیدر آشکار
لا فتی الّا علی لاسیف الّا ذوالفقار

سکّۂ حیدری یہ تھا

ثانی
سلطان سکندر قاتل
کل کافران

نایب دین محمد
حیدر آخر زمان
سنه ۱۱۶۶ هجری

From Scurry's Captivity under Navab Hyder Allie Khan and Tippoo Sultan.

یون ان ورقون مین نواب حیدر علی خان کے سیر و اخلاق کی جو بیان لکھنے مین آئین ٬ اب اُس شیر صولت کی تھوڑی سی بیرحمی بھی جو دشمنون اور اسیرون کے ساتھ عمل مین آتی تھین ٬ کتاب اسکر یس کپطیو یطی (یا اسکری صاحب کی اسیری کے حال) سے لکھی جاتی ہی ٬ تا اس کتاب کے پڑھنے والے موٴلف کو طرف کشی کی تہمت نہ لگائین ٬ ع

ہنرہا یش شمردی یک یک آہو شش ہم بشمر

کپطان اسکری لکھتا ہی کہ ہم لوگون نے ایک مدّت تک فرانسیسون کی اسیری مین نوع بنوع کی اذیّت و مصیبت کھینچی ٬ آخر اُن سنگدلون نے ہماری قوم کے اسیرون کو جو پانسی نفر تھے کئی جہازون پر چڑھا دیا چھہ مہینے بعد ہم سب کے سب قلعہ گدّلور مین پہنچے ٬ جب یہان کچھ دن کٹے تو ہم کو چیلمبرم مین جو مستحکم قلعون سے نواب بہادر کے ہی ٬ لیگئے ٬ وہان ہم اُس قلعے کے درمیان کیا دیکھتے ہمین کر جا بجا سیکڑون آدمی بحال تباہ پڑے بلکہ مردے بن رہے ہمین ٬ مارے بھوک کے کتنون کی تو ایسی بری حالت تھی کہ اگر ایک سڑی ہڈّی گندی جگہہ مین کہین پڑی دیکھتے تو بھوک کے مارے اُسکی طرف بھی ہاتھ منہہ پھیلاتے خوراک ہم لوگون کی یہان یہہ تھی کہ فقط گاے کا گوشت اور موٹے چاول کھانے کو ملتے ٬ اِسی غذا اور لونی زمین کا باعث تھا جو ہمارے ساتھ کے بہت آدمی رو رو موئے ٬ اور اکثر تن و توش والون کو ہم نے دیکھا کہ گھڑی بھر کے تشنّج کے سبب اعضا اُنکے انکڑ کرشال ہو گئے ٬ خدا جانے فرانسیسونکو انگریزون سے کیا ایسی عداوت تھی جسکے باعث اُنھون نے ہمین ایسے ظالم کے حوالے کر دیا اور یہہ بھی تعجّب و حیرت کا مقام تھا کہ ہمارے ہم جنس بھائی ہماری رہائی سے کیون دست بر دار ہوئے تھے ٬ لیکن حقیقت حال یون ہی کہ

وصف

(۱۸۰۷)

انگریزون سے جو اس امر مین غفلت واقع ہوئی وجہ اسکی یہہ تھی کہ وے آپ ہی ہندستان کے درمیان تباہی اور مصیبت میں گرفتار تھے پھر آپ ہی درماندے تو شفاعت کس کی کرین سٹراسکری کہتا ہی کہ جب قریب دو مہینے کے ہم اس مقام مین رہے ہم مین سے انیس آدمیون نے لفٹنٹ ولسن کے ہمراہ بھاگنے کا منصوبہ ٹھان کئی کمّل جو اُن کے پاس تھے اُسے پھاڑ کر بطور رسّے کے بانٹا اُس کے سہارے سے وے سب شب تاریک مین اُس حصار کی دیوار پر سے نیچے اُترنے کو تو اُتر گئے لیکن یہہ نہین جانتے تھے کہ کہان جاتے ہین آخر کو صبح کے وقت اُنیّس آدمی تو پکڑ آئے جن کی مشکین بندھی تھین اور بیسوان شخص اُن مین سے ایک ندّی پار ہوتے وقت پانی مین ڈوب گیا لفٹنٹ ولسن کو ننگا کر کے املی کی ایک ڈالی سے سخت سیاست کی گئی اور باقی لوگون کے ہاتھ پانون مین ہتھکڑیان بیڑیان پہنائی بعد دو دن کے ہم کو ایک بڑے محکم زندان مین لے گئے جہان ہماری ساقین چھید آہنی بیڑیان اُسمین پہنا کر مقیّد کیا اور پاسبانون کا عدد دوچند کر دیا

دو مہینے کے بعد حیدر علی خان نے حکم بھیجا ہمین بنگلور لیجائین تب ہمارے پیرون کی بیڑیان کاٹ دو دو آدمیون کے ہاتھ ایک ساتھ زنجیرون مین باندھ اس خرابی سے ہم کو ننگے پانوُن اُس قلعے سے لیچلے ہم اپنے دل میں کہتے تھے الٰہی دیکھیے آگے کو اور کیا کیا تقدیر کا بدا ہی اس حال مین ہم سب چھوٹے بڑے برابر تھے مگر اتناہی فرق تھا کہ عہدہ دار اور سپاہی الگ الگ باہم بندھے تھے حاصل کلام انواع طرح کی زحمت و رنج اُٹھا کر اکیس دن بعد بنگلور جا پہنچے قسمت سے وہان یہہ معاملہ پیش آیا کہ تین دن بعد اُس قلعے کے سردارون سے کئی مسلمان اور برہمن ہمارے پاس آئے جنھون نے ہم لوگون کو تین فریق کیا وہ

فراق حسن کے درمیان مین تھا موضع بہرام پور کو روانہ کیا گیا جو بنگلور سے تین منزل ہی مجبور کیا کرین کچھ بس نتھا ہم دشمنون کی جدائی پر صبر کر با چشم پر نم و سینہ پرغم آپس سے جدا ہوئے جب وہان کے زندان مین جا پہنچے ہاتھ ہمارے کھولے گئے لیکن اُسکے عوض پیرون مین بیڑیان پڑین اور ہمارے کھانے کے لیئے دس دن تک تو یہان بھی وہی موٹے چاول تھے بعد اس کے راگی یعنے منڑوا مقرر ہوا لاچار کتنے تو ایسی غذا اسے ناموافق کھا کھا مرتے بعد تین مہینے کے ہم مین سے پندرہ آدمی نوجوان کو جن مین ایک مین بھی تھا چن کر بیڑیان کاٹ اور یہ بات کہہ بنگلور کو روانہ کیا کہ وہان تمھاری غمخواری خاطرداری کی جایگی الغرض بعد تین دن کے ہم وہان پہنچکر کیا دیکھتے ہین کہ ہماری طرح اور بھی کتنے نوجوانون کو اور اور زندانخانون سے لے آئے ہین ایک دوسرے کے دیکھنے اور آپس مین ملاقات ہونے سے خوش ہوئے جب ہم لوگ شمار کیئے گئے تو حساب مین باون آدمی تھے تین دن بعد وہان کے قلعہ دار نے ہم لوگون کو اپنے روبرو بلوایا اور ظاہرا شفقت و دردمندی کی نظرون سے دیکھکر کچھ پھل پھلاری دے کے یہ کہا کہ تم خاطرجمع رکھو ہراسان مت ہو نواب بہادر تمھین اپنے لڑکون کی طرح جانتا ہی تم پر بدگمان نہین بلکہ مہربان ہی اُس شخص سے اتنا سن کر بعضے تو ہماری سنگت کے کچھ اور ہی سوچنے سمجھنے لگے اور کتنے غافل رہے خیر بعد اس کے ہم کو سرینگپٹن روانہ کیا اس سفر مین زادراہ ہمارے ساتھ بہت تھا اور چونکہ اب ہم بے قید و بند تھے راہ چلنا دشوار نتھا نو دن بعد جب سرینگپٹن پہنچے تو ہم کو اُس قلعے کے دو دروازون مین تین ساعت تک بٹھلا رکھا تا وہان کے لوگ ہمین دیکھین چنانچہ اسی دیکھا دیکھی مین وہ ساعتین کٹین پھر ہم کو ایک چبوترے کے پاس لیگئے یہان بھی ہمارے

وقف

([illegible])

ال بہ سابق کیسی تواضع و مدارات و مہربانیان تھین ' بہرصورت ایک مہینا
لمال خوشی خرمی سے گذر چکا تھا جو کتنے حجّامون نے ہمارے پاس آکر یہہ
قصد کیا کہ ہمارے سر کے بال چھانت ڈالین جب اِس کام سے ہم لوگ سرجرانے
لے تو وے ہم پر تقاضا اور جبر کرنے لگے کہ اتنے مین مسلمانون کا سا لباس و عمامہ
ہنے ایک شخص فرنگستانی نے جس کی بڑی بڑی موچھین تھین ہمارے
زدیک آکر دوستون اور ملنساروں کے طور پر سلام کر کے یہہ ظاہر کیا کہ مجھے
ہی قلعہ دار نے اِسی کام کے انجام کرنے کے لیئے بھیجا ہی تا مسلمانون کے
طریقے کے موافق تمہارے سر وغیرہ کے بال ترشوانے منڈوانے مین سعی
کرون اور اگر تم اِس امر کا انکار کروگے تو بھی جبرًا قہرًا یہہ فعل وقوع مین آیگا'
تب تو اُس شفیق کی ایسی دوستانہ باتین سن کر لاچار اِس بار کو بھی
ہم لوگون نے سر جھکا کر اُٹھا لیا' یہہ رنج و وبال تو ہم نے گوارا کیا ہی تھا کہ پھر
ایک ہفتے بعد پھر دن چڑھے وہی لوگ دس بارہ جنگی مشتنڈے آدمی ہمراہ لیئے
پہنچے ساتھ ہی اِس کے اُسی مرد فرنگستانی نے آکر ہمین جتا دیا کہ اب نواب نے
ہمارے ختنہ کرنے اور مسلمان بنانے کا حکم کیا ہی' اگرچہ اتنا سنتے ہی اور
ان سفاکون کو مستعد دیکھکر ہمارے چہرون کے رنگ فق ہو گیئے' لیکن سوا
تسلیم و رضا کے چارہ کیا تھا' چنانچہ پہلے تو اُنھون نے ہم سبکے سب کو نشے والی
معجونین کھلا دین' بعد اسکے ہر ایک کے واسطے ایک ایک چٹائی اور چادر
منگوائین' تب اُن بوریاون پر ہمین دو قطار ہو کر لیٹنے کہا' جب اُنکے کہنے بموجب
یے سب باتین عمل مین آئین تو کتنے نگہبان اور وے حجّام اور اُنکے ساتھ کے وہ
ازہ مشتنڈے ہمارے پاس آئے' سب سے پہلے رنڈال کا دامن کو دھر پکڑ کر
کہ ۔۔ گے ۔۔ اُٹھا لیا اور ۔۔ حجّام نا: جام نے اپنا کام سے انجام کیا'

الغرض اُن بیرحمون نے ہم مین سے ہر ایک کے ساتھ یہہ سلوک کیا، اس حال مین بعضے تو مجنون کے نشے سے ہنستے اور کتنے روتے تھے، واقعی کہ ہماری ایسی مصیبت و دردکی حالت قابل دیکھنے اور رحم کرنے کے تھی، رات کے وقت کتنے پاسبان ہم پر تعینات ہوئے ناظم سے صحرائی بڑے بڑے جو ہون کے جو اُس ملک مین بہت ہین ہم کو بچائین، قصّہ کوتاہ دو مہینے بعد کتنی اذیّت و تکلیف اُٹھاکر سوا ے دو صاحبون کے ہم سب کے سب چنگے ہوئے، جب یہہ مراتب دین و اسلام کے پورے ہوچکے تب اُن لوگون نے ہمین مبارک سلامت کی بشارت دی کہ خوش رہو اب تم پیغمبر خدا کی اُمّت اور نواب عالی جاہ کے مقرّب حضرت ہوئے،

جو بندون پر حالات نواب مغفور اور سلطان مبرور کے پوشیدہ نرہے، کروہ قدیم دشمنی جو ان دونون عالی ہمّتون کے دلون مین قوم انگریزی کی طرف سے تھی (کیونکہ یہے لوگ ممالک دکھن کے مسخّر کرنے مین اُن بہادرون کے مزاحم تھے) اور وہ تعزیر و سیاستین کہ انگریزی اسیرون پر ہوئی تھین ممکن نہین کہ اُن کی اخبار کا کوئی راوی انکار کرسے، کیونکہ مستر اسکری کی ہزارہا روایتین انواع و اقسام طرح کی اذیّتین بھری جن مین سے یہہ قدرے احوال یہان بیان کیا گیا، ایک شمّہ ہی اُن مصائب و محن کا جو حیدری قید و بند مین انگریزی اسیرون پر گذرے، اور ایک جرعہ ہی اُن تلخابون سے جسے انگریزی قیدیون نے اُس دور مین قدح قدح پیا ہی چنانچہ یہے حالات دفتر دفتر لکھے گئے ہین، جیمس برشطو نے جو اپنی دس برس کی اسیری کی مصیبت لکھی ہی اور بھی مستر ڈونالڈ کنبل کا سفرنامہ ایک باب ہی اُس کتاب غم افزاکا، بہتیرے بے چارے مصیبت کے مارے قید کی حالت مین سختیان کھینچ کھینچ

وقف

مرے اور کتنے لوگ نوع بنوع کے عذاب سے مارے گئے اکثر لڑائیون مین فتح ہونے کے بعد انگریزون کے باقی ماندگان مجروح کم بچنے پاتے تھے، جنگ کوہستانی مین جو پیلی کی لڑائی مشہور ہی انگریزون کی طرف کے ہزارون سپاہ ہندوستانی و فرنگستانی قتل ہوئے، سیکڑون اسیر اور پابزنجیر کئے گئے، اور کولیرم ندّی کنارے کرنیل بریتھوٹ کی لڑائی مین بھی جسے سلطان نے فتح کی ایک جماعت کثیر اور جم غفیر انگریزون کی جانب مارے پڑے، بقیۃ السیف گرفتار ہو آئے اور بڑی سختی و اذیّت کے ساتھ سریرنگپٹن بھیجے گئے اگر موشیر لالی اُن کی شفاعت کے لئے درمیان نہ پڑتا تو باقی ماندون مین سے ایک کی بھی جان نہ بچتی، القصّہ جن لڑائیون مین حیدری سپاہ کی فتح ہوتی تو وے حریف کے مجروحون اور باقی ماندون پر ترحّم کم کرتے اور اسیرون پر سیاست و تنبیہہ بہت، اگرچہ اُن کی طرف سے کیسی کیسی سنگدلیان اور بیرحمیان عمل مین آئین پران رحیم دل کریم نہاد انگریزونکی جانب سے بعد تسخیر سریرنگپٹن کے نوازش و کرم لطف و احسان ہی نواب حیدر علی خان مغفور اور پادشاہ شہید کی آل اولاد کے حال پر مبذول ہوا اور اب بھی ہوتا جاتا ہی اور وے سب انگریزی حکومت کے سایۂ مرحمت مین بعزّت و حرمت آرام و فراغت کے ساتھ خوش و خرّم زندگانی بسر کرتے اور اُس سرکار دولتمدار کی ترقّی جاہ و اقبال ابد اتّصال کی دعاگوئی و شکر گزاری مین اشتغال رکھتے ہین،

ترجمہ نشان حیدری

جلوس فرمانا شاہ عالیجاہ ٹیپو سلطان کا دکھن کے تخت سلطنت پر اور لشکرکشی کرنا جنریل لانک اور جنریل اِسطوارط کا واندبواش کی طرف

جب آفتاب جاہ و جلال نواب ہمایون فال کا وسط السّماے عروج و کمال سے
ہبوط و زوال کو پہنچا تو جتنے ملازمان سلطنت اور مقرّبان دولت جیسے
غلام علی خان شوشتری، عبدالمجید خان کابلی سردار خان اور اسداللّٰہ خان
قندھاری محمد علی کمیدان، بدرالزّمان خان مہا مرزا خان محمد رضا خان حیدر علی بیگ
سیّد حمید خان غازی خان ابو محمد پورنیا کشن راو، وغیرہ جو اُس وقت حاضر
تھے، سب کے سب وفاداری و خدمت گزاری کی شرطین بجا لائے اور
کارخانہ سلطنت کو ابتر نہ ہونے دیا اور نظم و نسق امورات ملکی کا اُسی
طور و ضابطے سے بحال رکھا جیسا نواب مغفور کے حین حیات جاری تھا، اُسکے
جنازے کو راتون رات خفیہ بڑی اہتمام سے سریرنگپٹن لے پہنچایا، وہان
درمیان لال باغ، متّصل ایک بڑی مسجد کے مقبرۂ عظیم الشّان مین جسکی تعمیر
کے واسطے نواب مغفور نے پائین گھاٹ جاتے وقت حکم دیا اور اِن دنون طیّار
ہو چکا تھا، مدفون کیا، اور مصلحت وقت جان کر فی الحال شاہزادۂ خرد صفدر
شکوہ عرف کریم شاہ کو باپ کی جگہ تخت حکومت پر بٹھلایا، اِس نونہال
دولت و اقبال نے ایسا بند و بست و انتظام مہام ملکی کا کیا اور مراتب
و مناصب کو ارکان دولت کے بحال و برقرار رکھا کہ مطلق نقصان و اختلال اُس مین
نہ آیا، خاص و عام کیا لشکری کیا ملازمان سرکاری سب کے سب ایسے آسودہ و مرفہ

الحال رستے جیسے نواب معرت آب کے وقت مین تھے چنانچہ اُس کریم
نہاد کے حکم سے ممالک محروسہ کے عہدہ دارون اور فوجدارون کی تسلّی
واطمینان کلّی کے لئے حیدری دستور کے موافق تنخواہ تقسیم ہوئی اور اُسی
دن مقام نیلور اور انگریزی لشکر کی جانب دو دو ہزار سوار بھیجے گئے بعد اسکے
مہا مرزا خان کو شاہزادۂ بزرگ ٹیپو سلطان کی خدمت مین کہ اُن دنون کو ننبا تور
اور پالیگھات کی نواح مین تھا معہ ارکان دولت کی عرضیون کے جن مین اس
روداد کا حال اور یہہ التماس مندرج تھا کہ حضرت جلد تر بسعادت و اقبال اس طرف کا
عزم فرمائین روانہ کیا ، اگرچہ شاہزادۂ گرامی منش نے مرزا موصوف کے
آنے اور صورت ماجرا معلوم کرنے کے بعد خلوت مین اُس اخلاص مند وفادار
سے لشکر کے سردارون کا حال بکلف پوچھکر دلجمعی تمام حاصل کی لیکن کریم
شاہ کے جلوس سے سلطان کو بڑا خلجان رہا ، بہر حال چون تائید الٰہی پہنچ چکی تھی ہردم
طالع یاور اور بخت راہبر یہہ مژدہ سناتے تھے ،

قطعہ

ہین بنہ پای عزیمت در رکاب ای شہریار ،
تا دود اندر رکاب دولتت فتح و ظفر
شاہباز از صعوہ نہراسد میندیش از حریف
چون ترا اقبال یار است و سعادت راہبر

بنا چار وہ ہمایون اختر اُن دعا گویان دولت کا التماس قبول کر جلد لشکر مین
آداخل ہوا ، بالکل سردار اور عہدہ دار شاہزادہ کریم شاہ معیت استقبال
کو آ کے دست بوسی مین مشرّف و سرفراز ہوئے ماتم پرسی کی رسمین ادا ہونے
کے بعد ، ساعت سعید اور شروع سال گیارہ سی ستانوّے ہجری مین بروز

بالشبہ اُس فخر سلطنت نے تخت حکومت پر جلوس فرمایا، اُمراے دولت اور رؤساے ریاست نے تہنیت و مبارک بادی شرطین ادا کرکے نذرین گذران عرض کیا،

بیت

شہا ہم سبھی ہین تیرے خیر خواہ ‏ ‏ علامت رہے تیرا تخت و کلاہ

اُس عالی گہر جوہر شناس مردم نے بھی ہر ایک کو اُن کی جان نثاری اور حسن خدمت کے درجون کے لایق الطاف خسروانہ سے سرفراز کرکے قدر و منزلت بخشی، پھر جشن نشاط اور بزم انبساط کی طیّاری کے واسطے حکم کیا،

مثنوی

سران سپہ محفل آراستند ‏ ‏ ہمہ دست بر سینہ برخاستند
بگفتند کای شاہ گردون سریر ‏ ‏ ہمہ چاکرانیم فرمان پذیر
سر ماست بر خط فرمان بری ‏ ‏ ز تو حکم کردن ز ما چاکری
نثر سیم از آتش و آب و خاک ‏ ‏ فدای ہوا خواہیت جان پاک
چو سلطان لقب یافتی از نخست ‏ ‏ کنون تخت و تاج شہی زان تست
پسر در جہان آن بود نیکنام ‏ ‏ کہ برتر نہد از پدر چند گام
ز رخسار چون ماہ برکش نقاب ‏ ‏ نہان چند داری با بر آفتاب
چو ایزد ترا داد فرّ شہی ‏ ‏ بتقدیم فرمان مکن کوتہی
سکندر صفت ملک تسخیر کن ‏ ‏ سر دشمنان زیر شمشیر کن
بزن سکّہ خویش بر سیم و زر ‏ ‏ کہ از سکّہ نام شہان شد سمر
بسر جای دہ تاج شاہنشہی ‏ ‏ بنہ پای بر تخت فرمان دہی

وقف

بفتح و ظفر پای در رکاب	جهان گیر شو چون بلند آفتاب

سے نامداران و گردن کشان	بی خدمتت تنگ بستہ میان

اگر حکم سازی بوقت وغا	چو جوہر در آہن بسازیم جا

بفرمانت ای شاہ مالک رقاب	بدریا بتازیم ہمچون حباب

بفرمانت ای شہ در آذر رویم	نہ اندیم غم چون سمندر رویم

باقبالت ای سرور دین پناہ	ربائیم از فرق کیوان کلاہ

خدایا و ر و بخت یار تو باد	جہان از کرم زیر بار تو باد

سریر تو بادا سپہر برین	سم مرکبت باد تاج زمین

سر حاسدان زیر پای تو باد	ہمہ عیش عالم برای تو باد

اعران شیرین زبان اور ندیمان رنگین بیان نے لآلی نظم و نثر نثار کیا اور اُس ان بخت ستودہ سیر نے صلہ و انعام سے اُن کے دامن مراد کو بھر دیا، بعد ذر نے ایّام عیش و طرب کے سلطان عالی تبار عدالت شعار نے مہمّات ات کے انتظام و بند و بست پر توجہ فرمایا، قلعہ دارون اور عمل دارون کو شفقے سمجکر امید وار و قوی دل کر ہر ایک کو بطور قدیم اُن کے منصب و عہدے پر ئم رکھا، اِس اثنا مین فرانسیس کے سپہسالار نے مشیر بلیش کے ہمراہ و ہزار فرنگی جوان حضور فیض گنجور مین روانہ کیا، اب سلطان گیتی ستان امور سلطنت کے ضبط و ربط سے فراغت کرمعہ لشکر ظفر پیکر کاویری پاک کو رونق فزا ہوا، جب اُسے یہہ خبر پہنچی کہ جنریل اسطوارط اور جنریل لانگ انگریزی شکر کے سرغنہ جنگال پیٹا کی راہ سے مقابلے کے ارادے فوج لے واندیواش مین پہنچے تو وہ بہادر فوراً اپنی ساری فوج دریا موج عمیت دوشی ماہیرو کے رستے غنیم ،، مدافعے کے واسطے روانہ ہوا اور واندیواش سے تین کوس ورے آپڑا، دوسرے

دن بآئین شایستہ میمنہ میسرہ قلب آراستہ کر توپخانہ سامھنے جما آمادۂ کارزار و پیکار ہوا، اگرچہ عہدہ داران انگریزی اپنی سپاہ لیکر لڑنے کو طیار ہوئے، پر اُس کے لشکر جرّار کی جماوت و آراستگی اور فرانسیس کی پرا بندی دیکھ دیکھ اُس دن لڑنا مناسب نہ سمجھکر اپنی جگہہ پر جمے رہے، اُس کی صبح کو گورنر مدراس کے حکم بموجب وانڈیواش کا قلعہ توڑ بالکل سامان و اسباب لے مدراس پھر گئے، سلطان نے بھی وہان سے کوچ کر ترپاتور کی نواح مین آمقام کیا، اتنے مین جاسوس خبر لائے کہ ایاز خان نواب مغفور کا لے پالک جسے اُس مغفرت مآب نے نگر اور کوڑیال بندر وغیرہ ممالک کی فرمانداہی دی تھی، اِن دنون نمک حرامی کی راہ سے وہان کے سب قلعے انگریزون کے حوالے کر آپ لواحق و اسباب اور بہت سا سامان وزر و جواہر معیت جہاز پر بیٹھ بمبئی کو چلا گیا اور انگریز اُن ملکون مین متصرف ہوے، اور اور بدخواہان قابو جو کہ اِسی تاک مین تھے ہر ایک ناحیہ سے بغاوت کے ہاتھ پانوٗن پھیلا در پئی فتنہ و فساد ہین چنانچہ آپجی شامیا سرکاری ڈاک گھر کے مردار نے وہان کے قلعہ دارون سے ملکر اپنے آقا کے تباہ کرنے کے منصوبے پر بڑا ہنگامہ مچایا ہی، اور سیّد محمد خان نے بھی جو نواب عبد الحلیم خان کڑپے کے پٹھان کا داماد ہی قابو پا کے پیادہ و سوار جمع کر مچھلیپٹن کے انگریزون سے کڑپے کی تسخیر کے مقدّمے مین قول قرار استوار کر اُس اطراف مین فتنہ فساد برپا کر رکھا ہی،

---

(۰۱۲)

متوجہ ہونا رایات نصرت آیات سلطانی کا نگرا ورکورنال بندر و غیرہ کے استرداد کو لوٹ لینا لشکر ہلبنی کی ایک ٹولی ' صلح مقرر ہونا سلطان اور انگریزون کے درمیان ' انتقال کرنا محمد علی شجیع کا '

جب سلطان عالی جاہ نے ایاز ناممحمود کے فتنہ اُٹھانے اور نگر و غیرہ ملکون مین انگریزون کے دخل کرنے اور دارالسّلطنت کے قلعدار کے باغی ہونے کی خبر سنی تو بد نہادون کے شر و فساد مٹانے کا قصد کر بدر الزمان خان کو سات ہزار تفنگچیون کے ساتھ ' اور صلابت خان و میرزا غضنفر بیگ بخشی کو چھہ ہزار سوار ' اور میر غلام علی بخشی کو دس ہزار پیادہ و سوار سے میر معین الدّین بہادر سپہ سالار کے ہمراہ پائین گھات کے سرکشون کی زیادتی اور خیرہ سری گھٹانے کے واسطے تعینات کیا ' اور خود اپنی فوج دریا موج کو ساتھ لے چنگم گھات پار ہو محمد علی شجیع کو اُس کی جمعیّت سمیت دار السّلطنت کے بند و بست اور بد سگالون سے نکال لینے اور جان نثار نمک حلال لوگون کو اُنکی جگہ پر بٹھا لینے کے لیئے پیشتر روانہ کر دیا ' بعد اس کے میر قمر الدّین خان بہادر کو معہ لشکر انبوہ ' سید محمد خان کے ہٹانے کے واسطے کل اختیار دے کر کرپہ کی طرف بھیجا ' اور آپ دیون ہلّی مد گیری صوبہ سرا کے رستے فوج و حشم معیت کوچ کر چیتل درگ مین جا ڈیرا کیا ' یہہ خبر سن کر دو لتخان وہان کا فوجدار اپنے اعوان و انصار کو ہمراہ لے دولت خواہی کی راہ سے بارگاہ عالم پناہ مین آ حاضر ہوا ' سلطان بلند اقبال نے اُس کے حال پر کمال نوازش فرما کر اُسے خلعت دے کر بحال کیا اور آپ وہان سے آگے کا عازم ہو نگر گھات

کے میدان مین جانزول فرمایا، اُدھر محمد علی جو حضور سے دلداست عظمت سے لنعم نسق کو بھیجا گیا تھا کوچ بکوچ بنگلور کے رستے جاکر کرکری گتے کی پہاڑی تلے ایک ندی کے کنارے اُترا اور اُس نے چالاکی یہ کی کہ اُس بغاوت شعار قلعدار کو گرگ آشتی کی راہ سے برفق و مدارا یہ پیغام کہلا بھیجا چونکہ مجھے کل صبحدم حسب الحکم سلطان کے کرک کے بندوبست کو جانا ہی اِس لیئے مین چاہتا ہون کہ اگر ممانعت نہو تو ذرا آج کی رات تنہا اپنے گھر جاکر اہل و عیال کو دیکھ لون، قلعدار نے اُس کی اِن باتون پر اعتماد کر اُسے نروکنے کی قلعے کے پاسبانون کو پروانگی دی، جب اِس حکمت عملی سے، محمد علی نے اپنا منصوبہ پورا کیا تب اُس نے شب کے وقت اپنے سب جوانون سمیت دریاپار ہو حصار کی دیوار پاس بہادرون کو گھات مین بٹھلا انھین تاکید کر دیا کہ خبردار جب مین قلعے مین جاکر کرنا پھونکون ساتھ ہی اُسکے تم جھٹ پٹ اندر چلے آنا اور قلعے کی برجون دیوارون کے اوپر حفاظت و پاسبانی پر مستعد ہو جانا، اُن کو اِس طرح تعلیم کر آپ پچاس دلاور سپاہیون سمیت قلعے کے دروازے سے اندر داخل ہوا اور کرنا بجانا شروع کیا نگہبانون کو قید کر اُن کی جگہ پر اپنی سپاہیون کی چوکی بٹھا دی، اور اِتنے مین وے گھات والے بہادر نفیر کی آواز سن کر فوراً ایک بارگی قلعے پر ٹوٹ پڑے اور جا بجا چوکی پہرے مین بٹ گئے، تب اُس شجاع نے چالاکی و جرأت کر اُس قلعدار اور ڈاک کے سردار انچی شامیا وغیرہ ہنگامہ آرا سرکشون کو اُن کے گھرون مین گھس کے گرفتار کر لیا اور بعضون کو سلطان والا شکوہ کی والدۂ ماجدہ کے حکم سے توپ کے منہ پر اُڑا دیا انچی شامیا کے شریکون کو دار پر کھینچا اور اُس مفسد کو طوق و زنجیر کر لوہے کے پنجرے مین مقید کیا تا وہ دم واپسین تک اِس دار مکافات مین نمک حرامی کا خمیازہ کھینچے، بعد اِس

وقف

کے وہ بہادر دارالسّلطنت کی قلعداری سیّد محمد خان مہدوی کے حوالے اور قلعے کی پاسبانی اسد خان رسالدار کے ذمّے جو مرد دلیر اور صاحب تدبیر تھا سونپ کر اپنی جمعیّت سمیت حضور میں آ پہنچا، جب اُس نے سرحوار اس روداد کو گزارش کیا سلطان نے اُس کی خدمتگزاری سے نہایت خوش ہو کر یک الماس مالہ مروارید اور خلعت فاخرہ اُسے عنایت فرما اُس کے دوسرے دن گھاٹ کے پار جانے کا حکم کیا، چنانچہ جوانان طالب نام و ننگ تیلے کی اُن راہوں کو جنھین انگریزی سپاہ نے توپ و تفنگ سے بند کر رکھی تھی چھوڑ کے کاوادے کر دوسری طرف سے چڑھ گئے اور اُن کے پیچھے جا کتنی شلکّین مارین لیکن انگریزی لشکر اپنے بچاو کے لئے ایک جگہ مجتمع ہو کر بڑی چالاکی سے صحیح سلامت قلعے کے اندر پہنچ گیا، تب سلطان گیتی ستان کے بہادران جان نثار قلعے کو محاصرہ کر مورچے لگا حصار توڑنے پر مستعد ہو گئے، قضاکار ایک پتھر اُن پتھروں سے جنھین مورچے سے باروت کے زور سے قلعے پر مارتے تھے مورچے پر قلعے کے جسکی دیوار کے نیچے ایک کوا تھا جا گرا جسّے اُس النگ کی دیوار توڑ کر سب کی سب کوئے مین جا پڑی کنوان بھر گیا، تب تو قلعے والے بے آبی کے سبب پانی پانی کرنے لگے، آخر جب وے نہایت بے تاب ہوئے تو ایک دن رات کے وقت قریب ایک ہزار تفنگچیون کے ہمراہ، دو تین ہزار مزدور اور کتنے اور لوگ وہان کے رہنے والے، تانبے پیتل کے بڑے بڑے گھڑے لئے قلعے سے باہر نکلے اور اُس تالاب سے جو قلعے کے نزدیک تھا شب تار مین پانی جو اُن کے لئے حکم آب حیات کا رکھتا تھا لیگئے، یہ خبر سن کر فوج سلطانی نے دوسری رات کو اُس تالاب کی راہ روکی، قلعے والے پھر بدستور سابق آئے اور پانی،

لیجانے کے اضطراب مین ہرچند بادل کی طرح ادھر اُدھر بہت گھومے لیکن
برق اندازون کے ہاتھ سے بعضون نے شربت مرگ پیا اور بعضے
دستبرد دلیرون کی دیکھ آبرو سے ہاتھ دھو بہاے گریز قلعے مین جا گھسے
اور آخر کو بعد کئی دن کی لڑائی کے اُن لوگون نے قلعہ سلطانی ملازمون
کے حوالے کر دیا تب سلطان وہان سے فوراً کوڑیال بندر کی طرف روانہ ہوا
اور راہ مین انگریزون کی فوج کو جسکا سرلشکر جنریل کیمل قلعہ نگر کی مدد
کے لیئے بہت سی رسد لیئے آتا تھا اُسنے گھیر لیا اور پالیگار کے سوارون
کو لوٹ کا اسباب معاف اور غارت گرون و سلحدارون سے گھوڑے
پیچھے جو مارے پڑین دو دو سو روپیہ کا وعدہ کر کے اُنھین فوج کے
تاراج کرنے پر قوی دل کیا اور تفنگچیون بیدلون باندارون نے اُن دونون
تالاب کی راہ پر جو میدان جنگ سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر تھے بموجب حکم کے
توپ خانہ لگا گولے مارنے لگے بہیر و بنگاہ مین ہلڑ ڈالنے کے واسطے چابک دست
غارت گر سوار تعینات ہو گیئے اور سلطان خود آپ کتنے خواص اور خاص سوارون
کو ہمراہ لے جنگ قراولی مین مشغول ہوا لیکن جنریل کیمل نے دو پہر دن
تک بڑی جوانمردی وجرأت سے ہنگامہ کارزار کو قایم رکھا آخر کو باروت گولے کی کمی
اور پانی کی نایابی کے باعث اُسکی جمعیّت جو چار ہزار سپاہی ایک ہزار دو سو
گورے کی تھی ٹوٹ گئی اور اُسنے بڑی شکست اُٹھائی تب تو سلطان اقبال
نشان اُس فوج کا سبکا سب جنگی اسباب و ساز و سامان اپنے قبضے مین کر لیا بہادر
جان بازون کے ہاتھون مین سونے کے کڑے ڈلوا دیئے اور پدک الماس اور ما
مروارید عطا کئے بعد اسکے جلد آگے کوچ کر ایک ہی حملے مین شہر پنا
نے سپاہ ترقّی خواہ کو قلعہ محاصرہ کرنیکا حکم دیا اُن کار آزمودہ خانہ زادون سے

وقف

تھوڑے سے ہی عرصے مین باعث ایّام بارش کے کہ اُنھون شدّت سے تھی مورچے مستعدّ و مضبوط بنا تفنگ و توپ اور بان کی آتش زنی شروع کر دی اور دریا کے رستے رسد آنے کی راہ بند کر لی، اہل حصار نے برجون کنگرون پر از دحام کر مردانہ کوششین کین، اور دو تین مہینے تک دلیری و دلاوری کی داد دین، آخرکار ایّام محاصرے کی درازی اور رسد کی کمی سے لاچار ہو حضور مین ایک قاصد کو بھیجکر امان مانگی اور سلطانی دولت کے سائے مین آ کر پناہ لی، ہر ایک نے موافق اپنے مرتبے کے درجہ و عہدہ پایا اور اطاعت و بندگی اِختیار کی، جب منگلور اور بنادر وغیرہ سلطان کے تحت فرمان آ گئے، تب افواج سلطانی بفتح و ظفر کورگ اور بل کی جانب پھری، اِن دنون کے بھاری واقعات سے ایک یہ ہی کہ محمد علی شجیع جو خاص جان نثارون اور ترقّی خواہون سے تھا اِس منزل فانی سے عالم جاودانی کو رخت ہستی لے گیا اور خیر خواہون کے دلون پر قلق و غم کا صدمہ دے گیا، حاصل کلام بعد اِس قضیے کے سلطان گیتی ستان نے اُس اطراف کے قلعے اپنے خیر اندیشون کے حوالے کر اور بدر الزّمان خان کو کہ سید صاحب کے لشکر سے گوڈپور کی لڑائی کے بعد جس کا ذکر اُسکے مقام پر کیا جائگا بلوا بھیجا تھا الک نگری فوجداری دے کورگ کا عزم کیا، اُنھین دنون مین مسٹر شبلرزو اور کرنیال و اس نے گورنر مدراس کے حسب الحکم حضور مین آن کر دوستی و اتّفاق کی بنا قایم کرنے مین کوششین کین اور بہت سے نادر و بیش قیمت جواہر کی نذرین دین، اور تقریر معقول و سخنان شستہ بیان کر گرد ملال و غبار نااتّفاقی کو خاطر انور سے دھو دیا، اِس طرح وے صلح کی بنیاد محکم کر نواب محمد علی خان کے بھائی عبدالوہاب خان کو جو دار السّلطنت مین قید تھا اور اہل فرنگ کے اسیرون کو ہمراہ لے فایز المرام

پھر گئے ، جب سلطان کو اس مصالحے کی جہت سے اطمینان حاصل ہوئی تو اُسنے ممالک محروسہ تک کے سرکش قلعہ داروں اور عاملون کو برطرف کرا پنے دارالسّلطنت کی جانب کوچ کیا ، قلعۂ بان کی نواح میں پہنچ اُسے بنام مظفّر آباد مخصوص کر ایک پردل قلعہ دار کو وہان مقرّر فرمایا ، کورگ کی چھاونی کی سرداری پر زین العابدین خان مہدوی کو جو خاص ترقی خواہ دولت تھا سرفراز کر اوّل تو اُس پر ان اطراف کے باغی و سرکشون کی تادیب و تعذیب کے لیئے قدغن کیا بعد اس کے قلعۂ پر کرآ کا جو صوبہ نشین تھا ظفر آباد نام رکھکے اُسمین خان موصوف کے تئین اقامت گزین ہونے کو رخصت فرمایا ، اور خود بدولت و اقبال دارالسّلطنت کو روانہ ہوا ، ارکان مملکت اکابر و اشراف ، سادات سب اہالی موالی استقبال کے لیئے آ حاضر ہوئے اور جلو فیروزی پر تو کے ساتھ ساتھ بارگاہ عالی مین پہنچ کر الطاف سلطانی سے مفتخر و مباہی ہوئے ، اس کے بعد اُس والا مقام نے فوج و رعیّت اور کار خانجات شاہی کے بند و بست و انتظام کی فکر کر سر نو شہریاری و فرمانروائی کے ضوابط و قوانین ایجاد کیئے ، لشکری و جنگی اصطلاحون کو جو نواب مغفور کے ایّام سلطنت مین فرانسیسی زبان مین تھین اُٹھا دیا اور زین العابدین شوشتری کی تجویز سے جو سگا بھائی ابو القاسم خان مخاطب بہ میر عالم نائب نواب نظام الملک کا تھا ، لشکری قواعد کے الفاظ موافق اُن مضمون کے جیسا اُسنے فتح المجاہدین مین لکھا ہی ، فارسی و ترکی مین بدل دیئے ،

بیان اُس جوانمردی و بہادری کا کہ میر معین الدین بہادر
عرف سیّد صاحب سپہسالار سلطانی سے جو پائین گھاٹ مین تھا
ظاہر موئی اور احوال اُس جنگ وجدال کا جو اُس مین اور
انگریز و فرانسیس مین واقع ہوی اور حضور اعلا مین طلب ہونا
اُس کا بعد مقرّر رہونے مصالحہ سنہ گیارہ سی ستانوّے ہجری کے

تنا یاد رہے کہ سیّد صاحب اپنی فوج سمیت اُن دنون والیندّل ندّی کے
کنارے تھا جب سلطان گیتی ستان دارا سلطنت کو روانہ ہوا، حضور مین
موسون نے خبر کی کہ جنریل لانگ بہادر کرّور اور ڈندیگل کی تسخیر کے ارادے
شکر لے ترچناپلی سے روانہ ہوا، یہہ خبر پہنچتے ہی، پہلے تو بدر الزّمان خان بموجب
لم عالی کے تفنگچیون کے بارہ رسالے اور توپین لے اعدا کی سرکوبی کو
یا، پیچھے سے موکب شاہی بھی روانہ ہوا، جب خان مذکور الغاردون ترّور
لے مین پہنچا، مقام کرور کا قلعہ دار عثمان خان کشمیری باوصف سپاہ وذخیرے
ورجنگی اسباب کی بہتایت کے بزدلی کی راہ سے قلعہ جنریل موصوف کے
والے کر آپ روشن خان اور سرپت راو کے پاس جو نائرون کی تنبیہ کے
اسطے مقرّر رہوئے تھے جا کر ملتجی ہوا، ادھر جنریل نے اُس قلعے مین اپنا تھانا
تھا وہان سے کوچ کر قلعہ اروا کرچی کو محاصرہ کر اُس کے لینے کا قصد کیا، تب
ان سطور نے اُس پر تاخت کر اُمراوتی ندّی کے اُس پار اپنی فوج سمیت
یرا کیا، جنریل بہادر یہہ خبر سن مورچہ چھوڑ دریا پار جا مقام کیا، پھر دوسرے
ن جب اُس نے سلطانی جمعیت کو کم دیکھا لیے کھٹکے قلعے کو گھیر توپین مارنی
شروع کی، تب خان موصوف نے اپنے رسالہ دارون مین سے قمر الدین خان

ابلی کو معہ اُس کی فوج چن کر مراتب قلعہ داری اور دفع اعادی کے باب مین تقیّد کر ہمّت خان بختری اور ببر علی بیگ کے رسالے ہمراہ دے رات کے وقت روانہ کیا، جب یہ دونون رسالہ دار بڑی ہمّت و شیردلی سے انگریزی ہراول پر حملے کر قمر الدّین خان کو اُس کی جمعیت سمیت قلعے مین پہنچا کر پھرے، تو جنریل نے اِس کمک پہنچنے کا حال معلوم کر بڑے قدغن سے اپنے لشکریون کو ایسا حکم دیا کہ اُس کے توپچیون تفنگچیون نے چھہ ہی ساعت کے عرصے مین اُس قلعے کی دیوار کو ایک طرف سے ڈھا کر قلعے والون پر ہلّا کیا محصورون نے ہرچند اُن کے دفع کرنے مین کوششین کین کچھ مفید نہوئین، سب کے سب مارے پڑے، انگریز فتح ہونے کے بعد قلعے کا بند و بست کر خان مذکور کی فوج کے مقابلے کو آئے، وہ غریب بھاگ کر لشکر میں جا داخل ہوا، بدر الزّمان خان بھی فوج انگریزی کا سامھنا نکر سکا، لاچار ڈھاراپور چلا گیا، لیکن روشن خان اور سرپت راو اُس لشکر کے گرد بگر دلوٹ لات مین لگے رہے اور سیّد صاحب نے چار پانچ دن بعد وہان پہنچکر کڑور کے قلعہ دار عثمان خان کشمیری کی نمک حرامی کا قصور ثابت کر اُسے سولی دی، بعد اُس کے لشکر انگریز کے دفع کرنے کو فوجین آراستہ کین اِسی درمیان مین فرانسیسی سپہدار موشیر بھوسی کا ایک خط اُسے آ پہنچا اِس مضمون کا کہ انگریزونکا لشکر لڑنے کے قصد پر گوڈپور مین چلا آتا ہی، سو تم بھی جلد اپنی جمعیّت سمیت یہان آ پہنچو تو ہم دونون مل کے پہلے غنیم کو مار نکالین بعد اس کے اُس اطراف کے بند و بست کو چاہین، سیّد صاحب بہادر نے اِس خط کے پاتے ہی روشن خان اور بدر الزّمان خان دونون سردارون کو بلا کر تاکید کی کہ بہادرو خبردار تم قرار واقعی ہشیار و چوکس رہنا ایسا نہو کہ پھر بھی دشمن کی سپاہ یہان کی رعیّت پر کچھ اذیّت پہنچاے بعد اِس کے

اُس نے نانکار پٹی کے رستے ہو کر تو نیم مسلی مین پہنچ ایک دن مقام کیا، اُسی دن جاسوس خبر لائے کہ کریلم گڑھی مین انگریزی لشکر کی رسد کا ذخیرہ جمع اور طیّار ہی اور پاسبان اُس مین تھوڑے سے ہین، وہ بہادر یہ خبر سن اپنی فوج ہمراہ لے محاصرے کے ارادے اُس گڑھی کے گرد بگرد جا پڑا، اُس گڑھی کی یہ صورت تھی کہ اُس کے اِدھر اُدھر کاویری ندّی کی کھاڑیان بہتی تھین، اہل حصار اگرچہ ایک سو تیس سے زیادہ نتھے لیکن حریف کے ٹالنے مین نہایت کوشش بجالائے، آخر سیّد موصوف نے سواران غارتگر کو حکم دیا تا معہ توپون اور سیڑھیون کے جا کر گڑھی مسخّر کرلین اور انگریزون کے تھانہ دارون کو آرواکرچی کے مقتول تھانہ دارون کے بدلے تہ تیغ کرین، اُدھر قلعہ والے چونکہ مقابلہ کرنے سے عاجز ہوئے اُسی رات کو اپنا کچھ اسباب و ضروری چیزین لے باقی مین آگ لگا ترچناپلی کی راہ لی سیّد موصوف وہان سے کوچ کر کو ڈپور کو گیا، اور خان مسطور رسالے اور توپین موشیر بھوسی کی کمک کو قلعے مین بھیج آپ معہ سوار و پیادے کے سلمبر کی راہ سے روانہ ہوا، سخن مختصر انگریزون کا لشکر جنریل اسطوارط کی سرکردگی مین پھلچری اور ناگور کے رستے الغارون آ کر قلعے کے پچّھم کورتّ ندّی کنارے اُترا، فرانسیس ملازم سلطانی اپنے ڈیڑھ ہزار سوار بارہ توپ معیت انگریزی فوج کے پائین مین قلعے کے سامھنے آمادہ کر رکھا تھا، سلطانی رسالے خان مسطور کے حکم سے فرانسیس کے ہراول کے دہنے ہاتھ ایک دمدمہ بنا اُترے، بعد دو روز جنریل بہادر اُس پہاڑی پر جو سامھنے تھی رات کے وقت توپین چڑھا جب اُن کے سر کرنے مین آمادہ ہوا تھا کہ اِتنے مین صبح کی پہلی ساعت مین مدراس کی جانب سے ایک جہاز آ پہنچا جسے تین گولے قلعے کی طرف آئے، دمدمے پر کے لوگ تو جہاز کے دیکھنے

مین مشغول تھے کہ اچانک آس تیکرے سے علی التواتر لمبی توپین چلین اور انگریزون کی فوجین فرانسیس کے غول اور سالطانی رسالون پر تاخت کر کے نزدیک آگئین یہہ حال دیکھ فرانسیس کے سوار طیّار ہوکر توپون کو وہین چھوڑ قلعے کی طرف پھرے اور رسالون کے لوگ بھی توپین چھوڑ چھاڑ دریا کی سمت بھاگ نکلے لیکن بہادر خان رسالدار اور ببرعلی بیگ بڑی بہادری و دلیری سے اپنے رسالے کی توپین لے قلعے کی کھائی پر آپڑے انگریز اُن دمدمون پر قابض ہوگئے فرانسیس کے سپہ سالار نے جب کھیت کا یہہ رنگ دیکھا تو اپنے ڈیرھ ہزار فرنگستانی جوانون کو آراستہ و مسلّح کر بغیر توپ موشیر پیلش اور موشیر کرمیو کرنیال کے ہمراہ انگریزون کے دفع کرنے کو مقرّر کیا تب تو فرانسیسون نے بازوے جوانمردی سے عرصۂ کارزار مین بڑی داد دلیری کی دی اگرچہ انگریزون کی سپاہ نے کہ کُلّہم چار ہزار تھی مارے گولون کے بہتون کو کشتہ و خستہ کیا فرانسیس کے سردار بھی خوب ہی لڑے

مثنوی

نتھی جنگ جو شان تھا دریاے چین تھلکتی تھی جیسے سراسر زمین

اُڑے تھی زبس گرد کھا پیچ و تاب نہ خورشید ظاہر تھا نہ ماہتاب

پہر بھر تک ھنگامہ کشت و خون کا قائم رہا آخر تفنگ اندازی سے دست بردار ہو سنان لے لے جوان پل پڑے طرفین سے ایسی کشش و کوشش وقوع مین آئی کہ چرخ تیز رفتار اپنی چال بھول گیا روئین تنون کے تگ و تازکی دھمک سے زمین کے روئین کھڑے ہوگئے مقتولون پر اُس صف جنگ کے ایّام پر نیرنگ یادوصف سنگدلی کے پھوٹ پھوٹ رویا جلاّد فلک خونریزی کی کثرت دیکھ حصار پنجم مین جا چھپا القصّہ دو ساعت تک ایسی سخت

لڑائی ہوئی کہ انگریز مقابلے کی تاب نہ لا کر بس پا ہوئے تب تو ادھر سے نیمنہ میسرہ سے کرناٹک کی فوجین پہنچکر فتحیاب ہوئین فرانسیسون مین سے پانچ چھ سی آدمی جو بچ رہے تھے قلعے مین پھر آئے اور یہان سے اعدا کے مدافعہ کو ایک بڑی فوج قلعے سے روانہ ہوئی پر انگریزی سپاہ جنگ برفرد اکہ منزل گاہ کی طرف پھر گئی

بیت

رکھین جنگ کو آج موقوف ہم کرین حشر برپا یہان صبحدم

فرانسیسون کے جماو نے قلعے کے متّصل ڈیرا کیا دو دن بعد جب یہان انگریزون نے حریف اور فرانسیس کے دفع کرنے کا قصد کیا تھا خبر صلح کی جو انگریز اور فرانسیس کے درمیان ولایت مین ہوئی تھی آ پہنچی جسّے جنگ وجدال موقوف ہو گئی طرفین کے سردار ایک ہی میز پر کھانے پینے لگے اور اُسی زمانے مین فرانسیسون کے وسیلے اور محمد علی خان کے مشورے سے سلطان اور انگریزون کے درمیان بھی مصالحے کا عہد و پیمان ہوا تب بدرالزّمان خان اور سیّد صاحب دونون ترواڈی کی جانب گئے اور بعد مقرّر ہو جانے صلح کے فرانسیسی سردار کی اجازت سے دے آگے کو روانہ ہو کر پلیو رکی سرحد مین ج اُترے انئے مین سیّد موصوف کے نام پر فرمان سلطانی ملک بائین گھات وغیرہ انگریزون کو حوالہ کر وہان سے پھر آنے کے باب مین صادر ہوا چنانچہ بموجب حکم عالی کے اُس اطراف کے سب قلعدارون اور عاملون کو اکٹھا کر اور بعضے کو ہی اور زمین دوز قلعہ معہ صوبۂ آرکات کی شہرپناہ کے جسکی نئے سر سے ترمیم ہوئی تھی تو آ بالکل فوج و حشم کے ساتھ حضور پر نور مین آ حاضر ہوا انھین دنون مین میر محمد صادق جسنے مدت تک آرکات کی کوتوالی

کفایت شعاری سے انجام کیا تھا منظور نظر ہو کر منصب دیوانی پر بحال ہوا ' اور اسی ما شاہین حاکم پونان اور ناظم حیدر آباد کی طرف سے مبارک باد جلوس کے تہنیت نامے معہ نوادرات و جواہرات بیش قیمتی کے آئے '

مسخر ہونا کوہ نرکونت سے کا ' راجۂ بنکور کا شرارت کرنا ' اور بعد تعینات ہونے افواج شاہی کے اُس بد اصل کا مستاصل ہوجانا ' رحمان گڑھ کا مرمت ہونا گیارہ سی اتہا نوے ہجری مین '

اِس ایام مین ساحل تنب بھدرا ندی کے خفیہ نویسون نے اپنی اخبار کے ذریعے سے یون گزارش کیا کہ ان دنون سرکار والا کے اکثر باج گزارون نے سرکشی اختیار کر جمہور خلایق کے حال پر جور و ستم کا ہاتھ دراز کیا ہی اور حاکم نرکونتہ نے بھی رعایا کے ساتھ عہد شکنی و بد مہری آغاز کی ہی ' علاوہ اِس کے دو سال سے نذرانے کے روپیے بھی حضور مین نہین گذرانے اور سدم گڑھی پر جو صوبہ گرم کندے کے تحت مین ہی ناخت کر وہان کے ہاٹ کو لوٹ لیا اکثر لوگون کو شہید کیا ' اور مدن پلّی کا راجا بھی اُس کے ساتھ مل گیا ہی ' اِن خبرون کے سنتے ہی قہر سلطانی کی آگ دہک اُٹھی ' تب اُس عالی صفات نے رعیت پرجا کی رفاہ و آرام کے لحاظ سے اُن حالات کے تحقیق کرنے کے واسطے اُسی دم سید غفار کو اُس کی فوج سمیت اُس طرف روانہ کیا ' جب اُس سپہسالار نے وہان جا کر معلوم کیا کہ پر سرام ناظم مرج کے اُرغلان سے اُس مفسد یعنے نرکونتہ کے حاکم کے دماغ مین یہہ خیال سما گیا ہی کہ کشتنا ور تنب بھدرا ندی کے درمیان کی ریاست کو اپنے قبضے مین لاے اور بالفعل

وصف

(۰۳۹)

سپاہ نصرت پناہ کا آنا اس گروہ سے نبرد جنگ ہوا ہی، تب سپہ سالار نے یہان کا احوال سر حوار حضور مین لکھ بھیجا، جس پر برہان الدین خان سپہدار تین پلٹن اور پانچ ہزار سوار جرّار ہمراہ اُس سرکش کو ہمراہ اُس کے ملک کو تسخیر کرنے کے واسطے رخصت ہوا اور شیخ عمر سے لشکر دو ہزار سوار اور دو پلٹن چھہ توپ جمعیت مدن پلّی اور دیون ہلّی کی راہ سے اُن کی بیجکنی کو روانہ ہو بنکور جا پہنچا، ہرچند اُس سپہدار نے وہان کے راجا بدبخت کو نصیحت کرکے اطاعت پر رہنمائی کی اور بہت سمجھایا پر وہ گمراہ سرکشی کر بارہ ہزار پیادون سے راہ روک لڑنے کو طیّار ہو گیا، دو دن تک رام سمندرم کی نواح مین جو اُس کی سرحد تھی بڑی معرکہ آرائی ہوئی مردان غازی، کافرون کے سر و سینے کو تیغ و سنان سے پارہ و چاک کرتے رہے آخرکار سلطانی سپہدار تہوّر شعار نے سر اُس شقاوت کردار کا تن سے جدا کیا، یہہ حال دیکھ کفّار کی جماعت نے فرار اختیار کر پھوٹی کندے کے پہاڑ مین جسکے چارون طرف بڑا بیابان و جنگل ہی جا کے پناہ لی، تب لشکر نصرت پیکر اِس شہر کو قتل و غارت کرنے اور رام سمندرم کی گڑھی لے لینے کے بعد پھوٹی کندے مین جا پڑا یہہ بھی پانچ دن کے درمیان فتح ہوگیا، راجا یہان کا جسکا چکرابال نام تھا جو نہین اُسنے اپنی فوج کی خبرِ شکست سنی خوف کے مارے بنکور کی پہاڑی سلطانی بہادرون کے حوالے کر اول پلّی پہاڑ کے اوپر جو ایک گھنے جنگل کے درمیان واقع ہی جا پناہ لی اور وہان چار ہزار جرّار پیادون کی جمعیّت بہم پہنچائی، اِدھر سپہدار مذکور نے پہلے تو بنکور کے پہاڑ کو محاصرہ کر اُس کی دیوار و پشتے کو مارے توپون کے گرا قلعے مین کارآزمودہ سپاہ تعینات کئے بعد اِس کے آپ تسخیر کے ارادے پر اُس پہاڑ تک دھاوا مار جا پہنچا

لیکن چونکہ وہان کنگهان درختون کے سبب سے فوج بدون کی چڑھائی مشکل تھی غنیم کی فوج نے اُن کا راستا چهینک مقابلہ کیا ہر چند اِس سپہسالار نے ایک مہینے تک افواج کوشش کی مگر صورت کشایش کی کچھ بھی نظر نہ آئی تب مجبور ہو حضور مین عرضی واسطے کمک کے لکھی جس پر امام خان کو اپنی سپاہ سمیت اُس کی کمک کو بھیجا تب تو یہی دونون سپہدار بوسیلہ رہنمائی باشندون کی اُس نواح کے دو طرف سے لڑتے بھڑتے جنگل مین گھس پڑے اور اڑھائی مہینے کے عرصے مین اُس پہاڑ کو اپنے قبضے مین لائے ۔ راجا وہان سے کئی آدمیون کے ساتھ چتّور کی طرف بھاگ نکلا اور افواج سلطانی کے حملے سے بچ گیا وے دونون بہادر اس نصرت و ظفر کے بعد سالم و غانم یہان سے معاودت کر ملازمت عالی مین پہنچ غنیمت کا سارا مال و متاع ہاتھی اونٹ حضور سلطانی مین در پیش کر کے الطاف خسروانی سے سر فراز و کامیاب ہوئے ۔

فتح ہونا کوہ نرکندے کا میر قمر الدّین خان بہادر کی یورش سے اور حضور مین بلایا جانا اُس نامدار کا معہ اور واقعات کے جو سن گیارہ سو اٹھانوے ہجری مین واقع ہوئے ۔

جب برہان الدّین خان سپہدار حضور عالی سے رخصت ہو کر دھاروار کی نواح مین سیّد غفّار سے مل کر نرکندے کی حدود مین جا پڑا اور وہان کے حاکم کو یہہ پیغام بھیجا کہ اگر تمھین ملک داری کی خواہش ہو تو خیریت اسی مین ہے کہ نرکندے سلطانی قلعدار کے حوالے کر دو تا اس کے بدلے مین تو تم کو سند ملک و دولت ملے ۔ اور اُس کو استوانی سنگدل کی طرف سے سخت جواب پہنچا تو خان

ہ صوفت سے علم سپہ وہ خیرخواہ سپہ اور سید حمید اور سید غفار بڑی دلیری
ے سبقت و چالاکی کر اُس پہاڑ کو گھیر لیا اور حصار توڑنے اور پورے
کرنے کے ارادے پر توپ و بندوق سر کرنا شروع کر دیا؛ اتفاقاً وہاں کے حاکم
نے ایک رات قابو پا شبخون مارا جس میں صلابت خان بخشی دو سو اور
جمعیت شہید ہوا جب اُن دو نوں سرداران جلادت نشان کی ویسی تگ
و دو پیش رفت نہوئی تب اُن لوگوں نے بڑی زحمت و کوشش کر مورچوں
کو حصار کے قریب پہنچایا؛ اب اُس حاکم نے ڈر کر ناظم مرہج اور حاکم پونان
سے اعانت طلب کی جس پر ناظم مذکور نے پانچ ہزار سوار اُس کی مدد کو بھیجے
نے سوار ایک ندی کنارے جو شدت سے اُمنڈ رہی تھی اُتر کے انتظار اُن
س ہزار سواروں کی جو پونان سے کمک کے لئے آتے تھے کرنے لگے؛ جب تک
دھر سپہ داران مذکور نے ایسی فرصت کو غنیمت جان حضور میں اس
لیفیت کی اطلاع دی؛ تب میر قمرالدین خان بہادر کے نام پر فرمان سلطانی اِسی
ضمون کا صادر ہوا کہ اپنی جمعیت لے اُن سپہ داروں کی کمک کو چڑھ دوڑے
ور غنیم لئیم کی تنبیہ اور کوہ ترکیندے کی تسخیر میں سعی کرے؛
شہید ہو نہ سکے کر انہیں دنوں میں سید محمد کو جو نواب حلیم خان ناظم کھیلے کا داماد تھا
ہ فرصت مل گئی کہ وہ پانسو سوار اور دو ہزار پیدل کی جمعیت سمیت مچھلی
در کے انگریزوں سے آملا اور اُن سے ایک پلٹن دو توپ لیکر کڑپے کے
ستردار اور اُس اطراف کے قلعوں کے مسخر کرنے کے ارادے
وانہ ہو قتل و غارت کرتا ہوا جلد وہاں گڑھ میں آپہنچا اور جب یہاں کے بادشاہی
سپاہیوں کو کچھ انعام دیکر ملا اُن کی مرضی سے اپنے سپاہیوں کا ایک غول
س قلعے میں بھیجکر جونہیں کڑپے کو چلا تھا کہ ادھر سے میر قمرالدین خان بہادر بھی

حسب الحکم سلطانی اُس نواح مین جا پڑا ‛ تب تو دونون طرف سے جو ان کھیت مین اُتر پڑے صبح سے دو پہر تک خوب ہی لڑے ‛ آخر خان موصوف حریف کے دھوکھا دینے کو اُن کے سامھنے سے اپنی سپاہ سمیت ٹل کر اُس جنگل کے درمیان جس کے مقابل ایک تالاب پر آب اور چھوٹا سا پہاڑ بھی تھا آچھپا اور وقت فرصت کا منتظر رہا ‛ سیّد محمد نے اِس حرکت کو اپنی فتح پر حمل کر وہین اپنے لشکر کے ڈیرے کروا ے اُن کے پیچھے انگریزی سردار بھی اعدا کی طرف سے بے کھٹکے ہو اُتر پڑا ‛ خیر بعد اُس کے جب سیّد مذکور کے سوار اُس تالاب پر گھوڑون کو پانی پلانے گئے خان بہادر کے سوار جو ایسے ہی قابو کی گھات مین لگے ہوئے تھے اُن اجل گرفتون پر آپڑے ‛ اُس جماعت مین سے اکثر آدمی اپنے لشکر کی جانب اِس بلاے بے ہنگام کی آمد کا شور مچاتے بھاگ چلے خان دلاور کے سوارون نے اُنکے پیچھے گھوڑے اُٹھا کر سبکے سب کو گھوڑون کے سمون تلے کُچل ڈالا ‛ کوئی اُن مین سے نہ بچا ‛ لیکن سیّد مذکور اور انگریزون کا سردار بہزار خرابی اُس مصیبت و بلاے ناگہان سے بچ نکلے ‛ اب خان فیروزی نشان بدّو یل پہاڑ اور کھمّم کو قبضۂ تصرّف مین لایا اور فرمان سلطانی کے پہنچتے ہی غنیم کی تنبیہ و تادیب کے لیئے آمادہ ہوا چنانچہ اُسنے چار ہزار سوار خونخوار سمیت کشتنا ندّی کے اُس پار جا شبخون مار خون کا دریا بہا اور مرہٹون کو اُس مین ڈبا دیا بہتون کو اُنسے اسیر و گرفتار کر لیا بعد اِس کے آپ اُس پہاڑ کا قصد کر اپنے سپہدار شیخ امام کو سیّد غفّار کی کمک کو بھیج دیا ‛ جب اُس پہاڑ کا حاکم اِس سردار کے آنے اور مرہٹون کے شکست پانے سے آگاہ ہوا تو اُس کی ہمّت کی کمر ٹوٹ گئی ‛ تب اُسنے صلح کرنے اور قلعہ چھوڑ دینے کا پیغام خان مذکور کو بھیجا اِس نے اُس کی صبح

کوٹ پر حمید اور حید و علی بیگ بہادر رسالہ دار کی معرفت عہد نامہ بھیج اُس کو پہاڑ سے اُتار مع عیال و اطفال گرفتار کر لیا اور احمد بیگ و غضنفر بیگ کی فوج اُن پر تعینات کر کے حضور میں روانہ کیا اور وہان کی حکمرانی پر ایک امانت شعار دولتخواہ کو مقرّر کیا؛

سر اُٹھانا باغیان کورگ کا ، متوجّہ ہونا موکب سلطانی کا
اُس نواح کے مفسدون کی تنبیہ و تادیب کے لئے ، اسیری
میں پکڑ آنا ہشتا دوہشت ہزار مرد وزن کا معہ دیگر واردات
جو سن گیارہ سی اٹھانوے ہجری میں واقع ہوے ؛

اُن دنون مین چونکہ زین العابدین خان مہدوی کورگ کا فوجدار قدامت و دوام کے باعث مختارِ کل بن تمام ممالک محروسہ کو بے انتظام و زیر و زبر کر اکثر امورات سلطنت اپنی خواہش و رغبت کے موافق انجام کرتا تھا اور غربا رعایا کی عزّت و ابرو پر ہوا و ہوس کی دست درازیان کر زبردستی خوبصورت عورتون کو اپنی ہمخوابہ بناتا ؛ لاجرم ان بیجا حرکتون سے کورگ کے سب نجبا و شرفا جنگ و جدل کرنے پر مستعد ہو گئے اور وہان کے راجا کے عمّال موتی نائر اور رنگا نائر نے سب کی سب رعیّت پرجا کو اکٹھی کر ظفرآباد کے تئین چارون طرف سے گھیر اُس کی گرد نواح مین لوٹ تاراج مچا دیا محصورون کو ایسا مجبور و عاجز کیا کہ اُنھین قلعے سے نکلنا مشکل ہوا لاچار خان موصوف نے اپنے کئے سے ندامت اُٹھا ایک جاسوس کو اس کیفیت کی عرضی صحبت حضور انور مین روانہ کیا جس پر شاہ گیتی پناہ نے اِس معروضے کے مضمون پڑھنے کے ساتھ ہی باشندگان

کو ترگ کی سیاست وگوشمال کا حکم دے رایات بہری اور خیمہ زنگاری سلطان پٹیتا کی نواح مین کھڑے کروائے اور سپہدار زین العابدین شوشتری کو اُس کی فوج اور دو ہزار سپاہی کے ساتھ بہت سعی و سعد ہمراہ دے اُس طرف تعینات فرمایا اور ارشاد کیا کہ جلد تر ظفر آباد کے قلعے مین پہنچ مفسدون کی تنبیہ عمل مین لائے، القصّہ جب یہ سپہدار اُس گھاٹ کے دروازے تک جا پہنچا وہان کے باغیون نے اِدھر اُدھر سے رولا کر یہان تک تیر تفنگ کی بوچھاڑ بن مارین کہ اُس کے اوسان خطا ہو گئے کیونکہ اِس سردار نے ہمیشہ عیش و عشرت ہی مین اوقات کاٹی تھی کبھی عمر بھر رزم کی صورت بھی نہین دیکھی بناچار ہمّت ہار سد ابور مین آ پناہ لی ہرچند اُسکے ساتھ والے رسالدار اور سپاہی آگے بڑھنے اور مقابلہ کرنے کو اُسے ترغیب و انگیز دیتے رہے پر اُس خوف زدہ سپہدار نے تپ و لرزہ اور پیچش کی بیماری کا بہانہ کر ایک قدم بھی حریف کی جانب نہ اُٹھایا، جب یہ خبر حضور مین پہنچی سلطان نے اُسکی بزدلی اور نامردی پر لعنت بھیجی اور دو ہفتے بعد آپ ہی بیس ہزار سپاہی اور بارہ ہزار سوار جرّار کی جمعیّت سے بیالیس ضرب توپ ہمراہ لے سنہ مذکور کے شہر ذی حجّہ کی پندرھوین کو بڑے طمطراق اور کرّ و فر سے اُس طرف روانہ ہوا، جب شاہی موکب کو ترگ کے خاربند کے قریب جا پہنچا تب خود بدولت و اقبال نے مع فوج بے و سواس اُس دشت ہولناک مین قدم رکھا، وہ عجیب سرزمین تھی جس مین نیستانون کی کثرت اور نشیب و فراز کی بہتایت، ساگوان، صندل، رال سفید، عود خام وغیرہ کے بڑے بڑے عظیم الشّان درخت، سیاہ مرچ کی بیلین ہر ایک گاچھ کی ڈالیون پر پھیلی ہوئین، الایچیون کے ہرے ہرے کشتزار، دار چینیون کے سایہ دار اشجار، بوستانون مین

وصف

(۵۳۰)

جہان تہان بھانت بھانت کے پھل پھلے ہوئے گلستانون مین ہرطرف چمن چمن
پھول پھولے ہوئے ان مین رنگ برنگ کی بو باس اُن مین شہد و شکر کی سی
مٹھاس، نہرین سدا جاری، رستون مین حوض تالاب آبجوئین جھرنے جھر روان
جنگلی بھینسے اور ہاتھی بھی بڑے بڑے اُس دشت مین پھرتے تھے ہاتھیون
کے بچے آپسمین ایک دوسرے کے ساتھ سونڈ ملا ملا بازی کرتے اور کھیلتے،
ریچھ بندر لنگور بھیڑیے و شیر بھی بیشمار تھے مکانات اُس ملک
کے چھوٹے چھوٹے پہاڑون کی ترائی مین درختون اور محکم حصارون کے درمیان
جن کے اندر بہت سے کوٹھے اور کوٹھریان گھرون کے گرد بگرد اس خوف سے
کہ ہاتھی اکثر اُنھین خراب و تباہ کر ڈالتے ہین گہری گہری کھائیان کھدی ہوئین،
مرد وہان کے قد آور اور خوب صورت ہوتے ہین جنکا لباس، صرف گلون مین
ایک دہرا کرتا موٹے کپڑے اور لمبے لمبے دامن کا ایسا کہ پنڈلیون تک پہنچے،
اور ایک ایک کالا پٹکا کمرون مین، چمڑے کی ٹوپیان سرون پر، سب کے سب
سپاہی پیشہ چنانچہ توڑے دار بندوقون کے علاوہ وے ایک ایک چوڑا چکلا
چھرا بھی کمر مین باندھا کرتے ہین، عورتین اُن کی نکھ سکھ چھب تختی سے
درست، حسن کی سرمائی کے ساتھ زیبائی و شیرین ادائی میں چالاک
و چست حورون کی طرح ہرطرف اُس روضۂ غیرت رضوان مین خرام ناز
کرتی ہین، لیکن زینت و سنگار اُن کا فقط اِسی پر موقوف ہی کہ چھ ہاتھ کا
تہبند ناف سے زانون تک اور دو دو ہاتھ کے رومال سینون پر باندھتیان
ہین، برخلاف مردون کے جو سرد اور خنک ہوتے ہین یے گرم مزاج
اور تیز طبع ہوتیان ہین، مذہب مین یہان کے لوگون کے اِس کا مضائقہ نہین کہ
اگرایک گھر کے چار بھائی ہون تو ایک ہی اِن مین سے بیاہ کرلے اور اُس کے

دوسرے بھائیون کا بھی اُن کی بھاوج ہی سے کام نکلے یہہ تو وہ مثل ہوئی کہ
مانگے تانگے کام چلے تو بیاہ کرے بلا ہے ۔ الغرض نواب مرحوم نے جب اُس
سرزمین کو فتح کیا تھا تب یہہ بدرسم وہان سے اُٹھادی تھی بلکہ اُس قوم کی اکثر
عورتین جو پکڑ آئین سپاہیون کی خدمت مین دی گئین ۔ سرما اُس ملک کا بشدّت
یہانتک کہ گرمیون کے موسم مین بھی روز و شب سردی کا یہہ عالم ہوتا ہی کہ
آفتاب باوجود اُس گرمی و حرارت کے سراپا پوش سحاب بردوش
اور ماہتاب نت نیلی بارانی مین روپوش رہتاہی اور عین زمستان کے ایّام
مین تو ایسا جاڑا پالا پڑتا ہی کہ جوانان الف قامت و گرم خون راتون کو تنگ
کوٹھریون مین بشکل نون خمیدہ و پابسینہ ہو سوتے ہین ۔ قصّہ کوتاہ چھہ مہینے تک
اُس اطراف کے لوگ از صبح تا سہ پہر سر سے پیر تلک پشمین کپڑے
پہنے یا کمبل اوڑھے اپنے اپنے کاروبار کیا کرتے ہین ۔ دیوچہ یا جونک کی اُس
نواح مین بڑی افراط و کثرت ہی اکثر ٹڈّی کی طرح اُڑ کر آدمیون اور چارپایونکے
بدن مین چمٹ جاتی ہی جسّے وے نہایت اذیّت پاتے ہین ۔ اژدہا اور بڑے
بڑے موذی سانپ و بچھّو بھی اُس اطراف مین بہت ہین جنکے ڈنگ مین ایسا
زہر بھرا ہوا ہی کہ کوئی جاندار اُن کا ڈسا ہوا جانبر نہین ہوتا ۔ حاصل کلام جب
سلطان عالی مقام پنکال کے رستے ہو کر وہان کی سرحد مین جا پہنچا اور اُس
خارستان رن مندل نام کے دروازے کے اِس طرف بادشاہی ڈیرے
کھڑے ہو گئے اُسکے دوسرے دن دونون سپہسالارون نے بموجب حکم عالی
افواج ہمعیت اُسی دروازے پر جس کے آگے اُن گمراہون نے گہری
کھائی کھود کر و بگرد دیوار اُٹھائی تھی تاخت کر لڑائی شروع کر دی لیکن اکثر
غازیون کو کافرون نے زخمی اور قتل کیا ۔ تب تو اِدھر شاہ دین پناہ نے معہ لشکر

وقعت

(۰۳۷)

ظفر پیکر راہ دشوار گذار سے جابہت سے ضلالت شعارون کو جہنم واصل کیا، اور اُدھر شیر لالی کی سرکردگی مین فرنگستانی فوجون اور نواب مغفور کے خاص پرورده چیلون کے رسالون نے (جنھین اُس مرحوم نے اسد اللّٰہی کا لقب دیا تھا) کفّار فجّار کو نیزه و تلوار کا لقمہ بنا ڈالا، جلودار پیدلون نے بڑی جراُت سے کتنے اہل عناد کو مارے بھالے برچھی کے فی النّار والسّقر اور ہزارون اشقیا کو اسیر کرلیا، جب بتائید الٰہی اعداے دولت قرار واقعی مغلوب و مقہور ہو چکے سلطان نے وہان سے کوچ کرسواد ہلکلی بارین جا مقام کیا، افواج شاہی نے خوشحال پور پر تاخت و تاراج کر بہت سے شقاوت نہادون کو زن و بچّے سمیت پکڑ لیا، اور حضور سے چار رسالے اسباب جنگ اور رسد لیکر ظفر آباد کے قلعے کو بھیجے گئے، بعد اس کے خود بدولت و اقبال نے شہر محرّم الحرام کی پندرھوین گیارہ سو ننانوے مین اُس رستے جسّے امرا اور خوانین نے حسب الحکم آگے جا کر ہر روز قریب دو کوس کے اُس کا جھاڑ جنگل کٹوا جلا تھوڑے ہی عرصے مین وہان کے صحرا نشینون کا قافیہ وقت تنگ کر دیا تھا، کوچ کیا، اور اِس مابین مین پیدلون نے دشمنون کا مقابلہ کر دو تین ہزار کو کشتہ و خستہ کر گرایا اور کئی منزل آگے بڑھ کر قلعے کے پورب طرف آ خیمے و خرگاہ برپا کروائے، جب کفّار ناہنجار لشکر اسلام کے ہاتھ سے عاجز آئے مقابلے و محاربے سے منھ موڑ پناہ کے لئے پہاڑ اور گھنے جنگل مین چلے گئے، سلطان نے بھاڑے فوج کفّار کی گوشمالی اور اُس دیار کی تسخیر کے واسطے تعینات کیا، چنانچہ شیر لالی تو کوہ الایچی کے متمرّدون کی آتش فتنہ کے بجھانے کو گرم عنان ہوا اور فوج شوشتری دوسری افواج سمیت حسن علی خان بخشی کے ہمراہ عقرب تار وغیرہ کی جانب روانہ ہوئی، سید محمد محمود بہادر اور امام علی خان بخاری وغیرہ تھار کاویری

اور خوشحال پور کی طرف گئے، سلطان خود آپ دو تین مہینے وہین رہا اور بخشی مذکور نے اہال بغاوت پر تاخت کر آٹھ ہزار مرد و زن گرفتار کر لئے مشیر لالی بھی اُس پہاڑ کے قرب و جوار سے بکری بھیڑی کے طرح پہاڑ سے لوگون کا ایک گلہ ہتور کے حضور مین روانہ ہوا، اس کے بعد سلطان آگے بڑھکر دکھن طرف تھل کاویری پہاڑ کے جس پر کاویری ندی کا چشمہ یا سوتا ہی علم ظفر پرچم قایم کر متمردون کی تنبیہہ کے لئے اپنی افواج قاہرہ کو آگے روانہ کیا، سرداران تہور دستگاہ ہر ایک طرف سے تاخت کر بڑی تگ و دو سے ایک انبوہ عظیم اُس قوم سے جس کی بیخکنی مدنظر تھی پکڑ لائے، سات مہینے اور کئ دن کے عرصے مین اسّی ہزار آدمی زن و بچہ معیت اسیر کئے گئے اور اُنکے سردار بھی الایچی پہاڑ پر موشیر لالی کے ہاتھ دستگیر ہوئے باقی سرکش مطیع و حلقہ بگوش بنے، سلطان عالی شان وہان کے نظم و نسق اور لکڑ کوٹ نامے جو یون کے کئی چھوٹے چھوٹے قلعون کی طیاری کے بعد محفوظ و سرور سراپور کے رستے مظفّر و منصور دارالسّلطنت کو پھرا، ممو تی نائر کا رکن تھوڑے ہی دنون مین اس جہان سے گذر گیا اور رنگا نائیر سلطان دین پناہ کے ہاتھ سے دولت اسلام حاصل کر شیخ احمد نام رکھا گیا اور سپہسالاری کا مرتبہ پا کے معزز ہوا، کنبا نور کی بلیبار انی جو مایلہ کے قوم سے تھی کاویری سرحد تک آئی اور حضور مین باریاب ہو پیشکش دو سالہ نذرانے کے روپی اور کئی ہاتھی گھوڑے اور اور تحایف درپیش کر خلعت شاہی پا کے خوشی خوشی رخصت ہوئی جب سلطان اپنے دارالسّلطنت مین پہنچا تو اُسنے اہال کورگ کے سب اسیرون سے جن کو مسلمان بنا کے احمدی لقب دیا تھا رسالے کھڑے کر قدیمی رسالہ دارون کو اُنکے تعلیم کرنے کے لئے مقرّر کیا چنانچہ اُن سردارون نے

تھوڑے ہی دنون مین اُنھین تربیّت کر لڑائی کے قواعد سکھلا طیار کیا، اِنھین دنون مین حضور والا سے سلطانی فوج اور اسد اللّہی واحمدی لشکر کے سرداروں کو طلائی اور جڑاؤ پدک مرحمت ہوئے، پر شاکین اُن لوگون کی بہری کپڑے کی قسم کی تھین جو ایک نئی طرز سے بنوائے گئے تھے، اِسی ایّام مین شہر کورگ کے بسانے کے واسطے ملازمون مین سے چھ سات ہزار آدمی اشراف شیخ و سیّد کی قوم کے چن کر اُس طرف روانہ کیئے گئے،

چڑھائی کرنا نواب حیدر آباد اور مرہٹون کا واسطے مسخّر کرنے ممالک خدا داد کے لئے لینا اُن لوگونکا اُس اطراف کے کئی قلعون کو روانہ ہونا سلطان عالیشان کا اور ہونی ہوئی دشمنون کے دفع کرنے کو اور رفتہ ہوجانا اِس کا سن گیارہ سو نناوے ہجری مین،

جب ناناپھڑ نویس نواب نظام علی خان بہادر کے ساتھ ملکر افواج متفرّقہ کو اکٹھا کرنے لگا اور تھوڑے ہی دنون میں پونان کے سب امیر سپاہ لے لے آملے تب نظام علی خان معہ شبیر الملک اور سیف جنگ وتیغ جنگ وغیرہ کے چالیس ہزار سوار اور پچاس ہزار پیدل ہمراہ لے حیدر آباد سے بادامی قلعے کی جانب جو سلطانی سرحد تھی روانہ ہوا اور پیچھے سے ناناپھڑ نویس بھی اسّی ہزار سوار چالیس ہزار پیادہ پچاس ضرب توپونکے ساتھ وہین جا پہنچا، اور اِن دونون امیرون نے آپسمین اتّفاق کر اُس اطراف کے قلعون کے تسخیر کرنے کی تدبیر کی اور بادامی گڑھ کو جس کا قلعدار ایک مرد بہادر تھا گھیر لیا سپاہی اُن کے قلعہ توڑنے کے لیئے مورچے باندھنے لگے آخر بعد کام آنے ہزارون جوان پختہ کار کے نو مہینے مین

اُن لوگون نے قلعہ مفتوح کیا، بعد اِس کے رسد اور اور جنگی اسباب جمع کرنے کی نیت سے وہین مقام کر کے اپنے امیرون کو اور اور قلعون کے مسخر کرنے اور قصبون کے لینے کے واسطے ہر ایک اطراف مین بھیجا چنانچہ اُنھون نے دھارواڑ اور جالی ہال کے قلعہ دار حیدر بخشی نام کو تیس ہزار روپیہ کی طمع دیکر اُنھین لے لیا اور یہہ نے وفاغدّار قلعہ دار اپنے مال اسباب سمیت پونان کو چلا گیا علاوہ اِس کے اور نمک حرام قلعہ دارون نے بڑے منصب کی اُمید اور تھوڑے نقد روپیہ کی طمع پر قلعہ کنچن گڑھ نو لگند اور کو نترا اور تنب بھدرا ندّی کے اُس پار کی ساری سرزمینین بھی اُنھین حوالے کر دین اور اُس نواح کے راجے رجواڑے بھی جیسے راجا مرہتّی، ڈمل، کنک گیری، آنی کنڈی سب کے سب اُن سے مل گئے، جب جاسوسون نے یہہ حقیقت حضور مین عرض کی اور ارا کین سلطنت و اُمراے دولت بھی دشمنون کے دفع کرنے پر باعث ہوئے تب سلطان عالی جاہ نے سپاہ و آلات جنگ کی طیّاری کا حکم دیکر سن مذکور کے شعبان کی چھٹھی کو لشکر جرّار اور توپ خانۂ بیشمار سمیت دار السّلطنت سے بنگلور کی جانب کوچ کیا، جب اُس مقام مین جا پہنچا تو اُس اطراف کے راجاؤن کے حاضر ہونے کا (اِس شرط پر کہ جبتک اِن دشمنون کے ساتھ لڑائی رہے وے اسباب جنگ اور رسد کی سربراہی کیا کرین اور سرکار سے اِس ایّام کا زر پیشکش و نذرانہ اُن پر معاف کیا جایگا) حکم دیا چنانچہ راے درگ، چیتل درگ، ہرپن ہلّی وغیرہ کے راجا اچھّی اچھّی جمعیتون سے آحاضر ہوئے، القصّہ سلطان والا شان شب قدر کے بعد بالکل لشکریون کی تقسیم تنخواہ سے فراغت کر اور ساز و سامان لشکر وغیرہ پورنیا دیوان کی حفاظت مین سپرد فرما جریدہ وہان سے ایلغار رون آگے کو روانہ اور کنگلی کے سواد مین پہنچکر ایک رات

وہان پھر صبح ہوتے ہی ادھونی کے پہاڑون کے متصل لشکر کے ہراول تک جا پہنچا وہان کے حاکم نے کہ نواب مہابت جنگ بیٹا نواب بسالت جنگ داماد نواب نظام علی خان کا تھا جب لشکر ظفر پیکر کے متصل آنے کی خبر سنی خوف زدہ ہوا اپنے دیوان اسد علی خان کو پیام صلح پہنچانے کے بہانے حضور انور مین روانہ کیا اور خود اسی فرصت مین اپنی چیز بست معہ زنانہ پہاڑ پر بھیج دیا ' یہان سفیر نے جب ملازمت حاصل کر کے پیغام گزارش کیا سلطان نے اُسکے جواب مین یہہ فرمایا کہ تم لوگون سے ہمین کچھ دشمنی نہین مگر چونکہ نواب نظام علی خان نے بے وجہ ہم سے چھیڑ شروع اور مرہٹون سے میل کر کے اِس سرکار کی بربادی کی فکر کی ہی ' دین اسلام کا کچھ بھی پاس نکیا جو اِس سلطنت کے اعداے قدیم سے سازش کر یہان تک نوبت پہنچائی ہی کہ بت پرستون نے مسجدون اور اہل اسلام کے گھرون مین آگ لگا لوٹ پاٹ بجا ملک خداداد مین فتنہ و فساد اُٹھا رکھا ہی مقتضاے دینداری یہی ہی کہ ہم سب باہم متفق ہو کر پونان پر چڑھائی کرنے کی طیاری کرین اور مذہب و ملت کی پشتی ' خدا کی رضامندی ' خلق اللہ کی رفاہیت کے لئے جہاد پر کمر باندھین ' خیر حاکم مذکور جب اِس صلاح کو عمل مین لانا مستعد بجنگ ہوا لاچار سلطان نے ہیبت سلطنت کی رعایت اور اعادی کی عبرت کے واسطے اُس کے دوسرے دن ایسا حکم صادر فرمایا کہ لشکر کے سردارون نے اُس شہر پر تاخت کر اُسے ویران و بے چراغ کر ڈالا ' جب وہان کے حاکم نے میل و ملاپ کی راہ اختیار نہ کی طرفین سے لڑائی ٹھن گئی اور غازیان لشکر فیروزی اثر دارو غہ آتش خانہ سمیت اُس حصار فلک اساس کے مسخر کرنے کے ارادے کوچ کر چارون طرف سے اُس کو گھیر توپین مارنے مین مشغول ہوئے ' سلطان

دین پناہ کو ہرگز اس طرح سے اُس قلعے کے لینے کا خیال نہ تھا بلکہ اُنھون نے
اپنی نیک نہادی سے یہہ سمجھا تھا کہ جون صوبہ نواب نظام الدولہ کی اُس قلعے مین
ہی وہ محاصرے کی خبر سنتے ہی ننگ و حمیّت کی جہت سے البتّہ صلح کر لیگا؛
جب کہ یہہ بات وقوع مین نہ آئی تب سلطان نے حصار کے محاصرہ کر لینے کا حکم
دیا جسوقت فوج سلطانی صبح کے وقت ہلّا کرشتابین مارتی ہوئی قلعے کے دروازے
تک جا پہنچی بہادرون نے دیکھا کہ قلعے کا دروازہ کھلا ہی اور قلعہ والون پر رعب و
دہشت مستولی، یہہ حال دیکھکر بعضے امیرون نے حضور مین عرض کیا کہ قلعہ
لے لینیکا یہی وقت ہی اگر حکم ہو تو قلعے مین دخل کر مہابت جنگ کو حضور مین حاضر
کرین اِسی طرح رستم جنگ اور موشیر لالی فرانسیس بھی کئی بار عرض پرداز
ہوئے، سلطان رحیم دل نے فرمایا زنہار ایسا نکرنا، اللہ چاہے تو آپ ہی کل
پرسون تک کلید فتح دستیاب ہو جایگی، راقم حروف بھی اس واقعے مین حاضر تھا، اور
مشاہدہ کیا کہ اُسی دن بعد دوپہر کے حاکم محصور نے قلعے مین جنگ و مدافعہ غنیم کا
حکم کیا، اُسوقت اُسکے حشم خدم کہ سات ہزار جوان تھے قلعداری کی اہتمام
اپنے ذمّے لے سلطانی سپاہ۔ ن کے حملون کے دفع کرنے مین متوجّہ
ہوئے، ناظم حیدر آباد نے جونہین اِس سرگذشت کی خبر پائی نپٹ گھیرا کر حاکم
ان کو بھی اِس کی اطّلاع دی اور اپنے امیرون سے بھی اِس امر کی تدبیر پوچھی،
ان مین سے بعض دانشمندون نے التماس کیا کہ جب بادامی گڑھ کا قلعہ جو ایسا
سخت و مستحکم نتھا نو مہینے کے تردّد و جانفشانی کے بعد ہاتھ لگا، سو بھی بطور
مصالحہ کے اور برس دن تک نظم و نسق اُس کا جیسا کہ چاہیئے کسی طرح
عمل مین نہ آیا، اِس لڑائی کا انجام کار تو ظاہر ہی ہی کیونکہ جب سلطانی
سپاہ اپنے آقا کی غیبت مین لڑائی بھڑائی مین کوتاہی نہین کرتی تھی تو روبرو اُسکے

کیا کیا جانفشانیان عمل مین نلائنگی، اس صورت مین آپ دونون صاحبون کے حق مین بہتر یہی ہی کہ اپنے چند سرداروںکو بھاری جمعیّت کے ساتھ حدود سلطانی کے ویران وخراب کرنے کے واسطے تعینات کرکے خود اپنے دارالحکومت کو سدھارین، چنانچہ یہہ تدبیر اُن دونون کو پسند آئی، تب ناظم حیدرآباد نے مشیرالملک اور تیغ جنگ و سیف جنگ کو فوج سنگین سے ادھونی کی جانب کمک کے لیئے مقرّر کیا، پونان کے حاکم نے جسونت راو ہلکر اور برسرام ناظم مرچ اور ہری پنڈت وغیرہ کو تمامی سوار و پیدل اور توپ خانہ سمیت سپہداران حیدرآباد کی مدد اور ممالک سلطانی کے تاراج کے واسطے حکم دے کر خود وے دونون امیر جلیل القدر بیماری کے عذر سے اپنے اپنے دارالامارت کو پھر گیئے، سلطان نے یہہ خبر سنتے ہی قلعہ ادھونی کے مسخّر کرنے کی تاکید کی اگرچہ سرلشکران سلطانی نے بیس دن تک قلعہ سر کرنے اور اُس کی فصیل کے توڑنے مین بہتیرا سر پٹکا لیکن کچھ نہو سکا، کیونکہ یہہ قلعہ بادشاہ عادل شاہ کا بنایا ہوا ایسا حصین و متین تھا کہ بڑی بڑی توپون کی مار سے بھی اُسمین کچھ خلل نہ آیا، آخرکار بموجب حکم عالی کے ادھر تو بہادران رستم توان بسالت جنگ کے مقبرے کی طرف سے، اور سیّد صاحب و قطب الدّین خان بہادر اور دولت رای تنہا دروازے کی جانب سے، اور اُس طرف شیر لالی و امام خان سپہدار پہاڑ پر سے ہتّا کر چڑھ گیئے، ادھر حسین خان اور محمد عاسم نے سیڑھیان بنا قلعے کی تسخیر کا قصد کیا اہال حصار نے اُن لوگون کے حملون کو ٹال بہتون کو تہ تیغ کیا، وجہ اس کی یہہ ہوئی کہ ان کی سیڑھیان قلعے کی بلندی تک نہ پہنچ سکین اگرچہ بہادرون نے اُنھین نردبانون پر چڑھ رسّیون کے سہارے سے کنگرہ حصار تک پہنچے تب بھی فتحیاب نہوئے اس روداد نے

خاطر ہمایون پر مال گذرا بہرصورت کئی دن صبح سے شام تک سلطانی سپاہیون کا سوا اسے پیکار و کارزار کے اور کچھ کام نتھا ہر گھڑی جنگ و حرب کا سامنا تھا آخر جب یہ لوگ بڑی بڑی مضبوط سیڑھیان طیار کر معہ طناب و کمند تاخت کرنے پر آمادہ ہوئے تو شیر جنگ اور سیف جنگ مرہٹون کے لشکر سمیت اُس قلعہ دار کی اعانت کو آپہنچے ' سلطان یہہ خبر سنتے ہی فوراً وہانسے نگر کے پہاڑون مین آ اُس کے ہر چہار طرف ہراول بھیج لڑنے کے تدبیر مین مصروف ہوا ' اتفاقاً دو دن بعد سلطان اور مرہٹون کے طلایہ دارون مین بڑا محاربہ واقع ہوا اور بخشی حیدر حسین سلحدار جو خود رائی اور ناآزمودہ کاری کی راہ سے غازیخان کے سات ہزار سوار ہمراہ لے مرہٹون کے دس ہزار سوارون پر چڑھ دوڑا تھا اِس بھاری جماو کے مقابلے کی تاب نہ لا کر اُسنے ہزیمت اُٹھائی لیکن غازیخان اپنے اُنہین غازیون کو جو موجود تھے ساتھ لیئے بڑی جراٗت اور دلیری سے دو ساعت تک تو کھیت سنبھالے رہا ' آخر جب کئی زخم کاری اُسے لگے تب رن سے پھرا ' دشمن کی طرف کے لوگ پیچھا کر اُسکے ساتھ کے کتنے آدمیون کو مار کھپایا دو سو گھوڑے سوار سمیت پکڑ لیگئے ' قادر خان کابلی رسالہ دار کافرون کا یہہ دستبرد دیکھ اپنے جوانون کو لیکر اُنپر چڑھ دوڑا چنانچہ اُن ظالمون کے ہاتھ سے اپنے رسالے کے تو ستر سوار چھڑا اور ساتھ ہی اِسکے پچاس سوار اعدا کے پکڑ حضور مین لایا ' اور ولی محمد اور منا چودھری بھی اِسی دار و گیر مین دو ہاتھی آٹھ اونٹ بھرے ہوئے خزانے سے اور پچاس گھوڑے نواب موصوف کے لشکر سے لوٹ لائے ' سلطان اِس حال سے واقف ہو اپنی ساری فوج ہمراہ لے خدنگ کا نقارہ بجوا الغار ون وہان جا پہنچا اور ایسی آتشباری عمل میں آئی کہ

(٥۴٠)

غنیم کے طایہ داروہشت کے مارے نامردی کی راہ سے اپنی لشکر گاہ مین جا چھپے، الغرض حریف کی دونون فوج شکست کھا در میان حصار کے قلعہ بند ہوئی اور پھر کسی رنے میدان کی طرف رخ نکیا، تب سلطان احد اسکے مقابلے کو دو پلٹن یہان رکھ اپنی لشکرگاہ کی جانب پھر آیا اُسکے دوسرے دن جاسوس وہان سے خبر لائے کرمشیر وغیرہ حاکم کو معہ زنانہ اور لوازمۂ ضروری کے راے پور کے قلعے مین لے گئے، اِس کیفیّت کے سنتے ہی شاہ گیتی پناہ نے میر صادق کو بڑی جمعیّت کے ساتھ اُس قلعے کے مسخّر کرنے کو روانہ کیا، چنانچہ اُسنے وہان پہنچکر قلعے کو تسخیر اور ناظم کی خاص حویلی کو ضبط کرکے نواب بسالت جنگ مرحوم کے سلاح خانہ وکتاب خانہ وغیرہ کارخانون کا بالکل اسباب ریاست توشکخانۂ سلطانی مین روانہ کیا، بعد اِسکے اُس قلعے اور پہاڑون کے پائین کا حصار توڑ کر قطب الدّین خان اور دولت راے کو اُس صوبے کی سرداری پر قائم کیا،

متوجّہ ہونا موکب سلطانی کا مرہٹون کی تنبیہ کے لئے جو تنب بھدرا ندّی کے اُس طرف ہنگامہ مچا رہے تھے، اور مفتوح ہونا کنچن گرہ کا اور دریا پار ہونا سپاہ نصرت پناہ کا اور مقابلہ کرنا اعدای بدخواہ کا،

جب ادھونی کی تسخیر سے فراغت حاصل ہوئی تو سلطان دین پناہ نے مرہٹون کی تادیب کے قصد پر کنچن گرھ کے رستے کوچ کیا اور کتنے سوار اُس زن حاکم کے گرفتار کرلانے کو جو اپنے شوہر کے بعد مسند حکومت پر بیٹھی تھی تعین کیئے، لیکن وہ ہشیار عورت اِس کیفیت سے خبردار ہو بہت سے جواہرات

بش قیمت اور چند ملازم وخدمت گار ہمیت راتون رات تنب بھدرا پار ہو
پہنچی جان بچا نکل گئی پر بیٹا اس کا پکڑا گیا اور اسلام سے مشرّف و مختون ہو کر علی
مردان خان نام رکھا گیا، باقی مشرح وار حال اُس کے گھرانے کا، کنچن گڑھ کے بیان
سے جسکو جامع اوراق نے جداگانہ لکھا ہی، معلوم ہوگا، خیر بعد اس کے
موکب شاہی نے وہان سے کوچ کر سوندے مین جا مقام کیا، حاکم یہان کا گوبند راو
برادرزادہ مرار راو کا جس نے اُس کے قید ہو جانے کے بعد پونان مین جا کر
وہان کے سردارون سے وزیر سلطان کے نام پر ایک سفارش نامہ
حاصل کیا تھا، بارگاہ سلطنت مین حاضر ہوا، سلطان رحیم دل نے سرداران
پونان کا پاس خاطر کر کے اُسّے ایک اقرار نامہ اِس مضمون کا کہ کبھی اِس سرکار
سے سرکشی اختیار نکرے لیکر سوندے کا تعلّقہ اُسی کے نام بر بحال رکھا
اور بعد انتظام اِس مقام کے جب کپلی کی جانب کوچ کیا تو قلعدار یہان کا لڑمنے پر
آمادہ ہوا جسپر سلطانی امیرون نے فرمان برداری و انقیاد کے مقدّمے مین بہتیرا
اُسے سمجھایا پر کچھ مفید نہوا تب توبموجب حکم عالی کے سرداران جلادت
توامان اور شیر لالی نے اس کو گرفتار کیا بلکہ اُن کافرون کے ملک و ناموس
پر بھی گمراہون کے رعب و دہشت کے واسطے غارت و تاراج کا ہاتھ پھیلایا
ساہوکار بیپاریون کے گھرون مین ہزارون روپیہ نقد مع جنس و اسباب
اُنھین مل گئے اکثر عورتین پاک دامن اُن شقاوت کردارون کی مار سے
غیرت کے دریا مین ڈوب موئین اور قلعدار بھی وہان کا مارا پڑا، سلطان نے
اِن عورتون کے مرنے کی خبر سن اپنے سپاہیون پر بڑی سیاست کی اور
چونکہ اُن دنون پار ہونا تنب بھدرا ندّی سے جو بڑے جوش خروش مین تھی
دشوار تھا ناچار کئی دن تک اُسی کے کنارے ڈیرا رہا، بعد اِس عرصے مین

وقت

(۰۴۷)

ذرو بست اس پار کے ملکون مین اپنا عمل دخل کر کے لشکر اسلام سے سنکلہ ہونے کے ارادے ندّی کے اِس پار آپڑے اور سلطانی فوج کے پار ہونے کی راہ پر توپ و تفنگ لیے سنگ راہ ہوئے، بعد اس کے اُن لوگون نے اپنے ایک سردار کو بڑی جمعیت کے ساتھ کپل اور بہادر بنڈا وغیرہ کے مسخّر کرنے کے واسطے تعینات کیا چنانچہ سردار مذکور نے اِس نواح پر تاخت کر اِن دونون قلعون کو محاصرہ کر دو مہینے کے تردّد و تگاپو سے بہادر بنڈا لے لیا لیکن کپل کا قلعدار اپنے حریف کے ساتھ (اِن کی فوج کے دام فریب مین نہ آکر) بڑی دلیری سے لڑا کیا بلکہ اکثر اُن مشرکون کے مورچے پر حملہ کر کے اُنکی جمعیّت کو پریشان و متفرّق کرتا رہا، چونکہ طغیانی آب کی شدّت کے سبب لشکر اسلام کا ندّی پار ہونا ممکن نتھا سلطان نے اکتیس ضرب بڑی بڑی توپین ندّی کنارے لگا شلّک مارنے کا حکم دیا گولندازون نے بموجب امر عالی کے جب توپون کی باڑھ ماری تو فوراً پانی گھٹ گیا اُدھر اعدا کے دلون پر اِن شلّکون سے دو طرح کا کھٹکا ہوا کہ یا تو فرانسیس کی طرف سے کمک پہنچ گئی یا سلطانی لشکر کے سوارون نے حیدر آباد پر چڑھائی کر کے وہان کے حاکم کو مغلوب کر لیا، بہر حال وے اِسی شش و پنج مین اُس مقام کے رہنے کو نامناسب سمجھ بارہ ہزار سوار ندّی کا کنارا چھوڑ شانور کی جانب چلے گئے، جب اُس ندّی کا پانی کمہا تو سلطان کے حکم سے پہلے تو دو پلٹن اور دو ہزار سوار نے توپ خانے سمیت رات کے وقت پار جا حریف کے سوارون پر جو غفلت مین پڑے ہوئے تھے ٹوٹ کر تیغ و تبر کے زخمون سے اُن کو اٹو کر ڈالا، سات سو گھوڑے، علم و نقّارے کے ہاتھی اور نقد خزانہ سمیت لوٹ لائے، باقی لوگ اپنے اپنے گھوڑے اسباب چھوڑ لشکر گاہ کی جانب بھاگ نکلے اور وہان جا کر اُن لوگون نے اپنے سردار کو سلطانی سپاہ کے اِس پار آنے سے آگاہ

کیا ادھر دوسرے دن سلطان فوج سمیت ندی پار ہو خیمہ کیا سبب توقف ایک
مہینے کے جو مورچہ بندی مین بسر ہوا اعدا لشکر و توپخانہ لے بقصد مقابلہ چار فرسنگ
پر آپڑے تب سلطان عالیشان کل سوار و پیدل اور توپخانہ ہمراہ لے اُنکے مقابلے
کو دو فرسنگ آگے بڑھا اور جب حریف سے وہان آکر صف آرائی کی تب
لشکر سلطانی کے سرداروں نے ادھر تو نشیب زمینون مین تفنگچیون کو
گھات مین بٹھلا توپین چن طیار کر رکھین اور سواری سلطان دین پناہ کی باتجمّل
و شان مع سواران شجاعت نشان کے ایک زمین بلند پر کھڑی تھی اور غازیخان
ولی محمد خان کابلی ابراہیم خان اور رکتے اور سپہسالار حسب الارشاد لشکر
اعدا پر چڑھ دوڑے اور جب وے ان سے مقابل ہوئے تو غازیخان وغیرہ سب سوار
فریب کی راہ سے بھاگ غنیم کو اپنے پیچھے توپخانے تک لگا لائے تب تو
سامھنے سے گھات والے جوانون نے روبرو آکر توپ و تفنگ کی مار سے
اُن کے منہ پھیر دیئے اور پیچھے سے سوار بھی آپڑے جنھون نے قرار
واقعی مردمی و مردانگی کی داد دین اور اسی ہنگامۂ قتال و جدال مین آتش دست
باندارون نے بانون کے مارے دشمن کی جمعیت مین ہلچل ڈال دی چنانچہ
اُن کے سردارون نے مع لشکر فرار کا رستہ پکڑا سلطانی بہادرون نے
دو فرسنگ تک تعاقب کر کے اکثرون کو قتل اور گرفتار کیا جب اعداے
دولت اس طرح مغلوب و مقہور ہو چکے تو فوج سلطانی نے بفتح و نصرت وہان سے
آگے کو کوچ کر ایک بڑے میدان مین پہنچ مقام کیا اُس دن لشکر کی منزل کا نقشہ
یہ تھا کہ خاص خیمۂ سلطانی کے چارون طرف توپلٹنون نے مع توپون کے قلعہ بندی
لی تھی داہنے سوارون کے دستے بائین سلحدار سرا پردے کے آس پاس
اسد اللّٰہی اور احمدی رسالے اور ہاتھیون کی پلٹنین جند اول مین احشام وکند اچاری

وقف

فوج اور بہیر و بنگاہ کے لوگ، علاوہ اِسکے راجاؤن کے پیادے و سوار، اور آگے ایک فرسنگ کے فاصلے پر غارتگر سوار بطور ہراول کے، غنیم بھی اپنی سپاہ سج سجا لڑنے کے ارادے کتگ کی ندّی کنارے آ اُترا، تب سلطان نے شبکے وقت اپنی فوجین آراستہ کر شیخ امام شیخ عمر و امام خان سپہدارونکو سامان جنگ و توپ اور بہت سے بان دارون کے ساتھ، اور حسین علی خان و مہامرزا خان کی سرداری مین غازی خان کو دو ہزار سوار خونخوار ہمیت حریف کے لشکر مین شبخون مارنے کے لیئے روانہ کیا، جب یے سب سپہدار اور بخشی تین پہر رات کے وقت غنیم کے طلائے تک پہنچے تو شیخ عمر نے جو اُن سبھون سے آگے تھا کتنی جگہون مین جلتی آگ دیکھ کے گمان کیا کہ یہین اعدا کا لشکر پڑا ہی چنانچہ اُس نے اِسی خیال پر بے کہے اُن سرداروں کے توپ اور کتنے بان بھی داغے جس سے حریف کی سپاہ آگاہ ہوگئی اکثرون نے تو اپنی راہ لی، اور بعضون نے حملہ کیا تب باقی سپہدارون نے ترنت آکر حضور مین یہہ حقیقت عرض کی، سلطان نے یہہ خبر سن نہایت برہم ہو شیخ عمر کو برطرف اور اُس کی فوج فاضل خان رسالہ دار کے حوالے کر آپ اُس کی صبح کو بالا نام ندّی کے کنارے نزول کیا، وہان حریف نے بھی فوج ظفر موج کے آمنے سامنے آتین فرسنگ پر ڈیرا ڈالا، دوسرے دن رات کے وقت حضور سے امام خان، فاضل خان، میر محمود سپہدار ساز و اسباب جنگ لے کر دس ہزار سوار اور ایک ہزار باندار ہمیت قادر خان اور غازی خان کی سرداری مین لشکر غنیم کے تاخت تاراج کے لیئے رخصت ہوئے چنانچہ یے ذی ہوش سپہدار اپنے اپنے سپاہیون کو کنبل اڑھا سب کے سب لشکر غنیم کے عقب جا پڑے اور جب اُنکے طلایہ دارون نے اِنھین روکا تب اِن لوگون نے مرھٹی بولی مین اپنے تئین

لشکر مغل کے مددگاروں سے ظاہر کیا اور اِس فریب سے اُس فوج مین گھس جنگ وکارزار کا بازار گرم کر دیا، تب تو حریف کے سردار مغلوب ہو خالی ہاتھ بے زین و ہتھیار گھوڑون پر سوار ہو اپنے توپخانے کی طرف فراری ہوئے اور سپہسالاران منصور بہت سی غنیمت، نقد و جنس اور تمام آلات جنگ ڈیڑھ ہزار سواری کے گھوڑے اور اکثر جورو لڑکے کو اُن کافرون کے اسیری مین لیکر باریاب حضور ہوئے اور پدک ہائے الماس، مالہ مروارید، جڑاؤ کڑے اُنھین انعام ملے، بعد اس کے سلطان نامدار نے اُن اسیر عورتون کو بیش قیمتی خلعتین دے، پالکیون پر سوار کرو ابعزّت تمام سوارون اور بان دارون کے ہمراہ غنیم کے لشکر مین روانہ کر دیا اور خفیہ انھین کے ساتھ بڑے بڑے چار ہاتھی اور سات گھوڑے مع زین مرصّع اور بہت سے جواہر و نقد روپیہ ہری پنڈت و راستیا اور مادھو مایتی کے واسطے بھیج کر اُن کو اپنا بندہ و مطیع بنایا چنانچہ اُنھون نے وہان سے آگے کوچ کر سرہتی مین جا مقام کیا،

پیچھے ہٹنا سلطان کا واسطے مصلحت کے اور تعاقب کرنے غنیم کے، پہنچنا سلطانی سپہسالار کا معہ سپاہ نصرت پناہ کے، رسد لیکر آنا بدرالزمان خان فوجدار نگر کا، مسخّر ہونا شانور و بھاگ جانا نواب حکیم خان کا اور لشکر کفر و اسلام مین جنگ واقع ہونا،

جب سلطان نے اُس شبخون کے بعد دوسری شب کوچ کر کے اُس مقام مین جہان بالا نام ندّی، تب بھدرا سے آملی ہی پہنچ کر مقام کیا انوتی کی طرف سے ایک سپہدار سلطانی اپنی فوج سمیت حضور مین آپہنچا اور بدرالزمان خان بھی بہت سی رسد کے ساتھ نگر سے آکر شرف اندوز ہوا

اور بعد اسکے الغازون دشمن کا تعاقب کرکے فوج نصرت موج لی پیچھے دو فرسنگ کے فاصلے پر ڈیرا کیا تب دونون لشکر کے نیاقداور ایک دوسرے کے حملون کو تاڑتے رہے اب سلطان نے یہ تدبیر کی کہ اپنے سپاہیون کو وہ دونون وقت صبح و شام قواعد سپہگری کی مشق کے لئے برای نام میدان مین جانے ورزش کرنے اور بندوق چھوڑنے کا حکم دیتا چنانچہ کئی دن بھور سے پہر دن چڑھے اور سہ پہر سے گھڑی بھر رات تک اُن کا یہی کام تھا اور اسی عرصے مین اُس نے میر معین الدّین کو دو پلٹن پانچ توپ اور فرانسیس کا رسالہ ساتھ دے حریف کے میمنہ کی جانب روانہ کیا اور برہان الدّین کو تین پلٹن چھ توپ جمعیت میسرہ کی طرف بھیجا اور آپ دس پلٹن اور خاص سوارون پیدلون سے دشمن کے قلب کی فوج توڑنے کے قصد پر آگے بڑھا چون اُس رات کو تاریکی شدّت سے تھی بڑی زحمت سے راہ کٹی لیکن برہان الدّین نے پونچتے ہی سب پر پیشدستی کرکے بڑی شدّت اور زراستیا کی فوجون پر ہنگامۂ قیامت مچادیا اُدھر سے میر معین الدّین بھی بڑی توپین پیچھے چھوڑ فرانسیس کی دس توپ ہمراہ لے لشکر سے پہلے الغازون بلا کی طرح اُن اجل گرفتون پر ٹوٹ پڑا اُسیوقت سلطان بھی حریف کے قلب پر بروقت چڑھ آیا تب تو اعدا کو اُس میدان میں ٹھہرنا دشوار ہوا سردار اُن کے جو دربردہ اِس سرکار کے خیرخواہ تھے اُس جمعیت سے پھوٹ نکلے نواب نظام علی خان کی فوج مین بھگیڑ مچ گئی مال اسباب اُن کا غازیون کے گھوڑون کے سمون تلے پامال ہوا باقی مرہٹے سردار گھوڑون پر سوار ہو نکل بھاگے لشکر کا سامان مال اموال خیمہ نشان ہاتھی گھوڑے اونٹ سب کا سب مالا زمان سلطانی کے ہاتھ لگا پہر دو ساعت کے عرصے مین اعدا نے

باہم مجتمع ہوا ایک فرسنگ کے فاصلے سے اِس طرح توپین سامنے جما کر دھین
اُڑائین کر اُسنے اکثر سطنفر بہادرون کو نہایت ضرر پہنچا، فرمان سلطانی،
غنیم کی ایسی دلیری و جرأت کے دفع کرنے کو صادر ہوا چنانچہ حسب الحکم
والا سید حمید، شیخ انصر، احمد بیگ اور دوسرے سپہسالار موشیر لالی
کی فوج سمیت غنیم کے توپ خانے پر چڑہ دوڑے، اتفاقاً اثنا ے راہ مین
اِنھون سے اور دشمن کے سپاہیون سے جو ایک سوکھے تالاب کے درمیان
چھپے ہوئے غازیان نصرت مند پر دھاوا مارنے کی تاک مین لگ رہے
تھے مقابلہ ہو گیا تب تو اُن شجاعت نشان سپہسالارون اور فرانسیس
نے بندوقین طیار کر ایسی شلکین مارین کر اعدا کے سپاہی جو اژدہام کے
سبب سے بھاگ نسکے مارے گولیون اور تیر و سنان کے اُنکے سینے چھلنی
بن گئے، دو نامور سردار مارے پڑے اور باقی اپنے مال سے دست بردار ہو
اُس معرکے سے نکل بھاگے، حاصل کلام بات کی بات مین حریف کی جانب کے
سات ہزار جوان کھیت آئے اور جو بچے وے وہان سے پچھلے قدم ہٹے، سلطان
نصرت رکاب غنیمت کا اسباب ہمراہ لے شادیانے بجواتا سرا پردۂ
خاص مین آداخل اور دوسرے دن یہان سے شانور کی جانب روانہ ہوا،
پوشیدہ نرہے کہ نواب عبدالحکیم خان شانور کا ناظم جو بعد رحلت نواب مغفور کے
خواہی نخواہی سلطان سے بیر بڑھا مرھٹون کے ساتھ جاملا تھا اب جو اُسنے بادشاہ
کو اپنی طرف آتے دیکھا ڈرتے کانپتے آپ تو راتون رات وہان سے بھاگ
غنیم کے لشکر مین جا داخل ہوا اور اپنے بیٹے نواب عبدالخیر خان کو شہر مین
چھوڑ گیا، جب سلطان عالیشان نے یہ ماجرا سن تعجب کیا اور رات کے
وقت سید حمید، سید غفار وغیرہ سپہداروں کو تو شہر کے ضبط کر لینے کے

ے ہو اسفر مایا اور آپ شہر کے حوالی مین آ کے میر صادق کو مہدی مین
بخشی کے بھرا، چونکہ اس بات کی تاکید کی کہ تم بالکل اساس و اسباب امارت جو انکے
وہین جمع کر چھوڑ گئے ہین حضور مین روانہ کرنا چنانچہ اُن لوگون نے جو کچھ نقد
و جنس وہان پایا بموجب حکم حضور مین حاضر کیا، چنانچہ سب اسباب بعد ملاحظے
کے توشکخانے مین داخل ہوا، توپین وغیرہ توپ خانے مین رکھوائی گئین،
نواب عبد الخیر خان باریاب ہو کر سرفراز ہوا، سلطان نے اُسّے پوچھا
کہ تمھارے باپ نے یہہ کیا کیا، اپنا شہر کیون چھوڑ دیا، ہم سے سوا ے
پاسداری و رعایت کے اُن کے حق مین کچھ ایسا برا سلوک بھی تو واقع نہین
ہوا، یہہ کیسی خویشی و قرابت تھی کہ تم ہمارے اعدا کے ساتھہ مل کر ہم سے
یون پھر گئے، وہ اس کے جواب مین عرض پرداز ہوا واقعی یہہ تو اُن سے نادانی
کی حرکت وقوع مین آئی پر بندے کو مطلق اس کا علم نتھا نہین تو بیشک اُنھین
منع کرتا، سلطان نے بعد اس گفتگو کے اُسکو اپنے خاص خیمے کے پاس
جگہہ دے نظر بند رکھا،

زچ ہوجانا اعدا کا سپاہ منصور کے ہاتھہ سے صلح قرار پانا فریقین
متخاصم مین راجاؤن کے تعلّقون کا بند و بست معہ بعض
کیفیتون کے جو سن بارہ سی مین واقع ہوئین،

سلطان نے بعد بند و بست شانور کے جو بن گڑھ کی نواح مین آکر نزول فرمایا
اور عشرۂ محرّم تک وہین توقف کیا بعد اس کے اپنے تمام لشکر کو چار حصّے کیا
ہر حصّے مین پیدل پچیس ہزار سوار چودہ ہزار توپ بندرہ ضرب تھی، ایک کا

سپہسالار میر معین الدّین دوسرے کا برہان الدّین تیسرے کا مہا مرزا خان چوتھے کا حسین علی خان میر بخشی کو مقرّر کر یہہ حکم دیا کہ تم یہان سے دو کوس دور جا کر ڈیرے کرو چنانچہ وے تو اُدھر موافق ارشاد عالی کے ایک میدان پکرّ ضروریات جنگ کی طیّاری مین مصروف ہوئے اور اِدھر سلطان خود بدولت و اقبال پیدلون کی دس پلٹن اور اسد اللّہی و احمدی کی تیس پلٹن سوارون کا آتھ دستہ اور تین رسالہ و چار ہزار بند ارے دس ہزار پیادہ کے احشام سمیت اُسی مقام مین قایم رہا اور افواہ یہہ ہوئی کہ ایک سپہسالار تو حیدر آباد کے تسخیر کرنے دوسرا پونان کے لینے تیسرا رائے چور اور کوتور وغیرہ کے تصرّف مین لانے چوتھا راجاؤن وغیرہ کے قلعے تعاقبے ضبط کر لینے کو بھیجا گیا ہی اور یہان سلطان آپ دشمن کے مقابلے کے لیئے قائم ہی اعدا یہہ خبر سن تھرّا گئے میر معین الدّین نے سیّد حمید و سیّد غفّار تہوّر شعار کے اشتعال سے رات کو کوچ کر مندرگی درگ پر جو غنیم کا تھانہ تھا حملہ کیا دم بھر مین اُس گھاتی کو لیکر حریف کی فوج مار لی شہر کو لوت کر ساز و سامان اور زر و زیور سمیت بازگشت کی برہان الدّین نے بنکاپور اور مصری کوتے کو جو غنیم کے عمل سے تھے قتل و تاراج کیا یہان سلطان ممالک ستان بھی اُن ضلالت نشانون کے لشکر کی طرف متوجہ ہوا لیکن اعدا اپنا گرچند اول پر لشکر سلطان کے آپرے اور اناج بھرے دس ہزار تھیلے بنجارون سے لوت لیگئے تب سلطان عالیشان نے اُس لشکر کے سردار کو کہلا بھیجا کہ بے قصور جمہور خلائق اور رعایا کو بار بار ستانا انصاف و مروّت کے آئین سے دور ہی مقتضا جوانمردی کا تو یہہ ہی کہ ایک ہی دن مین اِس لڑائی بھڑائی کے قضیئے کو یکسو کر دین اس پیغام سے حریف نے چونکہ اپنی جنگی سپاہ پر

وقف

(۔۔۔)

ملازمان تھا' جنگ سلطانی مان لیا' سلطان نے کٹک ندی کے کنارے خاری فوجین الٹھی کر کے آئین جنگ صف آرائی کی اور دائین بائین پلٹنین مقرر کر جلوداروں سمیت خود بدولت ہاتھی پر سوار ہو پہلے تو شجاعان فوج کو حرب و ضرب کا حکم کیا جس پر غول کے غول بہادران طالب جنگ کھیت مین اُتر پڑے اعدا بھی مقابلے کے ارادے بڑے جوش و خروش سے سامھنے آئے طرفین سے زور شور کی لڑائی شروع ہو گئی' لیکن یہ بات ٹھہری تھی کہ ہر ٹکڑی کے جوان نوبت بنوبت آدھی ساعت تک لڑین جسّے سب سپاہیون اور سرداروں کی جرأت و جانبازی ظاہر ہو' اِس صورت مین ایک ایک سورما ایسا لڑا کہ رستم و اسفندیار کی پردلیان دلون سے محو ہو گئین' دوپہر تک جنگ کا بازار گرم رہا' تیر و تفنگ سے نوبت گذر گئی' خنجر و جمدھر لے لے بہادر سنگھ ہو گئے دونون طرف لاشون کا انبار لگ گیا' سلطانی بہادرون اور سلحدارون نے اپنی اپنی پردلی دکھلا میدان مین خون اعدا سے دریا بہا دیا' تب غنیم کے سردارون نے اِس خیال سے کہ اُنکی سپاہ بہت تھی یہ ارادہ کیا کہ اب اکبارگی ہلّا کر کے سلطانیون کو مغلوب کرین. چنانچہ اِسی قصد پر اُنھون نے اپنی سپاہ سمیت کہ اسّی ہزار سوار سے زیادہ تھی اپنی جگہ سے جنبش کی' اِدھر سے بھی توپچیون نے بموجب ارشاد کے مارے توپ و تفنگ کے اُنھین بدحواس بنا ہٹا دیا' جب اعدا بھاگنے لگے تو لشکر ظفر اثر کے سوار دو فرسنگ تک اُن کے پیچھے لگے چلے گئے اور تین ہزار گھوڑے' دس ضرب توپ اور اسباب و آلات لوٹ لائے' غنیم دو تین منزل تک دن رات پس ہم بھاگتے گئے' کنک گری کا راجا بھی ناپاک جو جبعت سے سازش رکھتا تھا اُس کا یہ رنگ دیکھ حضور سلطانی میں حاضر ہو کر مورد عنایت ہوا' سلطان یہان سے اپنے لشکر سمیت بنکاپور

لو روانہ ہو شانور کے متصل جا اُترا، پر کتنے سلطانی خار تگر سوار جو تاراج کے ارادے محالون پر دوڑ گئے تھے قضا کار غنیم کے ناقدردن نے اُن سے دو چار ہو کر ایک ہی حملے مین سب کو مار لیا، سلطان نے یہہ خبر سنتے ہی اپنے لشکر کے سوارون پر تو یہہ حکم دیا، کہ کوئی بے اجازت چھاونی کی حد سے باہر نہ نکلے اور آپ ایک مہینے وہین رہکر مرہٹے کے کتنے سردارون کو بہت سے روپے اسباب بھیج کے اپنا مطیع بنالیا چنانچہ اِنھین کی صواب دید سے ایک دن چار ون فوج کو شبخون کے لیئے مسلّح کر روانہ کیا، وہان غنیم کے طلایہ دارون نے کہ ہری پنڈت پھر گیا کے ملازم تھے جان بوجھ کے اُنھین آتے نروکا یہان تک کہ وے دلاور فوج کی فوج حریف کے لشکر کے قریب جا پہنچے، تب کسی شخص نے اِنکے آنے کی اطّلاع پاکر ہلکر کو جا خبر کر دی کہ پاسبانون کی خطا سے سلطانی سپاہ لشکر مین داخل ہو گئی، اُسنے اِتنا سنتے ہی پیادہ پا خیمے سے نکل بان وشلّک اور بندوق کی آواز سن فرار کی راہ لی اور اپنی حرم خاص کو بھی جو اُسکی بڑی پیاری تھی ڈیرے ہی مین سوتے چھوڑا، اور سردار بھی بھاگ نکلے، تمامتر غنیم کی سپاہ پراگندہ اور فوج مغل کی بھی سراسر منتشر ہو گئی اتھارہ عورتین اُس قوم کے سردارون کی موتی جواہر بھری اسیری مین پکڑ آئین، جب فجر ہوئی، وے بہادر سرلشکر منصور و مظفّر، اسباب غنیمت جھنڈا خیمہ ہاتھی اُونٹ خزانہ اور چودہ ضرب توپون کی لیکر پھر آئے، ہرچند غنیم نے بقیۃ السّیف کے اکتھا کرنے کو اُنکی راہین روک کر بہتیرا زور مارا پر کچھ بکار آمد نہوا، بناچار ناکام پھر گیا، اِدھر سلطانی سپہسالارون نے لوٹ کی چیزین معہ اُن اسیر عورتون کے نظر انور مین گذرانین، سلطان عطا پاش نے اُن سب سردارون اور سپاہیون کو بسبب اُنکی جان بازیون کے دو دو مہینے کی

طلب اور چوتھائی غنیمت بطور انعام کے اور اچھے عہدے دیکر سرفراز و ممتاز کیا اور اُن عورتون سے یہ قول لے کر کہ کسی نوع اپنے شوہرون کو جنگ و حرب سے باز رکھین اُنکے زیور و اسباب سمیت بڑی عزت و آبرو کے ساتھ سلطان کے لشکر مین بھیج دیا، پر اُنکے شوہرون نے جب اِس شبہے سے کہ وے سلمانون کے ہاتھ لگ گئی تھین گمان بد کر کے اپنے خیمون مین اُنھین آنے نہ دیا تب اُن نیکبختون نے اپنے شوہرون کی نادانی و کم ہمتی پر لعنت و ملامت کر کے، اُن سے سلطان فتوت و مروت نشان کی پاسداریون اور حسن اخلاق کا اظہار کر سلطان سے آشتی و صلح کرنے کے لیئے اصرار کیا تب اُنھون نے اپنے دلون سے بدگمانی اور کینے کو میاں ملاپ کے قصد پر بالکل دور کیا چنانچہ اب فوج ظفر موج جدھر متوجہ ہو کر صف آرا ہوتی وے لوگ اُس جنگاہ سے پھر جاتے، جب سلطان گیتی ستان نے دیکھا کہ اب سپاہ اعدا مین دم مقابلہ کرنے کا باقی نہین رہا تب بعد ایک مہینے کے خلائق کے حال پر ترس کر کے لشکر غنیم کے سردارون اور مغلون کی صلاح سے بدرالزمان خان کو اور کئی خوانین کے ساتھ مع خطوط متضمن صلح اور بہت سے نقود و نفیس تحفون خلعتون اور گرانبہا جواہر کے جن مین ایک جڑاو گلوبند ہی پانچ لاکھ روپئی کا تھا حاکم یونان کے پاس بھیجکر اظہار دوستی کا کیا اور اُدھر سے بھاکر وغیرہ سرداران لشکر نے بھی کہ کئی بار افواج قاہرہ سے نوع بنوع کی زکین اُٹھائی تھین، ساری حقیقت سلطان کی شجاعت و ہمت کی سشر جوادلکھکر آشتی و صلح کو ترجیح دی، تب اِس مقدمے مین حاکم یونان نے اپنے ارکان سلطنت سے صلاح کی اُن لوگون نے بھی عرض کیا کہ واقعی مناسب یہی ہی کہ ہم سلطان سے اتفاق کرین اور ایلچیون کو یہان کے تحفے ہدیون کے ساتھ بھیج کر اُس کی خاطر آزردہ کو شاد

اور یہہ امر ہماری سلطنت کی ایمنی کا باعث ہوگا کیونکہ جوانمردی و دلاوری اُس عالی ہمّت کی خود ظاہر و باہر ہی جب اِدھر کا قصد کریگا تو بلا تکلّف یہہ ہمارا ملک مسخّر کریگا ٗ جب حاکم پونان نے اُن خیرخواہون کی بھی رائین اِسی طرف مائل دیکھین اور سلطان کی کمک کے لئیے فرانسیس کے جہاز پہنچنے کی خبر بھی اُسے پہنچ چکی تھی اِسی واسطے اُس نے سلطان عالیشان کے ساتھہ مصالحہ کرنے کو غنیمت جان کے ایمنی اپنی ریاست کی اِسی مین سمجھی کر ایک سفیر کے ہمراہ بہت سے تحفے ٗ زر و جواہر اور نجیب بادپا گھوڑے ٗ بڑے بڑے ہاتھی حضور مین بھیج کر نرگونڈا ٗ نولگندا ٗ جالی مال کے تعلّقے بطور انعام کے درخواست کیئے سلطان نے بمقتضاے مصلحت ٗ اِس التماس کو قبول کر کے سند تینون تعلّقون کی اُسے بھیج دی ٗ تب قلعے اور صوبے اُس گرد و نواح کے جو سپاہ اعدا کے تسلّط مین تھے سر نو سرکار عالی کے تحت مین آگئیے ٗ اِسی تقریب سے حضور سلطانی مین ہری پندت نے نواب حکیم خان کے قصورون کی طلب عفو کے لیئے عرض معروض کر شانور کا صوبہ پھر اُسے دلوادیا ٗ جب حاکم پونان کے مصالحے کے سبب اُس جانب سے خاطر ہمایون کو اطمینان حاصل ہوئی تو لشکر سلطانی بفتح و فیروزی مراجعت کر کے شانور مین آپہنچا اور سلطان عالیشان نے ہری پندت پھڑکیہ کو جو ہوا خواہون کے حلقے مین داخل ہو کر باعث صلح کا ہوا تھا کنچن گڑھ کا تعلّقہ اُس کے مضافات سمیت اور کئی اور قریے بطور جاگیر کے دے آگے کو کوچ کر محال درو جی کے تالاب پر نزول اجلال فرمایا ٗ اب راجا راے درگ اور راجا ہر بن ہلّی از خود معسکر نصرت اثر مین داخل ہو کر مجرا کرنے کی امید رکھتے تھے ٗ لیکن چون سلطان کی خاطر مین اِس جہت سے کہ جب تلپے بلائے گئے تھے اُس وقت حاضر نہوئے بلکہ سرگرم بد اندیشی کے تھے ٗ غبار تھا

وصف

(۵۵۹)

سلطان نے رات کے وقت پلٹنین بھیج کر اُنھین مع جمعیت اسیر کر بنگلور بھجوا دیا، ملک و مال اُن کا بالکل ضبط ہو گیا بعد اس کے سلطان یہان سے کوچ کر اپنے دار السّلطنت کو رونق افزا ہوا،

ذکر بند و بست دار السّلطنت اور تمام ممالک محروسہ کا، معزول ہونا میر صادق دیوان کا، مسجد اعلی کی بنا کا سبب، پھر آنا وکیلون کا حضور سے سلطان روم کے جو گیارہ سو اٹھانوے ہجری مین گئے تھے، جانا وکیلون کا حیدرآباد کو سن بارہ سو مین

جب سلطان عالیشان نے ملک و لشکر کے نظم و نسق کا ارادہ کیا پہلے احوال دیوان سرکار عالی کا جسنے ادھونی اور شانور کے صوبے مین کچھ خورد برد کیا تھا حضور مین ظاہر ہوا اور وہ اپنے عہدے سے برطرف ہو کر مقید ہوا اسباب اُسکے گھر کا سب کا سب حسب الحکم سرکار مین ضبط ہو گیا، کہتے ہین دس لاکھ روپیہ اور ایک لاکھ محمد شاہی اشرفی نقد اُسکے گھر سے نکلی علاوہ جواہر و ظروف طلاؤ نقرے کے اور دیوانی خدمت مین مہدی خان نائط اُسکی جگہہ پر بحال ہوا، مسجد اعلا جو گیارہ سو اٹھانوے مین درمیان قلعۂ دار السّلطنت کے بنا ہوئی وجہ اُسکے احداث کی یہہ تھی کہ جب کھنڈی راؤ کافر نعمت نے اقبال خداداد کی تباہی کے ارادے اپنے مخدوم سے باغی ہو (جن دنون نواب مغفور تنہا بنگلور کو گیا تھا) نواب کے زنانہ محل کو مع سلطان کہ اُس وقت سات برس کا تھا ایک مکان مین قید کیا جسکے سامنے ایک بتخانہ وسیع صحن کا تھا سلطان اُن دنون متقاضاے سن اپنے مکان سے اکثر اُس بتخانے مین جہان لڑکے کھیلا کرتے

اُن کا تماشا دیکھنے کو جایا کرتا قضاے الٰہی ایک دن کسی فقیر روشن ضمیر سے
وہان دو چار ہوکر یہہ خوشخبری اُسے سنائی کہ اے بابا خوش نصیب لڑکے کچھ
دنون صبر کر آیندہ تو ہی اس ملک کا بادشاہ ہوگا ' اُس وقت میری نصیحت یاد
کرکے اِس دیول کو توڑ ایک مسجد بنانا کہ تیری نشانی تا قیامت باقی رہے '
سلطان نے مسکرا کر فرمایا اگر خدا مجھے تخت نشین کرے تو بیشک آپ کے ارشاد کو
بجا لاؤنگا چنانچہ اپنے والد کے بعد فرمانروائی پاکر بتخانے کو تڑوا وہان ایک مسجد
عالیشان کی بنا قایم کی ' دو سال کے عرصے مین چھ لاکھ روپیہ کی لاگت سے بن کر طیّار ہوئی
تب اُس نے بارہ سی چار ہجری مین نماز عید الفطر کی وہین ادا کرکے مسجد
اعلا اُس کا نام رکھا ' اور انھین دنون مین ہر ہر شہر و قصبے اور قلعے کے گرد بگرد
ایک ایک فرسنگ کے فاصلے پر گھنی گھنی بنسواڑی لگوا کر چار دروازے
مقرّر کیئے ' جہان طلایہ داروں کو بٹھلا کر یہہ تاکید فرمائی کہ قلعدار کے پروانے بغیر
کسی کو اُس کے اندر آنے نہ دین ' اور ممالک محروسہ و علاقۂ کرناٹک
پائین گھاٹ کی سرحدون کے درمیان ' اور ڈنڈیگل و کڑوڑ سے بدویل گھاٹ
اور لکھم کی حدون تک خار بند لگوا کر بارہ ہزار پیدل اور دس ہزار سوار جوار
جابجا پاسبانی کے لیئے تعینات کئے تا نہ پائین گھاٹ سے سلطان کے ملک مین
کوئی آنے پاوے نہ بالا گھاٹ سے اُس طرف جانے ' اور اِسی سال مین
سلطان روم کے پیشکش کے واسطے بہت سے نفیس و لطیف اسباب
و تحفے ' نو ساخت بندوقین نئی ضرب کے دس لاکھ روپیئے ' قماشہاے فاخرہ ' زر و
جواہر گرانبہا میر غلام علی خان وغیرہ کے ہمراہ بھجوا سے چنانچہ وے اُس دربار عالی
سے پھرتے وقت ایک نوازش نامہ جو مبارکباد سلطنت کے جلوس پر محتوی تھا
اور مرصّع تیغ و سپر اور بیش قیمتی جواہر اور بہت سے نوادر رومی لیتے آئے '

تصویر سریر شاہِ دین پناہ ٹیپو سلطان خلد مکان
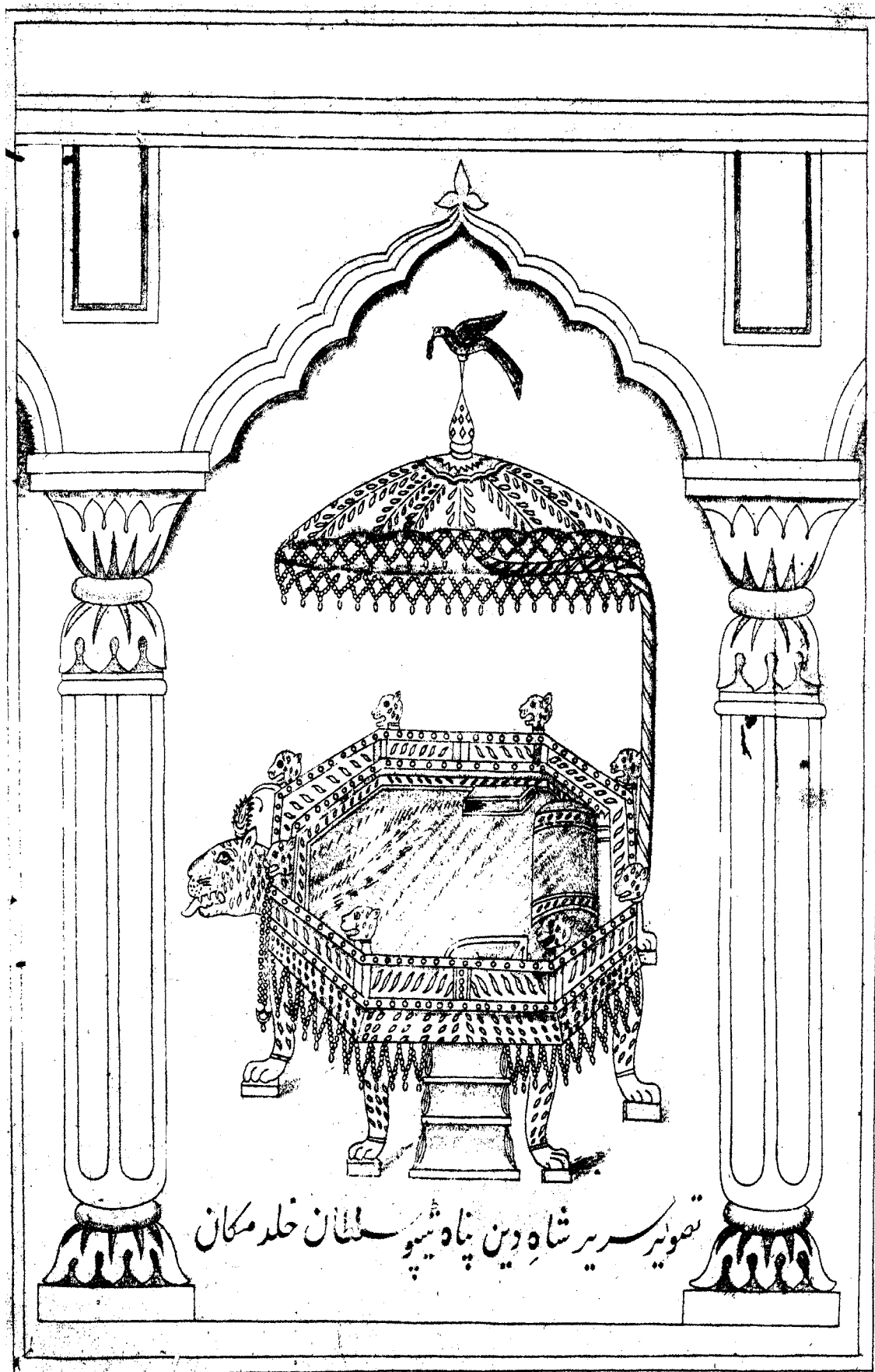
ہے چیزین سبکی سب نظر مبارک مین پہنچین تب تو سلطان نے بموجب فرمانے
سلطان روم کے ہر طرح کا سامان سلطنت آمادہ اور تخت شاہی کو نئی طرز پر طلا او
جواہر بیش قیمت سے مرصّع اور مبالغ خطیر خرچ کر بشکل شیر طیّار کروایا
چنانچہ یہہ تخت ابتک انگریزون کی ولایت مین موجود ہی اور ہر برس اُن کے
بادشاہ کی سالگرہ کے جشن کے دن حاضرین بزم شاہی اور ناظرین دربار عام کی
نظرون مین مع اور نادر نادر نفایسون و اعجوبون کے جو بعد مسخّر ہو جانے
سرینگپٹن کے اِس سرکار سے اُن کے ہاتھ لگے جلوہ افروز ہوا کرتا ہی اور
قوم انگریز و فرانسیس کے اچّھے اچّھے ہنرورون اور استاد کاریگرون کو جمع کر
کے توپ بندوق قینچی چاقو گھڑی و بانات و کمخاب اور ظروف چینی وغیرہ
کے بنانے مین بڑے قدغن سے سرگرم کار کیا اِسطرح کے کارخانے چار
مقام دار السّلطنت بنگلور چیتل درگ اور نگر مین تھے لیکن اوقات ہمایون
سپاہیون کے اکٹھا کرنے مین صرف ہوتی تھی قدیمی خدمتگزار سپاہیون اور جنگ
آزمودہ منصبدارون کو جنھین نواب مرحوم نے لاکھون روپیے خرچ کر کے
ہر ایک ملک سے جمع کیا تھا سلطان نے بالکل اپنی نظرون سے گرا دیا اور ناآزمودہ
کارجوانون کو اُن کے قایم مقام کیا اِسی جہت سے تھوڑے ہی دنون
کے درمیان اُس ملک و سلطنت مین بہت سے خلل واقع ہوئے

فوجکشی کرنا سلطان کا کلیکوت کی طرف، پھر چڑھ جانا کوچی بندر اور حاکم ملیبار کے تعلقون پر، مجروح و مقتول ہونا کتنے جوانان مظفر کا، لے لینا اُس بندر کا بارہسی پانچ ہجری مین،

جب سلطان عالی شان دار السلطنت وغیرہ کے نظم و نسق سے فارغ ہوا، جاسوس خبر لائے کہ کالیکوت کے نائر سرکشی و بغاوت پر مستعد ہین ہرچند وہان کا حاکم ارشد بیگ خان اُن کی شورش کے فرو کرنے مین سعی کرتا ہی کچھ مفید نہین پڑتی، اتنا سنتے ہی سلطان عالیشان چار پانچ تین رسالے اور توپخانے ساتھ خود اُس طرف روانہ ہوا اُن کو چکدار ن نے سلطان کی روانگی سے اپنی جان و مال کا خوف کر بھاگ اور جنگل کا رستا لیا، جب یہان کے حاکم نے موکب والا کا استقبال کر کے مجرا حاصل کیا سلطان نے عتاب کی راہ سے اُسکو خطاب کیا کہ رعایا کا دل ہاتھ میں لینا اور ملک کا ضبط و ربط کرنا جیسا کہ چاہئے تم سے نہوسکیگا، بعد اِسکے مہتاب خان بخشی کو اُس صوبے کا ناظم کر دار السلطنت کی طرف مراجعت کی، بخشی مذکور نے اگرچہ اُس ضلع کی رعیتون کو دلاسا بھروسا دے دے بلایا لیکن اُن شوریدہ بختون نے کوچی والون کی پرچک و اغوا سے جنگ و جدال کا قصد کیا، جب یہ حال ملازمان سلطانی کے گوش گذار ہوا تو اُس بلند اقبال نے اِدھر تو آپ معہ لشکر آمادۂ قتال ستی کال اور کورکال کے رستے فورًا کالیکوت کی جانب کوچ کیا اور اُدھر اپنے سپاہیون کو اہل ضلال کے ملکون کے خراب کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اِن لوگون نے قصبون قریون مین قرار واقعی لوٹ پاٹ مچادی، اکثر مفسد تمرد پیشہ مارے پڑے، باقی مغلوب ہو کر مطیع و فرمان بردار ہوئے، اسی عرصے مین کتنے پنڈاردن نے ترچناپلی کی اطراف پر تاخت

وصف

(۱۲۳۰)

لڑائے ویران و بے چراغ گیا، اور اُس قلعے کے سردار نے حضور والا مین ایک عرضی اِس مضمون کی بھیجی کہ تنبیہہ اِن احمق قزّاکون کی جو سرکار خداداد اور سرکار کمپنی انگریز کے باہم اِن دنون میل ملاپ کو دیکھ اِس صوبے کے علاقے کے محالون کو لوٹ کرچاہتے ہین کہ کسی طرح اِس اتّفاق کو برہم کرین، ضرور ہی، سلطان نے اُس کے جواب مین فرمایا، ممکن نہین کہ سرکاری سپاہی بغیر اطّلاع سرکار کے ایسی حرکت کرین، شاید اُس نواح کے کسی راجا نے قابو پاکے ایسی دلیری کی ہی اب جاسوسون سے کوچی بندر کی حقیقت تحقیق کر آپ ہی سب فوج خاص سمیت اُس طرف تاخت کی، کوچی والے اِس حال سے خبردار ہو مورچہ اور گہری کھائی بنا لڑنے کو آمادہ ہو گئے، اِدھر سے بھی حسب الامر عالی بہادرون نے رات کے وقت ایسی جوانمردی کی کہ اُس بندر کو سر کیا ساتھ ہی اِس کے سلطان آگے بڑھنے پر مستعد ہوا، خیر خواہون نے حضور والا مین عرض کیا کہ اِس وقت آگے کا عزم کرنا اچّھا نہین کیونکہ سامھنے راہین ناھموار اور بڑی بڑی ندّیان واقع ہین خدانخواستہ اعدا غالب اور غازی مغلوب ہو جائین پر سلطان اپنے جان نثارون کے اِس کہنے کو خاطرمین نہ لاکر فوراً اندھیاری رات مین پالکی پر سوار ہو دو پلٹن اور دو ہزار سوار سمیت روانہ ہوا، اور حضوری فدائیون نے ایک ہی ہلّے مین دشمنون کو مار ہٹا حصار مسخّر کرلیا اعدا قلعے کی جانب بھاگ گئے سلطان نے آپ وہین اقامت کر فوج اور توپ خانون کی طلب کے لیئے ہرکارون کو حکم دیا، جب اِنھون نے دو پلٹنون کو جوش کر کی ہمراہ لی اور لڑا، پر تعیناتی تھین خبر کر روانہ کردین اور دوسری پلٹنین جانے کو طیّار ہوتی تھین کہ اچانک حریف کے سپاہیون نے دغا کرکے نور کے

نہر کے پانی کے بنبون کا منہ کھول دیا جتنے کھائی چشمے سب بھر گئے اور فوج
سلطانی پر کمک پہنچنے کی راہ بند ہو گئی ' تب تو اعدا نے چارون طرف سے
بہادرون کو گھیر لیا ' ہر چند سپاہی اُن گمراہون کے ہٹانے مین کوشش عمل میں لائے
پر ناکام نوع بنوع کے دام بلا مین گرفتار ہو گئے اور چار ہزار نجیب و چابک سوار دلیری
و شجاعت کو کام فرما کے آقا کے سامنے زخمی و شہید ہوئے ' تب میر قمر الدّین خان بہادر
نے کہ سواری خاص کے متصل تھا بروقت پہنچ حضرت سلطان کو پالکی پر سے
اُتار لیا اور بخیر و عافیت لشکر گاہ مین پہنچایا ' مگر سلطانی جلوداروں میں سے
کوئی بچ نہ نکلا اور وہ اورنگ نام مرصع کار پالکی جسکے بنانے مین نو لاکھ روپیے
خرچ ہوئے تھے مع بچھونے اور ایک قبضے کٹار کے جسکا دستہ ایک زمرّد
کے دانے کا تھا اعدا کے ہاتھ لگی ' القصّہ حضرت سلطان اور میر قمر الدّین خان
نے اُس ورطے ہلاکت سے نکل کر پھر دو خانے کے پار جا شقیّون پر خوب ہی
تیغ زنی کی اور سب سپاہ لارون نے بھی بموجب امر عالی کے ' تلوار و تبر
ی وارون سے جتنے چھوٹے بڑے کو پایا مار گھپایا ' باقی بچے بچائے ملک و مال
چھوڑ چھاڑ ملیبار کی طرف نکل بھاگے اور سلطان عالی شان نے اُس بندر کے
لعے مین داخل ہو کر سب مال متاع توپ وغیرہ سمیت ضبط کر لیا '
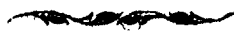
چڑھ آنا جنریل مبندّ وس بہادر کا راجہ ملیبار کی جنگ کو '
لڑنا فریقین کا ستی منگل کی نواح مین ' روانہ ہونا رایات
ظفر آیات کا پائین گھاٹ کی طرف اور وہان کی فتحونکا بیان '

ب سلطان عالیشان نے اس نواح کے بند و بست سے فراغت حاصل کی تو

وصف

(۰۶۴۰)

ملیبار کے راجا سے خراج طلب کیا، اُسنے سپاہ سلطانی کے رعب سے خوف کھاکر
گورنر مدراس کے پاس اِس امر کی نالشس کی جس پر جنریل میندوس بہادر
سلطان کے مقابلے کو متعین ہو کر شہر نگر مین آپڑا اور یہان سے راجا کی مدد کے
واسطے آگے بڑھا، کوئنبا تور اور ستّی منگل کی نواح مین سلطانی فوج ہراول
کے ساتھ بڑی لڑائی واقع ہوئی دونون طرف سے توپ بندوق بان کی آوازون
سے غوغای محشر برپا تھا قزّاقون نے جنگل مین خیمہ و خرگاہ اعدا کے لوٹ زن و مرد
کو اُنکے گرفتار کرلیا اگرچہ دونون لشکر آپسمین لڑبھڑ کر برابر رہے، لیکن شام کے
وقت جب جنریل مذکور ایک پہاڑ کی ترائی مین اُترا تو سلطانی سپاہ نے بڑی
تک ودو سے اُسکو نرغے مین کر رسد کی راہ روک لیا، دوسرے دن جنریل نے آگے
کوچ کیا اور ستی منگل کے قلعے مین عمل کر چندے وہان ٹھہرا، بعد اِسکے کوئنباتور
کی جانب جو خاص خیمہ گاہ سلطانی تھا روانہ ہوا یہہ خبر سنتے ہی خسرو گیتی ستان
اپنی ساری فوج و سپاہ ہمراہ لے اُس پر جاپڑا اور لڑائی کے دستور پر صف
آرا ہوا، مگر جنریل بہادر بھوانی ندّی کے کنارے اُترکر اُس دن لڑنے کو طرح
دیگیا اور کرنیل مکسویل کو بنگالے سے پانچ پلٹن لئے ہر ایک مین جسکے ایک ہزار
فرنگستانی جوان تھے آیا تھا کالستری اور میگت گری وغیرہ کے راجاؤن کی فوجون
سمیت کوچ کرکے وانباڑی اور ترپاتور مین پاسبانون کو مقرّر کرتپّور گھاٹ کی
طرف روانہ ہوا سلطان اِس حال سے آگاہ ہو سیّد صاحب سپہسالار کو اُسکے
مدافعے کے لئے بھیجا اور اپنا ڈیرا نگر مین رہنے دیا، جبکہ یہہ سپہسالار اپنی فوج سمیت
لغارون چلا تب کرنیل بہادر جو دھرم پوری کی جانب گیا تھا ترنت کندلی کی نواح
مین پھر آیا وہان سیّد غفّار نے پنڈارونکے سوار سمیت اُس سپہسالار سے
لشکر سے آگے بڑھکے انگریزون کی فوج کے ہراول پر حملہ کرتپ کے ڈیرے ھ.ن

سو ۱۰۰۰ دو سی سپاہی اسیر کر لیئے کرنیل بہادر نے اُس دن جنگل پہار مین بسر
کر کاویری پٹن کو کوچ کیا جب راہ مین فوج قاہرہ کو اپنے گرد دیکھا تو پہار کی ترائی
اور میدان مین ہو کر تپور گھات کا رستا لیا اُدھر سے جنرل میڈوس بھی اُسی
گھاٹی کے نیچے الغاروں اُسکے آملا لیکن اِس سے پہلے آگے ہی سلطانی جانبازون
نے وہان پہنچ جوانمردی و تہور کا جوہر ظاہر کر سخت زد و ضرب مچا دیا تھا پر جب
حریف کی جانب کے سردار بھی حملہ آور ہوئے اور افواج سلطانی مین تہلکہ پڑ گیا
تب سلطان خود بنفس نفیس جلد تر اسد اللّٰہی رسالون اور توپخانے سے
اُن کے پیچھے تاخت کر ایسا اُن کا قافیہ تنگ کیا کہ کسی طرح بچاو کی
صورت نتھی جنرل اپنے سپاہیون سمیت قلعہ باندھ بہیر و بنگاہ کو درمیان کر
پھر ستی منگل کی جانب روانہ ہوا قصہ کوتاہ جبکہ دو تین مہینے تک باہم جنگ
و پیکار یکسو نہوئی انگریزی لشکر مین رسد و آذوقہ نبڑ گیا اِسلیے اُن پر بڑی
تکلیف و سختی گذرنے لگی اور چون رسد وغیرہ ضروری چیزون کے پہنچنے کی بھی
اُمید نتھی بضرورت جنرل بہادر معہ تمام لشکر ترچناپلی کی سمت پھر چلا
بہادران ظفر توامان ستی منگل کے میدان مین اُس کی راہ چھینک چارو نطرف
سے اُس پر ٹوٹ پڑے اور ایسی جوانمردی و مردانگی بروی کار لائے کہ منصف
مزاج سردارون نے تعریفین کین اُنکے پے در پے حملون سے قریب تھا کہ سپاہ
اعدا پراگندہ و پریشان ہو جائے لیکن رات کے آجانے سے جب جانبازان
لشکر سلطان جنگ سے باز رہے جنرل بہادر لڑائی سے ہاتھ اُٹھا بہت سا
سامان و اسباب وہین چھوڑ چھاڑ آگے چل نکلا غارتگر سوارون اور
دوسرے رسالون نے پھر اُسے گھیر کر جنگ آغاز کر دیا قضا کار سلطانی
ہزاوِل کا سردار مارا پڑا سلطان مرحمت نہاد نے اِس واقعے پر تاسف کھا کر

وحصت

اُس دن جنگ کو موقوف رکھا اگرچہ سپہدار اور رسالے کے سردار لوگ عرب و پیکار کا خرخشہ مٹا دینے کو تاخت کرنے اور گھوڑے اُٹھانے پر مستعد ہو کر طالب حکم تھے لیکن چون اجازت نتھی حسرت کا ہاتھ مل مل کر رہگئے اور اِسی سبب سے جنرل کو اُدھر بڑی فرصت مل گئی کہ وہ نیے کھٹکے کوچ در کوچ ترچناپلی کے قلعے مین جا پہنچا، اب سلطان نے میر قمر الدّین خان بہادر کو ستّی منگل کا قلعہ عمل دخل کرنے کے واسطے روانہ اور سوارون کے تئین ترچناپلی کے محالون پر تاخت و تاراج کرنے اور بھی تنجاور کے قصبون قریون کے اُجاڑنے پھونک دینے کے لئے تعینات کیا، جب تک جنرل بہادر اپنے لشکر سمیت دریا کنارے کے رستے اُفتان و خیزان مدراس پہنچا، سلطان بھی چنجی اور ہر موکل گرھ کے سواد تک اُسکا پیچھا کیئے گیا، اور اُدھر قمر الدّین خان بہادر نے ستّی منگل کے قلعے کو محاصرہ اور ہر طرف سے روا کر حصار کے توڑنے ڈھانے مین سعی کی، لیکن قبل اِس کے کہ اولیاے دولت مظفر و منصور ہون اُس گروہ کے سردار نے رسد و آذوقے کی کمی، سامان جنگ اور پانی کی نایابی کے خوف سے وکیل بھیجکر صلح کا پیغام کیا اور قول قرار درمیان آنے کے بعد قلعہ سلطانی ملازمون کو چھوڑ دیا، خان مذکور اسیرون کو لیکر حضور مین آ پہنچا، تب حکم ہوا کہ سردارون کو میجر سانبر سمیت قید کر کے دار السّلطنت مین پہنچائین اور اُس کے سپاہی سلطانی فوجون میں بھرتی کیئے جائین جب جنرل مذکور مدراس مین پہنچا، سلطان نے سوارون کے رسالے اطراف و نواح کی تسخیر و ویران کرنے کو بھیجے چنانچہ قمر الدّین خان نے جو ہر موکل پہاڑ کے عمل کرنے کو تعینات ہوا تھا اپنی فوج سمیت وہان پہنچ اطراف کے ہزارون غریبون رعیتون کو جنھون نے انگریزون کے تھانون کے آسرے پر اُس پہاڑ کو اپنی پناہ کی جگہ سمجھا تھا تباہ و پریشان

کرڈالا کیونکہ اُس قلعے کے سردار نے جو اوایل مین کچھ دنون نواب مرحوم کی
قید کا مزا چکھ چکا تھا سپاہ نصرت پناہ کے پہنچتے ہی اُسکی بہتایت اور اپنی اگلی
مصیبت کا دھیان کر درد سر کے بہانے سے ایک کوٹھری مین گھس کر قلعے کا
انتظام اپنے کارگزارون کے ذمّے کیا تھا اُن لوگون نے جب ایسی ابتری
اور خانہ خرابی دیکھی لڑنا مناسب نجان کے قلعہ اپنے سردار کی مرضی کے
موافق حوالے کردیا،

بنگالے سے آنا گورنر جنریل لارڈ کارنوالسن کا، اور ملا لینا اپنے ساتھ
نظام علی خان اور مرہٹون کا، لشکرکشی کرنا ان تینون سرداران
ہم عہد کا سلطنت خداداد پر، مسخّر کرنا بالاگھاٹ کا، لڑائیان
واقع ہوئی سلطانیون اور ان تین سردارون کے سپاہیون مین معہ
اور روداد ون کے جو سن بارہ سی چھہ ہجری مین واقع ہوئین،

دریا کے اخبار نگارون نے جب پائین گھاٹ کی جانب سلطان کے متوجہ
ہونے کی خبر گورنر جنریل بہادر کو لکھی کہ فوج سلطانی، دروبست کرنا تک
پائین گھاٹ کی سرزمین کو تاخت تاراج کر اُس کی اطراف پر متسلّط ہوگئی، کچھ
دنون تک تو جنریل میڈوس اُن کا سامنا کرتا رہا، آخر وہ بھی رسد اور ساز
وسامان حربی کے چک جانے کے سبب بے بس ہوکر مدراس کو پھر گیا، اور گورنر
جنریل کی خدمت مین عرض کیا کہ اگر جلد حریف کی سپاہ کا مدافعہ عمل مین نہ آسے
تو خوف ہی کہ سرتاسر یہہ ملک بھی تباہ و برباد ہو اور عنقریب ہاتھ سے نکل
جانے تب اس ضمن مین نظام علی خان کے وکیل ابوالقاسم خان عرف میر عالم

سے نے جو قبل اِسکے بتجویز مشیر الملک دیوان ناظم حیدر آباد بانگالے مین آکر
گورنر جنرل موصوف کو اقبال خداداد کے استیصال کے لیئے اشتعال
دینے مین مصروف تھا' فرصت وقت پا اُس بات مین بڑی کوشش کی
یہان تک کہ گورنر جنرل کو اِن گھاتون اُتارا کہ اُدھر تو اُس نے ناظم حیدر آباد
اور حاکم پونان کو آپس مین متفق ہونے اور تمام ملک بالا گھات کے تسخیر
و تقسیم کر لینے کے واسطے شقّے لکھ بھیجا' اور مدراس کے سردارون کو بھی
سامان حرب و ذخیرے اور سپاہیون کے جمع کرنے کا قدغن کیا' اور اِدھر آپ
اپنے کام کا بند و بست و تدبیر کرنا شروع کیا' چونکہ حیدر آباد کے ناظم اور مرہٹون کو
ملک خداداد کے لینے کی بڑی فکر و تلاش ہی رہا کرتی تھی' اِس لیئے اب وے
گورنر جنرل کے لکھنے بموجب فوج اور آلات جنگ کی طیاری مین سرگرم ہوئے
ور انگریز کے سردار بھی رزم و پیکار کے اسباب و آلات جمع کرنے لگے'
کرنیل ریڈ اخبار نویسون کے داروغہ نے جو انبور گڑھ کی چوکی پر تعینات
ہو اتصالد بیرات شایستہ او رزرپاشی و شیرین زبانی سے بالا گھات کے
راجاؤن کو جنھون نے نواب مرحوم کی جبّاری اور سلطان کی بیرحمی کے باعث
پنا اپنا ملک چھوڑ دیا تھا' ایک اقرار نامہ رسد جمع کرنے اور راور اسباب بہم
پہنچانے کی شرط پر بھیجکر اُنھین اپنے علاقون کی سرحدون مین دخل و تصرّف کی
روانگی دی اور نقشہ سر تا سر ملک بالا گھات کا باوصف ایسے ضبط و انتظام
کے کہ مجال کیا کہ کوئی ایک موضع سے دوسرے موضع مین بے حکم وہان کے
حاکم کے جا سکے مبالغ کثیر خرچ کرکے اور ہوشمند جاسوسون منشیون کو سوداگرون
کے بھیس مین بھیج کر منگوایا اور سرکار خداداد کے کتنے سردارون عہدہ دارون کو
بھی اپنے ساتھ ملا لیا' خیر یہ تو یہان اِس تدبیر سے گورنر جنرل کے پہنچنے کی

انتظار مین تھا اور وہان اُس کا خفیہ نویس سیّد امام جسنے دار السلطنت پٹن کی سکونت اور سلطان کی نوکری اختیار کر لی تھی بعد ظاہر ہونے اِس بھید کے کہ وہ ہمیشہ یہی دربی یہان کی ٹھیک ٹھیک خبرین لکھ بھیجا کرتا ہی حضور مین بلایا اور یہ کہا گیا کہ جو کچھ تو نے کیا ہی اگر سچ سچ کہدیگا تو تیری جان بچیگی٭ اُس ناآزمودہ کار نے کئی اور سردارون کے بھی نام جنھون نے دغا کی راہ مین قدم رکھا تھا لکھکر حضور مین گذرانے٭ چنانچہ بعد تحقیقات شایستہ و تدارک بایستہ پندرہ آدمی جلّادون کے حوالے کیئے گئے٭ پھر اُس کافر نعمت سے جب پوچھا گیا کہ تو نے جو اِس سرکار کا نمک کھا کے ایسی حرکت کی اب تیری سزا کیا ہی٭ وہ چپ رہا تب حکم ہوا کہ اِسے بھی اورون کے ساتھ قتل کرین٭ یہ خبر سنکر دوسرا اخبار نویس امام الدّین نام بھی جو اِسی کام پر مقرّر ہو کر کولار اور نندی گڑھ مین رہا کرتا تھا٭ راتون رات ست گڑھ کے علاقے مین کرنپاٹن کو اُڑ لاگا٭ ہرچند اِس طرح سے کرنیل ریڈ کے جاسوسون کا حال کھل گیا اور وے قتل ہوئے تسپر بھی اُسنے اِس کام کو نچھوڑا٭ الغرض جونہین گورنر جنرل بہادر کو لشکر وغیرہ کی طیّاری کی خبر پہنچی تو وہ پانچ ہزار بنگالی اور دو ہزار فرنگی سپاہیون کو ساتھ لے جہاز پر سوار ہو مدراس مین آ اُترا٭ پھر یہان سے ایک مہینے بعد چار پلٹن ٭ چھ ہزار اہل فرنگ تین ہزار سوار معہ بڑی طیّاری سے بالا گھاٹ کی تسخیر کے ارادے سے روانہ ہو رایلور مین داخل ہوا٭ جس وقت سلطان پھلچری کے سردار فرانسیس کے ساتھ کمک کا سوال جواب کر رہا تھا جاسوسون نے اِس سپہسالار کے کوچ کرنے کی خبر عرض اقدس مین پہنچائی جسر محمد خان بخشی اُس روداد کی تحقیق کے واسطے بڑے جماو کے ساتھ حضور سے رخصت ہو چنگم گھاٹ کے رستے ترپاتور جا پہنچا٭ تب تو ڈیرھ سی انگریز

وصف

(٥٧١)

جو قلعے مین تھے اور کالستری راجا کا سردار علاقہ دار جو تین سو پیادون سے اُس قلعے کی نگہبانی کیا کرتا تھا ئیے سب کے سب سورج نکلنے کے پہلے ہی گڑھ سے نکل انیور گڑھ کے رستے چل کھڑے ہوئے ؛ پر تہوّر شعار سوارون نے دھاوا مار ایک ہی حملے مین اُنھین لوٹ لیا؛ اور دماغ دار سردارون کو بھی اسیر کرکے مراجعت کیا؛ نظام علی خان خود تو چالیس ہزار سوار؛ بیس ہزار پیدل سے معہ امرا اور اپنے دونون فرزند عالیجاہ و سکندر جاہ کے حیدر آباد چھوڑ پانگل مین آرہا اور اپنے امیرون کو اُسنے بہت سی فوج کے ساتھ ممالک محروسہ کے سر کرنے کو روانہ کیا؛ جب گورنر جنریل بہادر موکلی گھاٹ اور نیگت گری پار ہو؛ موہر واکال؛ کولار؛ ہسکوٹے مین تھانے مقرّر کر سیدھا کشنراج پور مین جو بنگلور سے تین کوس پر ہی داخل ہوا؛ سلطان یہہ خبر سنتے ہی الغارون چڑھ دوڑا؛ پوشیدہ نرہے کہ جب سردار فرانسیس نے انگریزی لشکر کے قصد کرنے اور اطراف بالا گھاٹ کے درہم برہم ہونے کا حال سنا تو کمال وفاداری و جان نثاری کی راہ سے چاہا کہ سلطان کی ملازمت مین اپنے ہزار جوان تعینات کردے؛ مگر سلطان کے بعض بعض بد باطن ملازم جنکی گفتار و کردار کا اُسکے حضور مین بڑا اعتبار تھا ظاہرا دلسوزی کی راہ سے عرض پرداز ہوئے کہ لشکر اسلام کو کمک فرانسیس کی جو کسی کے ساتھ وفا نہین کرتے کچھ حاجت نہین ہی القصّہ سلطان عالیشان تنہا اپنی ہی سپاہ سے حریف غالب کے دفع کرنے کا قصد کر اُسی شب قزّاقون بان دارون کو انگریزی لشکر کے گرد بگرد آتشباری کرنے کا حکم دے آپ بنگلور کی جانب روانہ ہوا؛ اور اِن چالاک سپاہیون نے حسب الامر تاخت کر اُس رات کو مارے بانون کے بھور کر دیا؛ گورنر جنریل بہادر بے کھٹکے آگے بڑھ کر بنگلور سے ایک فرسنگ پرآ

اُترا، تب سلطان نے سیّد حمید سپہسالار کو اُس کی فوج سمیت دوسرے قلعے کی چوکی پہرے کے لیئے تعینات کر محمد خان بخشی اور بہادر خان قندھاری کو قلعہ داری کے کام پر مقرّر کیا اور شیخ انصر سپہدار کو قلعے مین بھیج آپ آگے کا عزم کر تنگی کی نواح مین خیمے کھڑے کرنے کا حکم کیا لیکن ہنوز خیمے برپا نہو چکے، اور پیادے سوار دہات کی طرف لکڑی گھاس لانے چلے گیئے تھے اور یہان چار پلٹن پیدل، اسد اللہی رسالہ، خاص اصطبل کے تین ہزار سوار جرّار چارون طرف سے خاص سواری کو گھیرے کھڑے تھے جو کرنیل فلایڈ ترپ کے بانکے سوارون سمیت پیش قدمی کر سلطانیون کی منزل گاہ پر چڑھ دوڑا اور ایکا ایکی توپ خانے کی طرف جھکا، تب توپچیون اور فوج کے سردار نے سامھنا کر مارے توپ و تفنگ کے اُسے ہٹا دیا، اتّفاق سے اُسکے گلّے پر ایسی ایک گولی لگی جسّے اُس کی زبان بند ہوگئی، بنا چار کھیت سے اُس کے سردارون کے پانون اُکھڑ گیئے، اور سواران نصرت نشان نے خوب ہی بہادری کا حق ادا کیا، انگریزونکے چار سی سپاہی کو گھوڑے سمیت اسیر کر لیا، باقی ماندہ گرتے پڑتے اپنے لشکر کو نکل بھاگے، دوسرے دن کرنیل مورس اور جنریل میندوس نے انبوہ سپاہ سے شہر پر ہلّا کیا، جب دونون طرف کے ہزارون سپاہی کام آئے، شہر مسخّر ہوا، مال اموال زر و جواہر اِس قدر ہاتھ آیا کہ اُنکی تنگدستی جاتی رہی پر جب غنیم کی فوج سے کرنیل مورس مارا پڑا، تب وے مورچہ باندھ دو ہفتے تک حصار کے توڑنے مین مصروف رہے، بموجب حکم سلطان کے، قمر الدین خان بہادر اپنی فوج لیئے اِس مُہم مین قلعہ والون کی پشتی کو سر گرم تھا، جب قلعے کی دیوار ٹوٹ گئی، سلطان نے قلعہ خالی کر دینے کا حکم دیا، کشن راو نے سارا سر انجام توپخانہ، خزانہ اور اور کارخانون کا سامان و لوازمہ دار السلطنت کو روانہ کیا، یہان

وقف

کاہم تین ہی پلٹن رکھی، بعد اُسکے بعضے ترقّی خواہون کی مرضی سے یہہ بات ٹھہری کہ قلعے کی محافظت موشیر لالی فرانسیس کے سپرد اور میر قمرالدّین خان بہادر اور سیّد صاحب کو فوج سنگین کے ساتھہ لشکر اعدا کے مدافعے کو مقرّر کر سلطان خود نظام علی خان اور مرھٹون کے مقابلے کو روانہ ہوا القصّہ یہہ سردار فرانسیس رخصت ہو کر نہر تک بھی نہ پہنچا تھا جو کشن راو نمک حرام نے یہہ حال معلوم کر اِدھر تو انگریزون کے ہرکارون کی معرفت جنھین وہ اپنے نوکرون کے لباس مین اپنے پاس رکھتا تھا مورچے والون کو ہشیار کروادیا کہ ہلّا کرنے اور قلعہ لے لینے کا یہی وقت ہی اور اُدھر آپ قلعے سے نکل اُس نہر کے باندھ پر آ اُس سردار فرانسیس سے ملاقات کی اور دوستی کی راہ سے اُسکا ہاتھہ پکڑ کر دیر تک اُسے وہین باتھلا اِدھر اُدھر کی واہی تباہی باتون مین لگائے رہا، جبتک اُس کم بخت کے اشارے کے موافق مورچے کے سردار جھٹ پٹ اپنے جوانون کو مسلّح کر دوپہر رات کے بعد اکبارگی وہان جاتوٹے اور طرفہ تریہہ کہ یہان کے قلعدار اور سیّد حمید سپہدار نے بھی اُسی خانہ خراب کے کہنے پر اپنے سپاہیون کو جو اعدا کے مقابلے کے لئے آمادہ و طیّار رہتے کھانے پکانے مین لگا دیا تھا، آخرکار یہی دونون سردار کتنے یتاقدارونکو ہمراہ لے ہمّت کر اعدا کی سپاہ پر جاپڑے بلکہ اُنھین دروازے کی زنجیر سے اُدھر ھٹا بھی چکے تھے کہ اِسی مابین مین فرنگی لوگ شراب پی پی دوڑ پڑے اور لشکر قاہرہ کے جمع ہوتے ہوتے حملہ کر برج و فصیل پر چڑھ گئے، سیّد مذکور بغیر فوج کے وہان ٹھہرنا مناسب نجان، کر لشکر کی طرف پھرا، آخرکار یہ دونون سردار قلعے کے دروازے کے سامھنے قدم مردانگی جما کر مع اپنے چالیس پچاس رفقا کے لڑ بھڑ کر مر مٹے، شیخ انصر سپہسالار اپنے جوانون سمیت اسیر ہو گیا

اور قلعہ بھی حصر ہوا، محصور اور اُن کے اہل وعیال گرفتار ہو گئے، قمر الدّین خان بہادر اور سیّد صاحب انگریزون کی فوج پر حملہ کرنے کے واسطے طالب حکم ہوئے، سلطان نے فرمایا اب تو قابو کا وقت ہاتھ سے جا چکا ہی سپاہیون کی جمعیت منتشر نکرو، اُنھین یون سمجھا صبح کو آگے کوچ کر ماکڑی کی نواح مین مقام وخیام کرنے کا حکم دیا، اِس روداد پر چار دن گذرے تھے کہ گورنر جنریل بہادر تین ہزار سپاہی اور چھ سو فرنگی قلعے مین حفاظت کے لیئے رکھ اُس طرف جہان تک بالاپور، بنگور، مدن پلّی کے راجاؤن نے سلطانی قلعدارون سے اپنے آبائی قلعے قصبے قریئے بعضے کو لڑ کر اور بعضے کو صلح سے لیکر اپنے اپنے قول کے موافق رسد اور مواشی موجود کر رکھا تھا روانہ ہوا، ہرچند اِدھر سے خان بہادر مذکور دشمنون کا ناکا روک کر اُن کے مقہور کرنے مین سعی بجالایا، بندارے بھی پیچھے سے آکر توٹ پڑے اور لشکر والون کو پراگندہ وپریشان کر بہت سا مال اموال لوٹ لے گئے اور فوج اعدا کے ھٹانے کو نہایت ساعی ہوئے، مگر چونکہ نصرت واقبال نے یاوری نہ کی بناچار وے پیچھے ھٹے اور گورنر جنریل بہادر نے اُس کی صبح کو آگے بڑھ دیون ہلّی مین پہنچکر اپنے لشکر کا ڈیرا کیا اور یہان کے قلعہ دار کو صلح پر راضی کر سارا ذخیرہ اور ہر جنس کا اناج جو اِس مین تھا اپنے سپاہیون پر تقسیم کر دیا پھر دو دن بعد یہان سے کوچ کر چھوٹے بالاپور کے قلعے کے قریب آ مقام کیا پر قلعہ دار یہان کا قبل اِس کے کہ انگریزون کی فوج اُس حوالی مین آکر اُترے بموجب امر عالی کے قلعہ خالی کر باکل سپاہ وآلات تنگ جمعیت ندی درگ کے پہاڑ کو چلا گیا اور انگریزون کی فوج ہرادل بے تردّد قلعے مین داخل ہوا اسباب وذخیرے پر قابض ودخیل ہو گئی تب گورنر جنریل بہادر نے وہان کے راجا کے حال پر ترس کھا کر اُس کے ساتھ لاکھ روپیے نذرانے کا

بند و بست کر قلعے کو مع متعلقات ' اُس کے حوالے کر دیا اور آپ انباجی درگ
کی طرف کوچ کیا ' جبکہ اِس راجا کے نصیبوں نے مدّت کے بعد اُسے یہ دن
دکھلایا تو وہ بھی نیک ساعت دیکھ قلعے میں داخل ہوا ' یہاں کے بند و بست سے
دلجمعی حاصل کر تنکا کو نڈا کی جانب چلا گیا ' اب سلطان کشور ستان نے نیگت
نایر کو انگریز کے سرداروں سمیت جو تریاتور کے قلعے میں اسیر ہو آئے تھے اور
صوبہ آرکاٹ کے نائب جوگی پنڈت کو جو حضور سے برادر جہ اور راجا رام چند
خطاب پا کر جنگور کے تمام تعلقوں کی سرشتہ داری پر متعین اور اِن دونوں دشمن
سے متفق ہو گیا تھا ' ہرپن ہلّی اور راے درگ کے راجاؤں کے شامل شمشیر
سیاست و تعزیر سے قتل کروایا اور کشن راؤ کو دارالسلطنت کے
بند و بست اور خرچ لشکر کے واسطے خزانہ بھیجنے کے لیئے رخصت اور آپ
افواج انگریز کے عقب کوچ کر چھوٹے بالاپور کا عزم کیا ' جب رایات ظفر
آیات وہاں جا پہنچا تو قلعے والوں نے اپنی نادانی و شامت کی راہ سے برج و حصار پر
قرنا و نقّارہ جنگ کا بجایا ' جس پر اِدھر سے بھی نہنگان بحر ہیجا نے بموجب حکم
والا کے نکل کر قلعہ مسخّر کر لیا ' ہرچند اہل حصار نے پہلے ایسی جوانمردی کی کہ دو
ہزار غازی کام آئے ' لیکن آخر کار وے بدکردار لاچار ہو کر مارے گئے اور تین
ہزار جو اسیر ہو آئے تھے عبرت کے لیئے اُن کے ہاتھ پاؤن توڑ کر چھوڑ دیئے
القصّہ ایک ساعت کے درمیان اُس مکان میں شور محشر برپا ہو گیا
بعد اِسکے سلطان نے وہان سے کوچ کر سالکنے کے گرد و نواح میں جا مقام
اور گورنر جنرل بہادر نے انباجی درگ محمد خان کابلی سے لے قلعے کو توڑ دو
دن وہان توقف کیا تھا کہ اِسی میں اُن راجاؤن نے جنکا ذکر اُوپر گذرا رسد
لوازمہ اور مواشی وغیرہ انگریز کے لشکر میں پہنچایا ' اِسکے بعد وہان سے

کوچ کر میرکٹ ملا کی اطراف مین جا ڈیرا کیا۔ اتنے مین اسد علی خان اور بھرا مل مشیر الملک کا دیوان پانچ ہزار سوار سمیت لشکر مین داخل ہوئے اسکے دوسرے دن یہ لوگ یہان سے کوچ کر چنتامنی اور موہر داکل کے رستے بالا پنگت گری کو جا پہنچے، اُنہین دنون جبکہ سلطان والا شان سپاہ فیروزی نشان ساتھ لیئے سرگرم حرب و پیکار تھا جو اُس جناب کی والدہ محترمہ کے حضور سے ایک قاصد نے دار السّلطنت سے پہنچ کر خلوت مین عرض کیا کہ کشن راو نے بعضے نمک حرامون کو ملا لیا اور بنبئی سے لشکر بھی منگوایا ہی غالب کہ ابتک دار السّلطنت مین بڑا فتنہ و فساد برپا ہوا ہوگا یا آج ہی کل مین ہوا چاہتا ہی، جسکا علاج سہل نہین، جونہین اُس عالی شان نے یہہ ماجرا سنا سیّد صاحب کو انبوہ فوج دریا موج کے ساتھ واسطے تسکین دینے اِس ہنگامے کے دار السّلطنت کی طرف روانہ کیا،

ذکر دار السّلطنت کے بند و بست و انتظام اور سزاے عمل کشن راو نا فرجام کا، پہنچنا سلطان عالیشان کا دار السّلطنت مین، ہنگامہ و فتنہ مچانا نواب نظام علی خان اور مرہٹے کا سلطانی مملکت مین،

جب سیّد صاحب حضور سے رخصت ہو دوپہر رات کے وقت دار السّلطنت کے نزدیک آ پہنچا تو اُسنے اپنی فوج کو ندّی کے اِسی پار رکھ آپ نور کے ترّ کے بانچ سو سوارون سے قلعے کے پاس جا کر آواز دی کہ بارو دروازہ کھولنا، بس پر اسد خان رسالہ دار جو اُس دروازے کی نگہبانی کرتا تھا سیّد موصوف

کے پہنچنے کو فتح الباب جان کشادہ روئی سے قلعے کا دروازہ کھول دیا۔ تب سیّد نے
لے کے اندر جا کے اپنے سواروں کو بعضے کارخانوں پر تعینات کر دیا اور آپ
سلطان کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو تسلیمات بجا لا کر سرکاری کچہری میں
جا بیٹھا جہان کشن راؤ کے بھید تیے دارالسّلطنت کے قلعدار نے آ کر اپنی
وفاداری اور اُس نابکار کی بدکرداری بیان کر کے اُس کے قید کر لینے میں مبالغہ
کیا۔ تب سیّد مذکور نے ایک عصابردار کو اُس کے حاضر کرنے کے واسطے
حکم دیا جس پر اُس سرکش نے کہلا بھیجا کہ میں تم سے کچھ سروکار نہیں رکھتا۔
تب اِس جواب سے صاف اُس کافر نعمت کی خیانت ثابت ہو گئی تو حضّار
دربار نے سیّد موصوف کے حکم مُحکم سے اُس ناپاک کے گھر میں گھس
بیدریغ اُسے تہ تیغ کر کے اُس کی لاش کو ایک مزبلے پر ڈال دیا۔ لیکن مرتے
وقت بھی جلن کے مارے وہ جہنمی یہہ چنگاری چھوڑ گیا کہ دیکھنا میں وہ زور
گرم دہکتی آگ چھوڑے جاتا ہوں جو سلطان کے حین حیات تو ٹھنڈھی
ہونے کی نہیں۔ الحق زبان اُس کی خالی نہ گئی۔ جیسا اُس نے کہا تھا زبانہ اُس
آتش فتنہ کا ویسا ہی پھیلا۔ قصّہ کوتاہ بعد روانہ ہونے سیّد صاحب کے اِدھر
تو سلطان نے میر قمر الدّین خان کو دس ہزار سوار آمادہ حرب و پیکار کی سرداری میں
متعیّن کر یہہ ارشاد کیا کہ تم قابو کے وقت حریف کے لشکر و بنگاہ پر دوڑ مارتے
رہو اور اُدھر آپ دارالسّلطنت کے بندوبست کے واسطے سیّد کے پیچھے
کوچ کیا۔ گورنر جنریل بہادر اپنی فوج وغیرہ سمیت بنگلور کو گیا۔ سلطانی سپہ سالار
نے فوج غنیم کا قصد کر ایسی تدبیر و قدغن کیا کہ پنڈارے مغلیہ سپاہیوں کا
بانا سج حریف کے چنداول پر جا پڑے اور اُسکے تاراج و غارت کرنے میں کچھ
قصور نکیا چنانچہ پانچ ہزار بیل اناج کی گونوں سمیت اور دو سو سوار پکڑ لائے

غرض کہ ہر روز سلحداروں پٹھانوں دکھنیوں کا گویا یہ معمول ہو گیا تھا کہ وے قزّاقی کے ڈول کی طرح انگریز اور مغل دونوں کے طلایۓ اور ہراول پر ٹوٹتے بعضوں کو لوٹتے و بعضوں کو تیر و تفنگ سے مار گراتے اور دشمنوں کے آنے جانے کی راہ کو ایسی چوکسی سے روک لیتے کہ وے بچارے مجبوری کے مارے اپنے لشکر کی حد سے پانوں باہر نہین رکھتے تھے اور جنگ کے مقدّمے مین تو خود مدد الٰہی اور سورما بہادروں کے جدّ و جہد سے بے حد و نہایت ہی رعب و دہشت دشمنوں کے دلوں پر چھا رہا تھا اور وہ گمان غلط جو سلطان کے بذات خود مقابلے کو نہ آنے کے سبب اُن کو تھا اب ترس و بیم سے بدل گیا، جیسّے وے نہایت بد حواس و مضطر تھے، نظام علی خان اور مرہٹّے کی تو یہ حالت تھی کہ اِدھر تو نواب موصوف نے پانگل مین مقام کر اپنے امیروں کو ممالک محروسہ کے تسخیر کرنے کے واسطے روانہ کیا چنانچہ عیسیٰ خان یار جنگ نے اپنی فوجوں سے قلعۂ کنچیکوٹہ، تار پتری، تار مری وغیرہ کو کئی مہینے بعد عمل کر لیا، اور حافظ فرید الدّین مخاطب بموید الدّولہ لشکر عظیم لیکر گتّی کی جانب چڑھ دوڑا، جہان قطب الدّین خان دولت زئی اپنا جماو لیکر اُس کے مقابلے کو نکل آیا، لیکن پہلے دن فیروز نہوا، دوسرے دن پھر اُس نے دشمنوں کا سامھنا کر بڑی دلیری کی، تب وہ حضور مین طالب ہو کر اپنی فوج سمیت دار السّلطنت کا عازم ہوا، حافظ مذکور نے جب دیکھا کہ گتّی کا قلعہ اُس کے زور سے سر ہونا نظر نہین آتا تو اُسے خاک سیاہ کر کر دینے کا عزم کیا اور تھوڑی سی محنت و کوشش سے شہر کڑپا اور سدھوٹ کے قلعے مین اپنا دخل کر چار ہزار سوار، پانچ ہزار پیدل، و ضرب توپ سے گرم کنڈے کو جا کر گھیر لیا، اگرچہ بہتیرے حملے کیئے، اور پہاڑ ترائی کے حصار کے قلعداروں کو خط خدیعت آمیز بھیجے، پر وے اقسام طرح کی

رحت

(۵۷۹)

آتشباریان کرتے اور بے دھڑک توپ و تفنگ کی شلک مارنے سے اعدا کو
تباہ و روسیاہ کرتے رہے اور اُدھر مرہٹے کے سردار بھی حاکم پونان کے حکم
سے اپنی سرحدون کے قریب کے قلعون کی تسخیر کو مستعد ہو چڑھ آئے،
چنانچہ پرسرام ناظم مرج نے وہانکے بعضے قلعے اور مکان تو لڑکر اور کتنے صلح پر مسخّر کرکے
اپنے ملک کے داخل کرلیا، اور بدرالزّمان خان قلعہ دھاڑواڑ کا صاحب صوبہ نو مہینے
تک تو (جبتک ذخیرہ و آذوقہ باقی تھا) اعدا کے نرغے مین رہکر داد شجاعت
و دلیری کی دیتا رہا آخر کو جب گولا باروت اور ذخیرہ چک گیا تب بمجبوری قول
قرار کے بعد قلعہ دشمنون کو حوالہ کر آپ دو ہزار جوانون سے متحصّن ہوا، اب
غنیم نے محصّل تعینات کئے کہ خان مذکور کو طوق و زنجیر کرکے پونان روانہ
کیا چاہیئے، خان موصوف یہہ خبر سن اُن ابلیس کردارون کے قول قرار پر
لاحول پڑھ اپنے ساتھیون سمیت بڑی دلیری سے لڑتا بھڑتا نگر کی طرف
چل نکلا، اعدا بھی تیغ و تبر لے لے مور و ملخ کی طرح کثرت سے اُن پر آتوٹے،
سلطانی سپاہیون نے ہر چند اُن کے مار ہٹانے مین مقدور بھر قصور نکیا
لیکن آخرکار خان تہوّر شعار کئی زخم کھا کر گرفتار ہوا اور نرکونڈ سے مین مقیّد رہا،
رفقا اُس کے چارپایون کے کھرون تلے کچلے گئے، تب تو اُس ضلعے
کے سب قصبے قریئے غنیم نے لے لئے، ہری پنڈت پھڑکیا نے ہرہن ہلّی کے
رستے آکر اُس کی گرد نواح کو ضبط اور شوم شنگر وہان کے راجا کو اُس کے
آبائی راج پر مسند نشین کر صوبہ سرا مین اپنا دخل کرلیا، پرسرام ناظم مرج
نے دھاڑواڑ، انگولا، مرجان، شانور وغیرہ کے بند و بست سے اطمینان
حاصل کر چیتل درگ مین پہنچ کے وہان کے قلعدار دولتخان کے پاس ایک
اقرارنامہ اس مضمون کا کہ اگر تم قلعہ چھوڑ دو تو چار لاکھ روپیے کی جاگیر پاؤ اور

اپنے مال اسباب سے بے کھٹکے رہو گے بھیجا، دولت خان نے بظاہر اس امرکو اقبال کرکہلا بھیجا کہ بہت مبارک شب کو انشاء اللہ تعالی یہہ خیرخواہ سامھنے آکر اِس مقدّمے مین جو کچھہ کہنا سنّا ہی خاطرخواہ نجت پزکریگا، حریف اِس پیغام پر خوش ہوکر انتظار کرنے لگا، اِدھر دولت خان رات کے وقت دو اسد اللّہی رسالے اور ایک ہزار جری پیدل سمیت قلعے سے نکل اِس قصد پر کہ حریف کے خیمے مین داخل ہوکر شجاعت کا اپنی جوہر دکھلا دے، اُسکے لشکر کو چلا جب فوج کے بیچون بیچ جا پڑا تو ایک تفنگچی نے جو شراب کے نشے مین سرشار تھا بندوق سر کی اُس کی آواز پر اعدا کی تمام فوج خوف سے چونک کر طیاّر ہو گئی دولتخان نے بھی دلاوری کا قدم جما پنجۂ بہادری کھول بہتون کو بستر نیستی پر سلایا، فوج اعدا منتشر ہو کر اپنے سردار کے ساتھہ سرا کی جانب چل نکلی دولت خان اعداے دولت کو زیر کر اُس لشکر کا سارا اسباب لوازمہ، خیمہ اور پانسو گھوڑے، جنگ کے ہتھیار لیکر بفتح و ظفر نگر کو روانہ ہوا، اب ناظم مرج سرا سے نکل مدّگری پہاڑ مین جا داخل ہوا، وہان اُس نے اپنے بھانجے مادھو کو مدّگری مسخّر کرنے کے لئے مقرّر کر آپ رسد کا سامان اور مواشی سمیت انگریزی فوج مین شامل ہونے کے ارادے کوچ کیا، القصّہ اُن دنون مین کہ انگریز بہادر کا سرلشکر اپنی فوج کا انتظام بندوبست کرد ارالسّلطنت کا عازم ہوا، سلطانی سپہسالار کے پیدل سپاہی جو مدّگری کے جنگل کے درمیان گھاٹ مین لگ رہے تھے غنیم کی فوج پر بہادرانہ حملہ کرہر رات اُن کے کان ناک کاٹ بنجارون سے پانچ چھہ سی بیل غلّے سمیت چھین لاتے تھے، جو شخص ناک یا کان کاٹ لاتا وہ ایک ہون پاتا، اور اناج بھرے سمیت بیل پیچھے پانچ روپی اور گھوڑے کا دس ہون انعام

مقرر تھا، پیدا ہوئے ست اطراف و نواح مین فتنہ فساد مچا کر سپاہ اعدا کو نہایت حیران و پریشان رکھا کرتے اکثر اہال بنگاہ کو پراگندہ و آوارہ کردیتے رسد اور ذخیرون سے لدے بھرے سب بیل گاڑے پکڑ لیجاتے، خیر جب انگریزون کی پلٹن کری گھٹہ کے سواد مین پہنچی تو بالکل رسد اور ذخیرہ اُن کا چک گیا تھا اور کاویری ندّی بھی بڑے زور شور سے چڑھی ہوئی تھی، لیکن سلطان والاشان نے انگریزون کی فوج کے پہنچنے سے پہلے ہی ندّی کے سامھنے چار پانچ مورچے بنوا لیئے، جن مین کتنے سپہسالار معہ جوانان پردل مستعد جنگ ہوئے، گورنر جنریل بہادر نے صبح تڑکے آگے حملہ کر دو مورچے لے لیئے، اور جنریل میڈ دس بڑی بھیڑ بھاڑ ساتھ لے کری گھٹہ کے پہاڑ پر چڑھ دوڑا، تب سیّد حمید وہان کے سردار نے اُس پہاڑ پر سے ایسے شاکین توپ و بندوق کی مارین جسسے اُسکی جمعیّت مین تفرقہ پڑ گیا اور ہزارون جنگی جوان کام آنے کے بعد وہ ناکام پھر چلا، اُسی ایّام میں اہال فرنگ کے دو رسالون نے حسن خان خلیل سپہسالار کی منزلگاہ کی جانب جو نیچے اُس گڑھی اور قلعے کے تھی دوڑ ماری ہنوز حملے کی نوبت نہ پہنچی تھی کہ اُس سردار نے اُن پر توپین چلانا شروع کردیا اور جب اعدا قریب آگئے، تو وہ توپون کو چھوڑ بقدم استقلال اُن کے سنمکھ بر آمراتب حرب و قتال مین کمال تردّد و کوشش بجالایا آخر زخمی و اسیر ہو گیا، انگریز کے سپہسالار نے قلعے سر کرنے کے لیئے بہتیری سعی و تدبیر کی لیکن کچھ نہ بن پڑی اور رسد کی نایابی کے سبب جدھر تدھر الجوع الجوع کی صدا تھی، غلّے کی گرانی کا یہہ حال تھا کہ چاول چھہ روپیہ سیر دال چار روپیہ منڈوے کا آٹا تین روپیہ ہو گیا اور گھی تو سولہ روپیہ سیر بھی میسر نتھا، لشکر والونکی مارے بھوکھ اور فاقے کے یہہ نوبت پہنچی کہ سردارون کے تاکید کرنے سے توپ کشی کے بیلون کو ذبح کر کر کھانے لگے

گورنر جنرل بہادر نے جب اپنی فوج کے لوگوں کی ایسی بری حالت دیکھی اور یہہ بھی سنا کہ مالیبار کے رستے جو بہت سے آدمی بڑی رسد لیئے آتے تھے اُن پر غازی خان کی طرف کے غارتگر اور سید صاحب کے سلحدار توٹ کر سب کو لوٹ مار کر لشکر سلطانی مین لے گیئے تب صلاح و مشورے کے بعد اُس نے توپ سب زمین مین گاڑ توپ کے سارے جو بیڑہ آلات و اسباب کو آگ لگا جلا دیا دبلے دبلے گھوڑون کو مار کر کتھے کے رستے ہو کر کوچ کیا سلطان نے یہہ ماجرا سن کر بطور خوش طبعی کے چند بنہنگی میوہ سرکاری منشی کے نام سے جنرل کی منشی کے پاس بھجوا دیا حریف کے بعضے سردار اس ظرافت کو تاڑ گیئے چنانچہ اُن لوگون نے میوہ لانے والون کو انعام اور دو بنہگیان پھیر دین اور یہہ کہا کہ منشی جنرل بہادر کا یہان حاضر نہین بارکشی کے چارپایون کی ناداری یہانتک تھی کہ انگریزکی پلٹن کے سپاہی جلوی توپون کو کھینچتے تھے اور ہر روز فجر سے دوپہر تک یہہ اخرابی کرتے پڑتے ایک فرسنگ پر جا مقام کرتے یہہ سوانگ دیکھہ بعضے امرا و خوانین دولت خواہ نے حضور اقدس مین عرض کیا کہ قبلۂ عالم فرصت کا یہی وقت ہی اگر ارشاد ہو تو فدویان ترقی خواہ سپاہ نصرت اشتباہ ہمراہ لے اعدا کا تعاقب کر ایک ایک کو آستانۂ عالی مین دست بستہ پکڑ لائین لیکن سلطان عالیشان نے اِس امر کو پسند نکیا خیر گورنر جنرل بہادر ہمت کرکے اُتری درگ کی طرف جا پڑا اُس پہاڑ کے قلعدار بڑی بھیڑ بھاڑ دیکھہ قلعے کی کنجی سمیت استقبال کو نکال آئے گورنر بہادر نے اُن پر مہربانیان مبذول کین اب ذخیرے اور مواشی کثرت سے یہان ہاتھ لگے اگرچہ وہ شدت فاقے کی کچھ کم ہوگئی پر اکثروے اناج کے ٹوٹے بھوکھ کے مارے فقط گوشت کھا کھا پیچش کی بیمازیان اُٹھا اُٹھا مر گیئے آخر کار وہ سپہسالار کئی بیل منگوا توپین جتوا دان
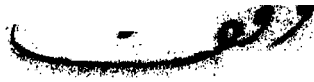
سے آگے بڑھا، بعد ایک مہینے کے موہنڈ کیا مین جا داخل ہوا، جہان پر مرام مرہٹہ رسد کا
سامان اور ذخیرہ لیکر آن پہنچا، جس نے انگریز کی فوج کو فاقہ کشی سے بچا لیا،
اور کرنیل ریت بہادر بھی رسد و آذوقے کے بہت سے غلّے اور مواشی کے گلّے کے گلّے
لشکر مین لا کر گورنر بہادر کے نزدیک سرخرو اور اُس حسن خدمت کے بدلے مین
بنگور وغیرہ کی تحصیلداری پر بحال ہوا بعد اسکے اُس سپہسالار نے کئی سردارونکو
بڑی جمعیت کے ساتھ ماکڑی درگ اور نندی گڑھ مسخّر کرنے کے لئے
تعینات کیا، چنانچہ کرنیل کوری نے تین پلٹن اور ایک فرنگی رسالے سے جاکر نندی
گڑھ کو گھیر لیا اور کرنیل ریت نے بھی مع چھہ سو سپاہیون کے بالاپور سے
پہنچکر اُس گڑھ کے لینے مین بڑی کوشش و جانفشانی کی، ہرچند تیر و تفنگ
کا زخم اُٹھایا، تو بھی اٹھارہ دن مین آخر اُسے لے لیا، لیکن دھاوا مارنے کی رات
کو جنریل میڈوس نے مورچے مین آکر اہل فرنگ کو لوٹ کی چیزین اور محصور
عورتین معاف کرکے تاخت کا حکم دیا، محصورون نے مارے غیرت کے پہاڑ
سے نیچے آکر اپنی جانین دین، لطف علی بیگ بخشی اور سلطان خان قلعدار
اسیر اور ماکڑی درگ بھی تین دن کی لڑائی مین صلح پر سر ہو گیا،

بانکل کے گرد و نواح مے امنا سکندر جاہ نظام علی خان کے بیٹے کا
مشیرالملک اور بہت سے سپاہیون سمیت گورنر جنریل بہادر کے
لشکر مین آ راج کرنا شاہزادہ فتح حیدر کا مدگیری کی فوج
محاصرہ پر مارا جانا حافظ فریدالدّین خان کا گرم کنڈے مین
دوسری بار چڑھائی کرنا گورنر جنریل بہادر کا سرینگپٹن پر
مرہٹون کا وہان آ پڑنا اپنے لشکر لیکر مصالحہ ہونا ان دونون
ہمسایون کی صلاح سے سلطان اور انگریزون مین معہ اور واردات
جو سنہ بارہ سی سات ہجری مین واقع ہوئین

انھین دنون مین کہ گورنر جنریل بہادر ناکام پھر گیا سلطان عالیشان نے کاویری
ندی کا پانی گھٹ جانے کے بعد شاہزادہ فتح حیدر کو معہ فوج سنگین گرم کنڈے
کی طرف رخصت فرمایا اور زر تنخواہ ایک سالہ اُس قلعے کے محصورین کی بھی
ہمراہ کر دیا جب شاہزادہ عالی مناقب صوبہ سرا کی جانب روانہ ہو کلوادی اور
بوکاپٹن کے جنگل کی پناہ مین سب فوج چھوڑ آپ چیدہ پیادہ و سوار سمیت
الغار و ن گرم کنڈے مین جا پہنچا حافظ فرید الدّین جو اُس قلعے کو گھیرے ہوئے
پڑا تھا اِس حال سے آگاہ ہو کر مقابلے کو نکلا شاہزادہ بلند اقبال اور میر علی رضا خان
اور دوسرے جانباز سلطانی نے داد بہ دلی کی دے حافظ کی فوج کو منہزم کیا
اور اُسکا بہر کات لیا بقیۃ السّیف کرپے کی طرف نکل بھاگے شاہزادہ مظفّر
نے اُن مقہورون کا اسباب ولوازمہ قلعے مین بھیج اور زر مشاہرہ قلعدار کے
حوالے کر آپ مدگیری کی طرف کوچ کیا سکندر جاہ اور مشیرالملک جو
آٹھ ہزار سوار تین ہزار پیدل لے کر گرم کنڈے سے ستّرہ کوس پر

وقت

سودس پلی اور پلم باڑی کی نواح مین آ اُتر رہے تھے، وے یہہ خبر سنکر وہان ٹھہرنا مناسب نہ جان پناہ کے لیئے سنگل پالا کے پہاڑون مین جا گھسے، شاہزادہ رستم دل راتون رات وہان سے چل نکلا اور مرہٹے کی فوج محاصر پر جا پڑا اور سردارون کے سرکات نصرت و فیروزی کے ساتھ حضور مین آ پہنچا، انہین دنون مین میر قمرالدین خان رسد اور مواشی وغیرہ جمع کرنے کے واسطے نگر کو گیا، اِس سے ایک ہفتے بعد، نواب نظام علی خان کے سردار اپنے لشکر سمیت خان خان ہلی کی اطراف مین گورنر بہادر سے آن ملے، اور جنریل میڈوس، نندی گڑھ کا قلعہ لے کر کشن گیری سر کرنے کے ارادے بڑا جماو ساتھ لے چڑھ دوڑا، چنانچہ رات کے وقت اُس معمورے پر توت اُسے لوت حصار کے دروازے تک پہاڑ کے اُوپر بھی جا پہنچا تھا کہ قلعے کے پاسبانون نے مارے توپ و تفنگ اور بانون کے اسے مار ہتایا، اور بھگوڑون کا پیچھا کرکے بہتون کو خاک ہلاک پر سلایا،

بیت

کیا انکو اتنا دلیرون نے تنگ
کہ دل سے گیا اُنکے سودا ے جنگ

جنریل وہان سے پھر کر اپنے لشکر مین آ پہنچا، اور کرنیل کوپری نے نندی گڑھ سر ہو جانے کے بعد اپنی فوج سمیت آ کر پہلے تو قلعدار کو کچھ روپیہ دے ملا لیا اور قلعے کو قبضے مین لا اُس مین تھانہ بتھا وہان سے کوچ کیا، جب برسات کے دن گذر گئے، گورنر جنریل بہادر ناظم حیدرآباد کی فوج سمیت سریرنگپٹن کے مسخر کرنے کے قصد سے بڑی بڑی منزلین طی کرتا کوچ بکوچ گری کورے مین آ داخل اور ناظم کی فوج کو پیچھے رکھ اُن مورچون پر جو سپہدارون کی چوک سے خالی پڑے تھے دھاوا کر

دخیل و قابض ہو گیا، بلکہ شلنگین مارتا آر دوے خاص کی طرف آگے بڑھا، تب
سلطان نے جو اپنے لشکر سمیت ندّی کے اِسی پار تھا اور جاسوسون نے اُسے فوج
اعدا کے پہنچنے کی خبر بھی نہین پہنچائی تھی، مجبور ہو حکم دیا کہ اطراف و نواح سے
پیدل تفنگچی اور کمانداز مجتمع ہو کر دارالسّلطنت کی پاسبانی و حفاظت مین سرگرم
رہین اور خود سوار ہو جان نثارون کو ہمراہ لے اعدا کے مقابلے کا قصد کیا، لیکن رات
کی تاریکی کے سبب لشکر والے اپنے بیگانے کو نہ پہچان آپس ہی میں لڑ پڑے،
اُس وقت امام خان قندھاری اور سپہدار میر محمود شیرازی اپنی فوجون سے
دشمن کا رستا چھینک بھر متدور اُنھین مار ہٹاتے رہے یہان تک کہ آخر کو وے
دونون شہید ہوے، اِس عرصے مین جنریل میڈوسن نے بڑی دلیری سے چڑھائی کر
شہر گنجام کا قلعہ اور لال باغ جو خندق اور کھائی کے سبب نہایت حصین و استوار تھا
پر اُس شب اُس کی برجیان دیوان مہدی علی خان کے فریب سے جس نے
حصار کے دروازے پر اُس کے پاسبانون کو تقسیم مشاہرہ کے بہانے
بدون حکم حضور کے اکٹھے کیا تھا خالی پڑی تھین ایک ہی حملے مین لے لیا، سلطان
نے جب یہ خبر سنی آپ تو ساری فوج سمیت دارالسّلطنت کی طرف
کوچ کیا اور دو اسد اللّٰہی رسالون کو اُس مورچے کے چھڑالینے کے واسطے
جسے انگریزون نے رات کے وقت لے لیا تھا تعینات فرمایا، جب روز روشن ہوا
وے شیران بیشۂ ہیجا مورچے پر حملہ کر قلعے کے پاس جا پہنچے، لیکن چونکہ گورنر
جنریل بہادر وہان موجود تھا اُس کے سپاہیون نے اُن بہادرون کو وہان تک پہنچنے
نہ دیا، ہر چند کئی بار اُن لوگون نے حملے کیے پر کچھ مفید نہوا، اکثرون نے جام شہادت
کا پیا، باقی جو ان قلعے مین پھر آئے، سلطان نے قلعۂ دارالسّلطنت کی اطراف و
جوانب مین توپ و منجنیق اور نوع بنوع کے آلات آتشبار نصیب کر ہر ایک

جانب پاٹ بانون کو ہتھاسوار سب میسور کو روانہ کر دیئے، دو پہر دن ڈھلے پرسرام اور ہری پنڈت تو دونون اپنا لشکر لے چرکولی کی نواح مین آاُترے اور فولاد جنگ و شیر الملک نے اپنی فوجون سمیت موتی تالاب پر پہنچ کے ڈیرا کیا، چونکہ سب کو معلوم ہو چکا تھا کہ زمانہ محاصرے اور مقابلے کا طول کھینچیگا، خاتمہ جنگ کا سہج مین نہین ہوگا اور ایک خلقت ماری پڑیگی، نظر برین تینون امیر ہم عہد اپنے اپنے واسطے مصالحے کی فکر مین تھے، اور گورنر جنریل بہادر ایک مورچہ توگنجام سے ورے قلعے کے دکھن اور دوسرا قلعے سے پورب ندّی کے اِس پار بنا جنگ کو آمادہ ہوا، سلطان نے ایسے تین قوی عدو کے ساتھ ستیز و آویز صلاح وقت نجان بعضے خیر اندیشون کی مصلحت و راے پر گورنر جنریل بہادر کے پاس وکیلون کو معہ بہت سے تحفے ہدیون کے بھیجا، تا وے میل ملاپ کی بنا ڈالین، چنانچہ اُن کے پہنچنے پر گورنر بہادر نے سلطان کے ساتھ مصالحہ کرنے کو غنیمت سمجھا پر جنریل میڈوس اِس امر میں راضی نہو کر بڑی ردبدل کے بعد سپہسالار سے رخصت لے لرھ سنار پیتا کی نہر پر چڑھ دوڑا، وہان سید غفار سپہسالار قدم استقلال از فوج اعدا کے سنمکھ ہو بہادرانہ کوششین کر آخر اُن پر غالب ہوا، حریف عاجز ہو کر پچھلے قدم ہٹ گیئے، لیکن پھر دو ساعت بعد جب سپاہ منصور کھانے کھانے مین مشغول اور دشمن کے حملے سے غافل تھے انگریز کے سپاہیون نے قابو پا کے اکبارگی ہلّا کیا اور سہج مین سپاہ منصور کو پاشیدہ کر اُن کی جگہہ لے لی، اِس پر سید حمید اور فاضل خان سپہدار اپنی جمعیت سمیت اُس سپہسالار ہزیمت خوردہ کی مدد کو پہنچے اعدا پر ایک بہادرانہ حملہ کر اُس مورچہ پر و اُس کی جگہہ پر پھر قایم کیا، انگریزون کے دو ہزار سپاہی مارے پڑے، باقی

اپنے لشکر کی طرف چلے گئے، اُسی رات کو جنریل میدوس سے اپنے ڈیرے مین آکر پسطول بھر کر اپنے اوبر سر کیا پر گولی اُسکو نہ لگی، تب وہ دوسرا طپنچا طیار کر کے چھوڑنے پر تھا کہ اتنے مین کرنیل مالکم جنریل اجنط نے پہلی ہی آواز سن اُسکے خیمے کے اندر جا کر پسطول اُسکے ہاتھ سے لے لیا اور اِس سرگذشت سے سپہسالار کو آگاہ کر دیا، تب سپہسالار نے اُس کے ڈیرے مین جا کے اُس کا ہاتھ پکڑ کر یہہ کہا کہ ہرچند قلعے کا تسخیر اور سلطان کا اسیر کرلینا کچھ دشوار نہین، مگر چون سرداران ہم عہد جو سلطان کے ملک و مال مین کمپنی کے ساتھ شرکت رکھتے ہین کمپنی کا بہت ہی کم فایدہ نظر آتا ہی اِس لیئے میری دانست مین تو بہتر تدبیر یہہ ہی کہ سر دست اُسسے صلح کر لین، اِتنا سن کر جنریل تسلّی پذیر ہوا، قصّہ کوتاہ تینون ہمعہد سردارون کی صلاح و مشورے سے مصالحے کی صورت اِس طور پر ٹھہری کہ سلطان تین کرّور کا ملک اُنھین چھوڑ دے اور نقد تین کرّوڑ روپیے دے، اور اِن روپیون کے وصول ہونے تک دو شاہزادون کو بطور اوّل کے گورنر جنریل بہادر کے پاس بھیج دے، خیر سلطان دور اندیش نے جو نکہ اپنی سلطنت کے تمام کارخانون مین نمک حرام ارکان دولت کی سستی و غفلت کے سبب سے خلل دیکھا بہ مجبوری موافق اِن شرطون کے بارامحال، سلیم، انور انگری، سنکلی درگ، دنڈیگل، کلیکوٹ وغیرہ ملک انگریزون کو، اور کرّپا، تارپتری، پارمری، بلّاری وغیرہ، نواب نظام علی خان کو، اور تنب بھدر اندّی کے اُسپار کا سارا ملک مرہٹے کو حوالے کر نقد کرّور روپیے تحفون ہدیون سمیت بھیج دیا، اور حسب الطلب گورنر جنریل سلطان عبدالخالق اور سلطان معزّالدّین کو بڑے تجمّل و حشم سے غلام علی خان کی اتالیقی مین، اور مہر علی رضاخان کو ایلچیگری مین اُس کے پاس روانہ کیا، انگریزون کے شرکا اپنے

جہے نکے روپئے لیکر اپنے ملک پھر گئے، گورنر بہادر نے معہ شاہزادگان بلند اقبال مدراس کی طرف کوچ کر کرنیل دفطن کو شاہزادون کا فانسامان مقرّر کیاجو اُن کی فرمایشات بااعزاز واکرام بجالایاکرے، انگریزکی جانب نکے پاسبان کل سلطنت خداداد سے برخاست ہو کر بارا محال وغیرہ کے انتظام و بند و بست کے لئے روانہ ہوئے، سارے ملک مین امن چین ہو گیا، جب جنریل بہادر مدراس جا پہنچا تو اُس نے قلعے کے اندر ایک امیرانہ حویلی شاہزادون کی اقامت کے واسطے خالی کروا اُنھین اُس مین رکھا اور سارا ضروری اسباب ولوازمہ طیار کروا دیا، نواب محمد علی خان بھی شاہزادون کی دل جوئی و خاطرداری کرتا اور نت نئے میوے ہدئے بھیج بھیج دوستی کو بڑھاتا تھا،

کوچ کرنا سلطانی فوجون کا اطراف کے راجاؤن کی تنبیہ کو، بند وبست ممالک محروسہ کا، قلعۂ دارالسّلطنت کی تعمیر معہ اورحالات سن بارہ سی سات ھجری کے،

سی تاریخ سے کہ تینون امرا نے ہم عہد (یعنے انگریز، نظام علی خان، مرہٹے) پنے اپنے ملک کو گئے، سلطان عالیشان ممالک محروسہ کی مُہمّات اور تفتیش حوال مین اپنے عمّال اور کارگزارونکے متوجہ ہوا، جب اُن مین سے ہرایک کے ماون کا اُسنے حساب لیا اور تقریباً دریافت کیا کہ مہدی خان مدارالمہام، کرناٹک کے کئی ساہوکارون اور دوسرے نمک حرامون کے ساتھ متفق ہو اطاعت کی رسے پانو باہر نکال کر چاہتا ہی کہ اپنے آقا کی سلطنت کو تباہ کرے، انہین لم بختون کی صلاح سے، تو پین جن جن ریت کیچڑ بھری گئی تھی عین جنگ کے

وقت بیکار پڑی تھین، پس ایک ایک کے عملون کی سزا دے کر گھر اُن ناعاقبت اندیشون کے لٹوا دیئے، لیکن میر محمد صادق علی کہ ایک ہی نمک حرام اور ظالم نافرجام تھا پھر منصب دیوانی پر قائم ہوا، گویا گرگ مردم خوار کو شبانی ملی، تب وہ قابوچی گرگ کہن جو اپنی معزولی کے وقت سے عداوت قلبی سلطان کے ساتھ رکھتا تھا اکثر برا نے وفادار خان خوانین امیرون سرداروں کو ہیچ پوچ دلیلون سے سستی و غفلت کی تہمت لگا حسب الحکم والا قتل کرنے لگا، اُنہین دنون بعضے امیرون اور جاسوسون نے حضور عالی مین خبر پہنچائی کہ دارالسّلطنت کے اُتّر جانب ہر ایک اطراف و نواح سے مفسدون اور جبّارون نے بغاوت پر سر اُٹھا فتنہ و فساد کا قدم بڑھا ممالک محروسہ کے رعایا کی اذیّت و ضرر پر کمر باندھی ہی چنانچہ ترنبنسی راجاؤن کی طرح ایک شخص نے اپنے تئین مرگسی راجاؤن کی اولاد مین ظاہر کر مدگیری عمل کر لیا اور دوسرا ارتن گیری لیکر سرگرم جنگ و جدال ہی اِسی اثنا مین سیّد محمد خان چیتل درگ کے آصف یا تحصیلدار اور دولت خان وہان کے فوجدار نے حضور مین عرضی گذرانی کہ ایک اجنبی آدمی جو بعضے کے نزدیک راجا ہرپن ہلّی کے علاقہ دارون مین ہی اپنے کو بسپانائک مقتول قرار دیکر سرداری کا دعوا کرتا ہی بلکہ اُس نے چار ہزار پیدل جوان جمع کر کے ہوچنگی درگ اور رکوتور گڑھ کو جو صوبۂ ہرپن ہلّی کے متعلّقات سے ہی اپنا مسکن و مامن ٹھہرایا ہی سلطان نے سنتے ہی ان خبرون کے سیّد صاحب کو تو بڑی جمعیت سے مدگیری وغیرہ کی جانب شقاوت نشانون کی تنبیہ کے لئیے اور میر قمرالدّین خان کو بڑی فوج کے ساتھ ہرپن ہلّی کے راجا بدبخت کی گوشمالی کے واسطے تعینات کیا، خان موصوف وہان جا اُس گڑھ

ووقف

لوسر لرہو چنلی درلب پر چڑھ دوڑا، تب سپاہ سلطانی کے دفع کرنے مین وہ
مکار سرکش قلعے کو غلّے اور جنگی آلات سے سج سجا دو ہزار پیدل لیکر
سات مہینے تک مقابلہ کرتا رہا، آخر ایک دن خان مذکور جوش مین آ اپنے
جوانون سمیت اُس حصار کے مسخّر کرنے کو سوار ہوا، بہادران نصرت مند
نے دشمنون کے جماؤ کا کچھ بھی کھٹکا نکر اُس مردود کافر سے کینہ کشی کا قصد
کیا، بلکہ نہایت پر دلی کی راہ سے فصیلون کنگرون پر چڑھ کر کوس و نقّارہ بجایا،
پر کافرون نے بھی خوب ہی جرأت کر داد جنگ کی دی اور خان مذکور کو زخمی
کیا، مگر آخر کار بہت سی پریشانی و سرگردانی اُٹھا کر اُس شقی کو چار سی کفّار
سمیت اسیر کیا شوم شنکر بھتیجا نائک مقتول کا جو مرہٹون کی پشتی کے
سبب ہرپن ہلّی کے اکثر تعلّقون کو عمل کرنا رائن گیرا مین رہتا تھا یہ خبر سن کر
دوڑ آیا، خان موصوف نے تھوڑے اسیرونکو عبرت کے لیئے ہاتھ پانو کاٹے
اور بہتون کو خوجا کروایا اور ہرپن ہلّی وغیرہ پہاڑ کے قلعون کو ڈھا کر وہان سے
مراجعت کی، بسیر جنگ صوبہ دار جو چیتل درگ مین پناہ کے لیئے آرہا تھا اُسنے
اُن اطراف کا قصد کر آنی گنڈی اور کنکگری مین اپنا دخل کرلیا، بلکہ کنکگری کے
راجا ہری نائک کو بھی قولنامہ بھیج کر بلوا اور اُس کے تعلّقے کی واگذاشت
کی سند معہ خلعت اور ایک ہاتھی چاندی کی عماری سمیت دے کر اُسے مطیع
کیا چنانچہ نایک مذکور بندگان سلطانی مین داخل ہوا اور سیّد صاحب
موصوف اکثر گمراہون کے کان ناک کاٹ پھر آیا اور سیّد حمید سپہدار اپنے
حسن خدمت کے عوض نوبت نقّارہ فیل معہ سنہری عماری اور نواب کا
خطاب پا کر حیدر نگر کا ناظم مقرّر ہوا، قصّہ کوتاہ اُس اطراف کے حکّام کو جب
یقین ہوا کہ سلطان عالیشان سے عداوت رکھنی اپنے پیرون پر آپ کلھاڑی

مادنی ہی ، اِس لیئے اپنی حرکتون سے نادم ہو فرمان بردار و مطیع ہو گیئے ، اور بنگور کا راجا بہ سبب گورنر جنریل بہادر کی سفارش کے لاکھ روپہی سالیانہ خراج واگذشت کی شرط پر اپنے تعلّقے کی سند حضور سے پاکے اپنے راج مین بحال رہا ، اُنہین دنون سلطان عالیشان نے سلطنت کے عمدہ کار پردازون اور عاملون کی تغیر و تبدیل موقوف کر ایک معقول تدبیر ٹھہرائی کہ ہر برس تعلّقون اور پرگنون سے آصف لوگ اپنے اپنے دفتر کے عملے فعلے سمیت ذیحجہ کے مہینے کے اندر ، بارگاہ سلطانی مین حاضر ہو عید قربان کی نماز ادا کرنے کے بعد ، منبر کے سامھنے ، قران شریف سر پر لیکر اِس بات کا مچلکا دین کہ آیندہ ہم سب کے سب زتہار حاصلات کے روپہی مین خورد برد اور اُسکے بھیجنے مین تاخیر نہین کرنے کے اور البتّہ غریب غربا رعیت پرجا کو بھی نہین ستائینگے بلکہ منہیّات کے تارک ہو کر امانت و دیانت سے صلاح و سلامت روی کی چال اختیار کرینگے ، اگرچہ یے خدا فراموش یہان تو اِن شرطون پر راضی ہو خدا کا کلام درمیان لا عہد و پیمان کرتے لیکن جب اپنے پرگنون پر جاتے تو وہان سب دین و ایمان کا پاس یکسو رکھ وہی ظلم و ستم قدیم کو عمل مین لاتے ، اِس لیئے سلطان نے کہ بالطّبع اُس کو ہندؤن کی قوم سے نفرت تھی اہل اسلام کو جو لکھنے پڑھنے مین فی الجملہ سواد رکھتے تھے جمع کر اُن کو میرزایان دفتر اپنے دیوان کا بنایا اور بالکل دفتر خانون کا حساب کتاب فارسی خطون مین مقرّر کروائے ، اور علی ہذا القیاس اپنی سلطنت بھر مین ہر پرگنے پر اُنھین مین سے ایک آصف یا تحصیلدار اور ہر ایک محالون مین جہان سے ہزار ہون کی آمد تھی جدا گانہ ایک ایک عامل ، سررشتہ دار ، مجموعہ دار ، مین ، خزانچی مامور کیا اور ہنو و قانون گویون کو ایک قلم موقوف ، لیکن نبھی یے سیانی قوم اپنی معاملہ دانی کے سبب (بے اِس کے کہ اُن کا حال

ووف

حضور مین معلوم ہو عاملون اور آصفون کے ساتھ لگاوٹ ملاوٹ کر کاربار
عملداری مین دخل کرنے سے باز نہین آتے تھے یہانتک کہ آصف اور عامل
لوگ ملکی بندوبست کا بار اُنھین پر ڈال کر آپ تو رات دن ناچ راگ مین
مشغول رہتے اور اِدھر یہ نامنجار سارے تعلقون کو خاطرخواہ تاراج کر آدھون
آدھ محاصل تو آپ اُڑاتے پڑاتے اور آدھا آصفون کے پاس
پہنچاتے، ہرچند اُن کے اِس خوردبرد کرنے کے اخبار خارج سے حضور مین
گوش گذار ہونے پر سلطان اِس راہ سے کہ اُن دنون اُنھین ظالمون کا دور دور تھا،
دیدہ و دانستہ طرح دے جاتا، علاوہ اِس کے وہ دین پناہ دنیای دون سے ایسا دل
برداشتہ تھا کہ اُمور ملکی مین اُن دنون چندان توجّہ بھی نہین رکھتا، اکثر اوقات
نماز و تلاوت قرآن اور تسبیح و وظیفے مین اشتغال رکھتا اور بے نمازون اور بدکارون
کو دل و جان سے دشمن جانتا، عاملون اور قلعدارون پر اِس مراتب کی تاکید
کے باب مین فرمان صادر فرماتا، چنانچہ ایک فرمان فارسی عبارت مین لکھا ہوا
سن ۱۷۹۲ء کا جس پر مہر بھی اُس بادشاہ دین پناہ کی تھی کلکتّے مین برٹش کرسپ
اِسکویر نے کرنیل جان مارس صاحب کے حکم سے انگریزی مین ترجمہ کیا تھا جس کا
خلاصہ یہ ہی کہ ہر ایک عاملون اور قلعدارون کو چاہیئے کہ کیفیت مشاہرہ مقرّری
اور زمین معافی یعنے لاخراجی قاضیان شہر وغیرہ اور مسجدون کے خطیبون اور
موذّنون کی حضور مین بھیجے اور مطابق سند اُن سبھونکے عمل کرے اور داتی
مسلمانون کے لڑکونکے اکتّھا کرنے اور علم سکھانے مین سعی و اہتمام کرے
اور دین لین کے باب مین ایمانداری اور راستکاری اختیار کرے اور احوال
لڑکون کے تربیت اور تعلیم کا حضور مین بھیجے اور قاضی مسئلۂ سکھانے مین
دین اور اسلام کے مشغول رہے اور نئے مسلمانون کا نام اسامیون مین داخل

اسلام کے لکھے اور سوائے قاضی کے دوسرا کوئی مسلمان نہ رہے اور
جہان مسجد نہو وہان پانچ گنبد والی مسجد بنواوے اور خطیب کی تنخواہ دس
ہون مقرّر کر بعوض تنخواہ کے اِسقدر زمین دیوے کہ محاصل اسکا برابر تنخواہ کے
ہو اور علاوہ اُسکے اِس قدر زمین وقف کردے کہ حاصلات سے اُسکے روشنی
اور فرش وغیرہ مسجد کی بخوبی انجام پاوے اور مسلمانون کے لڑکے بالونکی
تربیت اور تعلیم کے لیے اور پانچ وقت نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے واسطے
رہنے والون پر وہان کے تاکید کرے اور اگر کوئی رعیّتون مین سے مسلمان ہووے
تو اُسسے خزانہ باغ اور شالی زمین کا لے اور خراج اُسکے رہنے کی زمین کا معاف
کرے اگر وہ نومسلم تجارت پیشہ ہو تو اُسسے سوداگری کے مال کا بھی محصول
نلے القصّہ جب سلطان عالی ہمّت بسبب تعصّب دین و نہایت مصروف ہونے
سے امور دینی کے مہمّات مین شہریاری اور عاملون وغیرہ کے تدارک
و تفتیش سے دست بردار ہوا تب سب اپنی اپنی جگہہ پر بیباک
ہو گئے اور چونکہ اُس سلطان دین پناہ کی تمامتر یہی نیّت تھی کہ سارے
اہل اسلام اُس کی فیض بخشی سے بہرہ ور ہون اور چھوٹے لوگ
بھی اِس طبقے کے بڑے درجون پر ترقّی کرین اِس جہت سے اُس کی سلطنت
مین بہت سے رخنے پیدا ہوئے بالکل عمائد و خوانین بدظن ہو آپس مین مل
مصدر فساد و شر کے ہوئے میر صادق مذکور تو جہات خسروانہ کے
باعث سب چھوٹے بڑے پر اپنے مکر و فریب کا سکّہ چلانے لگا یہانتک کہ
رفتہ رفتہ سارا ملک اور تمام سلطنت کے مہمات اُسی کے اختیار مین
ہو گئے جب وہ اِس درجے کو پہنچا تو ایسا عُجب و رعونت اُس کے دماغ
مین سمایا کہ اکثر ملکی و مالی مہمّون کو بغیر مرضی سلطان کے فیصل کرنے لگا

ووصف

سر تا سر ممالک محروسہ مین فتنہ و ہنگامہ مچا ۔ بڑے بڑے امورات اپنی خاطرخواہ انجام کرنا سحر و نیرنگ کے زور سے سلطان کو مسحور کر در و بست سلطنت کے بند و بست مین کسی کو دخل نہ دینا ۔ صوبون مین بیہودہ و بیجا حکومتون کا فرمان بھیجنا ۔ کارخانجات شاہی کی خبرین ۔ رعایا کا احوال ملک کے واقعات و واردات حضور مین گذرنے نہ دینا ۔ سلطانی ہواخواہ سب کے سب بہ رنگ ڈنگ دیکھ تنگ آئے ۔ صلاح نیک کے بتانے اور کلمۂ خیر کے کہنے سے خاموش ہوئے ۔ اُنہین دنون مین سلطان نے قلعۂ دارالسّلطنت کے بنانے کا ارادہ کر بطرز نو اُس کی بنیاد ڈالی اور پرانے قلعے کو توڑ کر دریا کی جانب ایک حصار سنگین معہ گہری کھائی اور برج و فصیل کے اور دکھن کی طرف پانچ حصار استوار بنا کیا ۔

بخیر و عافیت مراجعت کرنا شاہزادون کا سن بارہ سی آٹھ ہجری مین مدراس سے ۔ مقرر ہونا کچہریون کا اسمای حسنا کے حساب سے ۔ سرفراز ہونا اراکین کا میرمیزان کا لقب پا کر ۔ آنا ایران کے شاہزادے کا غربت و آوارگی کی حالت مین ۔ سرانجام پانا شاہزادون کی شادی کدخدائی کا با دیگر وقائع جو اِس شادی کی ابتدا سے لیکر بارہ سو بارہ تک ظہور مین آئے ۔

جب وے دونون شاہزادے ایک برس کئی مہینے چیناپٹن مین مخالفون کے پاس رہکر اُنھین اپنے ساتھ موافق بنا اور میعاد کے روپی مقام ادا مین لا پدر عالی مقدار کی قدمبوسی مین حاضر ہوئے ۔ شاہ دین پناہ نے اُن کے

ساتھ آنے والون کو نوازشات خسروانہ سے سرفراز کر رخصت کیا اور بزم شادی و سرور آراستہ کر سب امیرون اور منصبدارون کو الطاف شاہی اور مناصب عالی سے معزّز و ممتاز کیا ؁

مثنوي

بیفزود شان پایۂ عزّ و جاه بانعام شہ گشت خرّم سپاه
همہ خوشدل و شاد و خرّم شدند ز بار عطا جمانگہ خم شدند

عمده اور نامی ملازمون نے مہر میران کا خطاب پایا، سلطانی کارخانون کی کچہری اسمای حسنی کے شمار سے جو ننانوے ہین بنی؁ اور ہر کچہری پر ہزار سپاہ تعینات ہوئی؁ اکثر مشائخ پیرزادے جو سپہگری کے فنون مین محض ناواقف تھے بارگاہ سلطنت مین پیش و سُرخرو ہو کر مہر میران اور صاحب نوبت و نقّارہ ہو گئے؁ موتی اور جواہر کے طرّے بھی جڑاؤ پدک سمیت اُنھین ملے؁ اِسی اثنا مین شاہزادہ ایران بسبب آقا بابا خواجہ سرا کی بیوفائی اور استیلا کے اپنا ملک چھوڑ غربت کی منزلین طی کر حضور مین شاہ دین پناہ کے آیا؁ اُس دریا نوال نے سلوک و مدارات شاہانہ کی یا سہ اریان کر پوشاک خوراک فرش فروش اور امیرانہ اسباب کے علاوہ؁ دس ہزار روپیہ ماہواری اُس کے واسطے مقرّر کیے؁ اور چونکہ تمامتر اُس عالی ہمّت کی یہ خواہش تھی کہ سلاطین اہل اسلام باہم متّفق و موافق رہیں اِس لیے اُسنے بغرض بارادۂ خالص اپنے کتنے ایلچیون کے ہمراہ بہت سے تحایف اور افیال کوہ شکوہ او ز ایک نامہ محبّت بنیاد کمک و امداد قبول کرنے کے باب مین والی کابل زمان شاہ درّانی کے پاس روانہ کیا؁ جسپر اُس بادشاہ عالیجاہ نے بھی اُن قاصدون کو گرانمایہ خلعتین اور بہت سا انعام و اکرام عطا فرما کر وہان کے تحفون ہدیون اور اُس مکتوب کے جواب

وصف

(۵۹۷)

جیت جو امور محبت کلی و دوستی اور صداقت کی استواری پر مشتمل تھا
رخصت کیا۔ انہیں دنوں سلطان نے باقتضائے اخوت دینی ایک ہی دسترخوان
عام پر اپنے سب خوانین و امیرون کے ساتھ شیر برنج ماحضر نوش جان فرما کر
زبان مرحمت بیان سے یہہ ارشاد کیا کہ چونکہ ہم تم سب کے سب دینی بھائی ہیں
لازم ہی کہ شریعت کا پاس کرکے کینے کو سینے سے نکال کر زبان و دل سے
باہم متفق رہیں اور فی سبیل اللہ جہاد کے لیئے شہادت کی نیت پر کمر ہمت
کو باندھیں بعد اسکے سب کو لال لال خلعتیں عطا کر فرمایا کہ یار و بہادر و اسیکو
جامۂ شہادت سمجھو لو۔ پر افسوس کہ وے سیہ دلان آخرت فراموش باوصف
اس قدر الطاف شہریاری کے خیر خواہی و وفاداری کی چال ہی بھول
گیئے۔ اب سلطان دین پناہ کی خوشی یہہ ہوئی کہ بتقریب کدخدائی
شاہزادگان اقبال نشان، جشن و نشاط کی مجلس آراستہ کرے چنانچہ
اِس امر خیر کے سامان و سرانجام کے باب مین حکم عالی صادر ہوا۔ سلطنت
کے کارپردازون نے سارا اسباب و لوازمہ طرب کا طیار و آمادہ اور
سب شاہزادون کے لیئے خاندان عالی کی صاحب عصمت نیک بخت بیٹیان ٹھہرا
کر بدستور شاہانہ انھیں تخت عروسی و دامادی پر جلوہ گر کیا۔ اِسی ہنگام
میمنت انجام مین ایران کا شاہزادہ حضور سے رخصت ہوا۔ جسکو سلطان
نے انواع طرح کی تواضع و خاطرداری اور بہت سے نقد و جنس کے
ساتھ وداع کر فرمایا۔ لازمہ محبت یہہ ہی کہ انتظام ایران کے بعد ہم تم
زمان شاہ سے اتفاق کر ہند اور دکھن کے بندوبست مین کوشش کرین
چنانچہ اُسنے بھی اِس امر کا اقبال کر وعدہ کیا۔ چونکہ قبل اِسکے اکثر
مہر صادق نطفۂ حرام کی زبانی کجروی اور بداندیشی مہدیون کی جو

فی الحقیقت نمک حلال اور جان نثار تھے اور اِسی لیئے وے لوگ اُس مردود حاسد کی آنکھون مین کانٹے کی طرح چبھتے تھے، حضور مین مذکور ہوئی تھی، سو ان دنون سلطان بسبب پاس خاطر اُس لعین کے اپنے ویسے فدائیون کو جورو لڑکے سمیت شہر بدر کیا، بعد اِسکے اپنی راے عاقبت بین کے فتوے پر سریرنگپٹن، کولار، ہسکوٹا، دیونہلی، صوبہٴ سرا، تنبجاور اور بڑے بالا پور کے باشندون مین سے قوم اشراف دس ہزار آدمی شیخ سید چن کر زمرہ خاص (جیسا انگلستان مین ملکی امورات کے انجام و انصرام کے واسطے پارلیمنٹ مقرر رہی) اُن کا نام رکھا، اشخاص اس گروہ کے بتدریج سر تا سر سلطانی کار خانون پر اقتدار پاکر دخل و تصرف بیجا کرنے لگے، چنانچہ ایک اُن مین سے میر ندیم تھا جو باوجود ناتجربہ کاری کے دار السلطنت کی قلعہ داری کا اختیار رکھتا تھا، سلطان کو تو اُس زمرے کے لوگون پر بڑا اعتماد تھا، حالانکہ وے ناتراشیدہ سے اگرچہ بحسب ظاہر اطاعت و فرمان برداری مین سرگرم رہتے پر درپردہ میر صادق ہی کا کلمہ پڑھتے تھے اور اِس نامعقول نے اپنے آقا کی سلطنت تباہ و خراب کرنے کے لیئے پہلے تو اکثر لشکر کے سردارون اور امیرون کی تنخواہیں گھٹانے اور اُنھیں اُن کے درجے سے گرانے کے سبب فوج کے توڑنے مین کمر باندھی، بعد اِسکے کلام اللہ درمیان دے سلطان کے دل کو اپنی طرف سے بے کھٹکے کر سارا دربار کا دربار اپنا کر لیا یہانتک کہ میر عرض، بعضے مصاحب اور امیر و صغیر اور کال نقیب و یساول، ملازم و جاسوس وغیرہ کوئی بے اُسکی صلاح و مرضی کے حضور مین کچھ عرض معروض نکرتا، عرضیان خواہ ملکی خواہ مالی متعلقات کی جو ممالک محروسہ سے پہنچتین بغیر حکم عالی کے وہ آپ ہی پڑھکر

ما آر ڈالتا اور اپنی طرف سے کچھ لکھکر حضور مین بھیج دیتا ٬ دوسرا امیر آصف
میران حسین جو ایک ہی ماخولیاز ناکارہ شراب خوار تھا کہ تعلّقون اور محالون
کے درمیان ننگی طوائفون کے کندھے پالکی پر کچہری مین پھرا کرتا بلکہ کبھی
نوّالون اور لولیون کو بلوا اُنکو ننگا کروا آپ بھی وہ مسخرا اُن کے ساتھ
اسی ہیئت سے اس سوانگ مین شریک و شامل ہوتا ٬ انہین
ناسون کے اقتدار و اختیار دینے کے سبب ملک و سلطنت کے انتظام
بن ایسا اختلال آیا کہ باج و خراج کا آٹھوان حصّہ بھی خزانے مین داخل نہوتا ٬ فرامین و
روانجات دارالسلطنت کے سوا اور صوبون تک پہنچنے نپاتے ٬ اسی
یاّم مین تندوجی وا اگر مرد بہادر چار سی دو اسپہ سوارون سے مرہٹےّ اور
نظام علی خان کے ملک اور ممالک محروسہ مین اپنی بہادری اور نہب و تاراج کا
ڈنکا بجا رہا تھا ٬ سلطان نے اُسے بلوا بھیجا ٬ چنانچہ وہ اپنے سوارون صمیت
حضور مین آ زمرے مین امیرون کے داخل ہوا پر شیطان مجسّم میر صادق نے
اُسکے گرانے مین سلطان کی نظرون سے ایسے حیلے اُٹھائے کہ آخر کو اُس
بیقصور کی طرف سے بد گمان ہو کر حضور اعلا نے اُسے مقیّد اور سلیمان
کر ملک جہان خان بہادر شیر جنگ خطاب دیا اور اُسکے سوارونکو
لشکر ظفراثر مین بھرتی کر دس روپیہ روز اُن کا مقرّر کیا ٬ اور جب کچھ دنون
بعد اُس بیگناہ کو سوارون کی کچہری کا کام تجویز کر اُسکی مخلصی کرنے کو فرمایا
سب وزیر کژدم نہاد ٬ نیش زنی کی راہ سے حضور مین یون عرض پرداز ہوا ٬
کہ ایسے دلاور کو اس کام کا مختار کل بنانا مالکداری و شہریاری کے
مصالح سے دور ہی ٬ خدا نکرے اگر اُسّے کسی طرح کا شر پیدا ہو تو
پھر تدارک مشکل ہوگا ٬ یہہ التماس اُس مردود کا درگاہ سلطانی مین مقبول ،

ہوا اور وہ خیر خواہ ترقی طلب بدستور سابق زندانی کیا گیا، حاصل کلام وہ پاپید اپنے فسون کا ایسا اثر دیکھ ہر ایک کام مین اپنے مطلب ہی کے موافق عمل کرنے لگا، چنانچہ غازی خان رسالدار کو بھی جو بلاشبہہ وفادار جان نثار تھا بیوجہ اُس حرامی نے مشیر الملک کے ساتھ سازش کی تہمت لگا سلطان کے حکم سے مقیّد و اسیر کیا،

فوجکشی کرنا جنریل هارس کا سریرنگپٹن پر بموجب حکم لارڈ مارنکٹن بہادر اور مشورے ابو القاسم خان شوشتری اور مشیرالملک بہادر دیوان حیدرآباد کے، لڑائیان واقع ہونی سلطان اور اِس سپہسالار کے درمیان، مسخّر ہوجانا دارالسّلطنت کے قلعے کا، شہید ہونا سلطان کا چوسن بارہ سی تیرہ میں واقع ہوا،

اُن دنون سلطان عالی مقام نے (جو ملکی کامون کو بے صلاح و مشورہ انجام کیا کرتا اور اِس باب مین خیر خواہونکا کہنا سننا اُسکی جناب مین مقبول نہین ہوتا تھا) دو سفیر تحفے ہدیون سمیت ایک کو زمان شاہ کے پاس معہ خط محبّت نمط بھیجکر آئین دوستی تازہ کیا اور دوسرے کو سلطان روم کے حضور مین روانہ کیا، اسی عرصے مین مورس بندر سے کئی فرانسیس جن کا موشیر بوسسی سر غنہ تھا حضور مین آن پہنچے، چونکہ انگریز اور فرانسیس کے درمیان سات برس سے اُن کی ولایتون مین جنگ وحرب کا ہنگامہ برپا ہو رہا تھا اِس لیئے یہان اُن فرانسیسون کے وارد ہونے سے انگریزون کے دل مین دھڑکا پیدا ہوا چنانچہ اُن لوگون نے ڈر کر سلطنت خداداد کی بیخکنی کے لیئے تدبیرین

اور فرانسیس کے آنے کو اپنے چڑھائی کرنے کا بہانہ ٹھہرا مشیر الملک اور میر عالم کی صلاح سے شرح وار یہہ روداد لارڈ مارنگٹن بہادر کے پاس جو کلکتے مین تھا لکھہ بھیجا، لارڈ ممدوح تو ایسی فرصت کے وقت کا طالب ہی تھا جھٹ پٹ گورے کی چار پلٹن ہمراہ لے شعبان کے مہینے مین مدراس مین داخل ہوا اور یہان سے اُسنے فوجین اکٹھی کر جرنیل ہارس کے ساتھہ سریرنگپٹن کو مسخّر کر لینے کے قصد پر آگے روانہ کر دین، اُدھر حیدرآباد سے کرنیل راپٹ اور کرنیل ڈالس بھی چار پلٹن سمیت آکر جنریل مذکور سے ملحق ہو گئے، اور میر عالم آٹھہ ہزار سوار ساتھہ لے اور روشن رای معہ چھہ پلٹن، انگریز کی فوج مین آملے، اب لارڈ موصوف نے اتمام حجّت کے لئے حضور مین سلطان کے پی در پی کئی مکتوب اِس مضمون کے بھیجے کہ اتّفاق و دوستی کے آئین مین عہد شکنی پر کمر باندھنی جایز نہین، مقتضا محبّت و خلوص کا تو یہہ ہی کہ پہلے تو اِن کئی فرانسیس تازہ واردون کو اِس مخلص کے حوالے فرمایئے، اور دوسرا التماس یہہ ہی کہ انگریز بہادر کی طرف کا وکیل بارگاہ سلطانی مین حاضر رہا کرے، اور تیسرا یہہ کہ کوڑیال بندر، منگلور تھاور وغیرہ قلعے جو جہازون کے آنے جانے کی جگہین ہین سرکار انگریز بہادر کو چھوڑ دیجیئے، اِن اِلتماسون کا پذیرا ہونا کمال میل ملاپ کا باعث ہوگا، خیر اِس درخواست کا منظور کرنا تو مشکل نتھا، لیکن چونکہ میر صادق کم بخت کے ورغلانے کے سبب مزاج عالی طریق مصلحت اندیشی سے بہک رہا تھا ایک بھی اُن خطون کا جواب بھیجا نگیا، تب جنریل مذکور، لارڈ صاحب کے حکم بموجب، جنریل فلایڈ اور جنریل برجس وغیرہ سمیت رمضان شریف کی دوسری، سن ۱۲۱۳ مین کوچ در کوچ راے کوٹے مین آپڑا، بعضے خود غرض اور میر صادق کذّاب نے جناب والا مین عرض کیا کہ

انگریز اور نواب نظام علی خان جسکے ہمراہ کل ہم چار پانچ ہزار جوان ہونگے چڑھے آتے ہیں پر اقبال شاہی سے خیریت یہہ ہی کہ حاکم پونان اُن سے نہیں ملا ہی سلطان نے یہہ خبر سن کر پورنیا میر میران کو فوج سنگین کے ساتھہ اور دوسرے میر میراؤنکو دشمنون کے مقابلہ کرنے کو روانہ کر یہان آپ بھی امیران اور سپاہیان جنگجو کے جمع ہونے کے باب مین حکم دیا جب میر میران مذکور انگریز کے لشکر کی جانب متوجہ ہوا سوار اُسکے منتشر ہو کر جنگل کے آسرے مین آ کھڑے ہوئے اور اِدھر انگریز کے رسالے جنگ کو مستعد ہوئے تب سلطانی جوان بھی حلقہ باندھ حرب و ضرب پر آمادہ ہو گئے جنرل بہادر نے آنیکال کی نواح مین ڈیرا ڈالا تھا کہ سلطان کے سوارون نے اُسکے بتا قدارون پر دوڑ مار اکثرون کو تہ تیغ کیا جسکے بدلے بچارون نے شاباشی اور تحسین کی جگہہ میر میران سے گالیان انعام پائین کہ احمقو کیون تمنے ایسی سبقت و جرأت کی اِس لعن طعن سے وے سب کے سب تاڑ گئے کہ سردار نہین چاہتے ہیں کہ ہم لوگ جانفشانی کی راہ سے دشمنون کے ساتھہ لڑین بناچار اُن بہادرون نے اُس دن سے لڑنے کا قصد چھوڑ پنڈارون کی طرح فوج اعدا کے آگے پیچھے چلتے القصہ جب سارا لاؤ لشکر علم شاہی کے سائے تلے اکٹھا ہوا سلطان نے تختگاہ سے کوچ کر چن پٹن کے سواد کو خیمہ گاہ بنایا کیونکہ اِسی راہ سے دغاباز قابو چیون نے انگریزی پلٹن کے آنے کا پتا دیا تھا پر وہان اور ہی پھول کھلا یعنے جنرل مذکور اُدھر سے پلٹ کر خانخان ہلی جا پہنچا سلطان نے یہہ خبر سنتے ہی الغارون گلشن آباد کی سرحد مین پہنچ اعدا کا ناکا کاٹ جنگ و حرب کا تہیا کیا اور حریف بھی مستعد جنگ ہوئے

حروف

نظم

صف جنگ آراستہ وان ہوئی — جہان مین قیامت نمایان ہوئی
ہوا گیر ہو کر غبار زمین — گیا تا سر سقف چرخ برین
ہوا بوق اور کوس کا یہہ خروش — کہ یکسر پریشان ہوا مغز و ہوش
مقابل ہوئی جب سپاہ عدو — تو باہم مبارز ہوئے کینہ جو
ہوا گرم ہنگامہ کشت و خون — ہوئی خون سے یکسر زمین لالہ گون
بہت دیر تک ضرب پر ضرب تھی — الٰہی قیامت تھی یا حرب تھی

ہرچند اُس دن وفادار اور خیرخواہ سردار لوگ جو سچے فدائی و جان نثار تھے اور میدان جنگ مین مارے جانے کو میر صادق سپہ کار کی حکومت کے عار سے افضل جانتے تھے' صف جنگ مین پانون جما جما دل کھول قرار واقعی لڑے اور بہادرانہ خونریزی کرتے رہے چنانچہ قریب تھا کہ معاملہ جنگ کا اُسی دن یکسو ہو جاے مگر خلاف یہہ ہو گیا کہ میر قمر الدّین خان کو سلطان والا شان نے اپنا معتمد و خیرخواہ جان کر غنیم پر حملہ کرنے کے لیئے مقرّر کیا اور وہان اور ہی مطلب تھا یعنے چونکہ اُس بدنہاد کو کار آزمودہ بہادرون کا ضایع و برباد کرنا منظور تھا اِس واسطے وہ سلطانی فوج کے چیدہ چیدہ جوانون کو ہمراہ لے جنرل بہادر کے توپخانے پر حملہ کیا مقابل ہوتے ہی آپ الگ ہو گیا' ساتھ والے اُسکے بندوق و توپ کی ایک ہی باڑ مین اُڑ گیئے' باقی ماندہ سپاہ وہان سے بچ نکلے' انگریز فتح پا کر خوش ہوے' اِتنے مین خبر آئی کہ بنبئی سے انگریزی کی پلٹن بکثرت لوازمہ رسد کا لیئے جنرل استوارٹ کے ساتھ دار السّلطنت کو چلی آتی ہی' تب سلطان نے یہہ تدبیر کی کہ کئی سردار کو معہ سپاہ جرّار دشمن کے سامھنے رکھ آپ اُسکے پیچھے سے ساری فوج معیت پہنچکر جنگ کا حکم دیا جس پر ایک جانب سے تو.

سیّد غفّار جو بہادری اور دولت خواہی مین بے بدل تھا حریف کے لشکر پر ٹوٹ
پڑا اور دوسری طرف سے نواب حسین علی خان نے جا کر بڑے ہی زور شور
سے جنگ و جدل کا دماما بجایا اور بہت سے میر میران نے بھی دشمنون کے
دفع کرنے مین بڑی بڑی کوششین کین یہانتک کہ مارے تلوار و توپ و تفنگ
کے اُنھین بھگا دیا'

بیت

ہوا اُس گھڑی اِسقدر کُشت و خون کہ حیرت مین تھا چرخ فیروزہ گون
ز دو کُشت اُسدم ہوئی اِسقدر کہ میدان ہوا بحر خون سر بسر

انگریز سامھنا کرنے سے عاجز ہو اپنے بعضے مال و متاع سے ہاتھ دھو جنگل
مین گھس گیٔے ' فتح مند بہادرون نے تعاقب کرنے مین خوب ہی سعی کی '
نواب محمد رضا خان حضور سے رخصت ہو کر شیرنر کی طرح اپنی جمعیت
سمیت اُن پر جا گرا قریب تھا کہ فوج مخالف بالکل تباہ ہو جاے لیکن
چونکہ خواہش ایزدی یہ تھی کہ اہل اسلام کی شکست ہو ' اتّفاقاً ایک
گولی نواب مذکور کو لگی ' جسّے فی الفور اُسکا کام تمام ہوا ' سلطان نے
اُسکی لاش دار السّلطنت کو روانہ کر آپ دشمن کے مدافعے پر کمر
باندھی ' اتنے مین جاسوسون نے خبر پہنچائی کہ اعدا کا لشکر مقابلے سے باز
آ کر کالیکوٹ کی جانب کوچ کر گیا ' اِس حال کے سنّے سے سلطان اپنے
دار السلطنت کو تشریف فرما ہوا اور جنریل ہاربس قلعے کے پچھم جانب
اُتر پڑا ' دوسرے دن انگریز کے رسالون نے ہلّا کر کئی مورچے نئے جو
سلطان کے حکم سے قلعے کے سامھنے بنائے گیٔے تھے لڑ بھڑ کے اکثر جوانون
کے نقصان ہونے کے بعد لے لیا ' اُسی دن نواب حسین علی خان نے صف

اعدا پر بڑی جوانمردی سے حملہ کر جام شہادت نوش کیا انگریز کے سپاہی
قلعے کے پچھم طرف ایک مورچہ بنا کر حصار کے توڑنے مین نہایت کوشش
بجالائے ٭ سلطان نے جب اُس فساد کے سبب جو دارالسّلطنت کے گرد بگرد
برپا ہوا تھا امورات سلطانی کا ہرج مرج معلوم کیا اور دارالسّلطنت سے نکل جانے
یا مصالحہ اختیار کرنے کو ہمّت و حوصلے سے شہریاری کے خلاف جان تقدیر
الٰہی پر راضی و شاکر ہو کر ننگ و ناموس کی غیرت سے محل سرا کے چارون
طرف ایک گہری کھائی کھدوا اور باروت بھروا طیار کروا رکھی کہ مبادا اگر پا سال
پڑ جاے اور قلعہ دشمنون کے ہاتھ آجاے تو اُسے آگ لگا کر اُڑا دے ٭
اُسکے زن و فرزند مخالف کے ہاتھ نالگین بعد اسکے حفاظت برج اور فصیل
دارالسّلطنت کے قلعے کی زمرۂ خاص پر چھوڑ خود بدولت و اقبال نے حرب و قتال
ارادہ کیا اور میر قمرالدّین خان کو جو ایک ہی شتر کینہ تھا بہت فوج کے ساتھ
انگریز کی پلٹن کے رسد لانے والون اور جو فوج کہ اُنکے کمک کو چلی آتی تھی لوٹ
لینے کے واسطے بھیج دیا ٭ اور یہہ بھی حکم کیا کہ شاہزادۂ کلان سلطان فتح حیدر
سب لشکر اور پورنیا میر میران وغیرہ سمیت کری کٹ کے میدان مین حرب
پیکار کے لئے مستعد رہے ٭ چنانچہ سلطانی سوار اِس حکم کے موافق کبھی کبھ
انگریز کی پلٹن کے اِدھر اُدھر گشت کرتے مگر لڑنے کے واسطے چونکہ اُن
سرداروں کا حکم نتھا افسوس کے مارے ہاتھ مل مل دانت پیس پیس
رہ جاتے ٭ قصّہ کوتاہ بنبئی کی فوج نے بہادر پور کے گرد نواح مین پہنچ کر نزول کیا
چونکہ غازیون کا سواے جہاد و حرب کے کچھ اور کام نتھا ٭ ہر روز و
مسلّح ہو فوج دشمن پر بے پروا جیسے شمع پر پروانہ ٹوٹ پڑتے اور اشرار کے
شعلہ فساد و شر کے بجھانے مین مردانہ کوششین کرتے ٭ چونکہ ہوا زمانے کی

اُلٹی بہی تھی، خلاف مطلب ہی اُن کے پیش آنا چنانچہ سیّد غفّار جو مہتاب باغ مین انگریزی فوج کا رستا روکے پڑا تھا میر صادق اور دوسرے مفسد و فتنہ انگیزون کی صلاح سے وہ جان نثار سردار وہان سے قلعے مین طلب ہو آیا اور دوسرا اُس کی جگہہ پر گیا، تب تو انگریزون نے اُسی دن ایک ہی حملے مین اُسے لیکر قلعے پر گولون کی بارش برسائی، سلطان نے اُس وقت موشیر بوسی کو حضور مین یاد فرما کر اُسّے پوچھا کہ اب کیا علاج کیا چاہیئے، اُسنے عرض کی کہ خاکسار کی دانست مین تو مناسب یہہ ہی کہ یہان حریف کے دفع کرنے کو لشکر تعینات کر آپ خاص سوارون کا دستہ اور خزانہ و زنانہ ساتھہ لے قلعے سے سرا اور چیتال درگ کی جانب تشریف لیجائیں، خواہ نمکحوار کو ساتھیون سمیت انگریزون کے حوالے کر دین جس مین کسی طرح یہہ بکھیڑا مٹ جاے نہین تو قلعے کی سرداری و پاسبانی اِس فدائی اور موشیر لالی کے ذمّے مقرّر ہو، سلطان نےجواب دیا کہ اگر تم سے شخص کی سلامتی کے واسطے ہماری ساری سلطنت بھی تباہ و برباد ہو جاے تو کچھ غم و الم نہین، بعد اِسکے خسرو والا مقام نے میر صادق نمکحرام کو بلوا کر قلعہ داری کا اختیار موشیر بوسی اور موشیر لالی کے سپرد کرنے کے مقدّمے مین صلاح پوچھی اُس پاجی نے اپنی خواہش کے موافق یون اظہار کیا،، جناب اقدس مین خوب روشن ہوگا کہ اِس قوم نے کسی کے ساتھہ وفا داری کا طریقہ نہین نباہا، آپ بیشک جان لیجئے کہ قلعہ کا اختیار انھین ملتے ہی اُس مین انگریزون کا دخل ہو گیا، کیونکہ بلحاظ جنسیت کے یے گورے گورے دونو ایک ہی ہیین، مثل مشہور ہی، سگ زرد برادر شغال، جب اِس طریق سے اُس کج رفتار موذی نے عمل خیبر مین بھانجی مار سلطانکو اُس راست رستے کے چلنے سے روک رکھا، اُس عالی شان نے فلک کی

طرف آنکھ اُٹھا ایک ٹھنڈی سانس بھر کر بول اُٹھا متوکلا علی اللہ ہرچہ مرضی مولی
برہمہ اولی، قصہ کوتاہ قلعے کی دیوار توٹنے تک کی بھی کسی نے حضور مین خبر نہ ی
آخر جب ذیقعدہ کی ستائیسوین کو خارج سے بعضے حرام خوارون کے قصور کی خبر
گوش مبارک مین پہنچی، اُسکے دوسرے دن صبح کے وقت سلطان نے کچ
نمکحرامون کا نام خط خاص سے ایک کاغذ پر لکھ اور اُسے لپیٹ کر امیر معین الدین
کے ہاتھ مین دیا اور بتاکید ارشاد کیا کہ آج ہی کی رات اِس حکم کو بجالایا چاہیئے
جسمین کارخانہ سلطنت کا قائم رہے، وہ بیچارہ فلک ستمگر کی کجرویون سے
بے خبر عین دربار ہی مین اُس نوشتے کو کھول کر دیکھنے لگا، قضا کار سلطان
فراشون سے ایک فراش جو لکھنے پڑھنے کا سواد رکھتا تھا اور وہان حاضر تھا
کہین اُس نے کن انکھیون سے دیکھ لیا کہ سب سے پہلے اُس جھوٹے نمکحرام
میر صادق کا نام لکھا تھا ترنت یہہ خبر ہو بہو اُسے پہنچادی کہ حضرت سلامت
دیکھتے کیا ہمین، آج رات کو آپ کے اندھا بنانے مین حکم سلطانی صادر ہوا ہی
اتنا سنتے ہی اُسکی آنکھون تلے اندھیرا چھا گیا، تب اُس خرنا مشخص نے اپنے
بچاو کی تدبیر کر دوپہر دن کے وقت قلعے کی توٹی النگ کے پاسبانون کو تقسیم
تنخواہ کے بہانے سے بلا مسجد اعلا کے پاس اُنکو جمع کیا، اتفاقاً جب وہ مردود قابو کے وقت
کی تاک مین تھا جو سلطان اُسی مہینے کے اٹھائیسوین سوار ہو قلعے کی توٹی دیوا
دیکھنے آیا اور بیلدارون کو اُسکے درست کرنے کے لیئے حکم دیا اور فصیل
پر ایک شامیانہ اپنے واسطے کھڑا کروا وہان سے پھر دو لتخانے مین
حمام کو گیا، جب نجومیون اور میر غلام حسین منجم نے بھی تقویم او
زیچ کے رو سے اُس دن کی نحوست دریافت کر کے عرض کیا کہ آج
اڑھائی پہر تک جناب عالی کے حق مین ساعت نہایت نحس ہی نظر بر

مناسب تو یون ہی کہ شام تک حضرت لشکر مین تشریف رکھین اور کچھ صدقہ ذات مبارک کا خدا کی راہ مین دیا جاے ' سلطان نے پہلی بات کو تو قبول نہ کیا مگر صدقہ جسسے زمینی و آسمانی بلا مندفع ہوتی ہی اُسکے اسباب کی طیاری کا حکم دیا جب غسل سے فراغت کی باہر آکر ایک ہاتھی کالے مخمل کے جھول سمیت جسکے چارون کونون مین کئی سیر موتی جواہر روپا سونا و نیلم و یاقوت باندھ دیا گیا تھا مستحقون حقدارون کو مرحمت کیا اور محتاج درویشون کو بہوا روپی اشرفی کپڑے خیرات کرخاصہ منگوایا جو نہین ایک لقمہ تناول فرما دوسرا اُٹھا منہہ تک لایا تھا کہ اُسکا کھانا نصیب نہوا کیونکہ لوگون نے اِسی بیچ مین واویلا کرتے ہوئے یہہ خبر سلطان کو پہنچائی کہ سیّد غفّار وفادار نے ذات عالی پر اپنی جان کو نثار کیا '

نظم

سنی شاہ ٹیپو نے جب یہہ خبر	کہ سید ہوا قتل وقت سحر
یہہ سمجھا سپہدار شوریدہ حال	کہ دولت کا میرے اب آیا زوال
دل زار سے کھینچکر آہ سرد	لگا کہنے یون شاہ بارنج و درد
ہوا غم سے سیّد کے مین سوگوار	خوش آتی نہین زندگی زینہار
نہین چاہتا تاج اور تخت اب	شہادت کا پیاسا ہون اب تشنہ لب

سلطان اوسمین کھانے سے دست بردار ہو بیخودی کے عالم مین بول اٹھا آہ ہم بھی آفتاب لب بام پا بر کاب کوئی دم کے مہمان ہین '

بیت

عدم مین قافلہ سب ہمرہون کا جا پہنچا
مثال نقش قدم ہم ہین واپسینون مین

اور طاؤس نامے گھوڑے پر سوار ہو در یچے کے رستے سے علم بنیری کے طرف تشریف لے گیا، اِدھر قابو جو دشمنون نے اُس سیّد کے شہید ہوتے ہی قلعے پر سے سفید سفید رومال ہلا ہلا انگریز کے فوج والون کو جو باولی کنارے اکٹھے ہو حملا کرنے پر آمادہ تھے آگاہ کر دیا چنانچہ دو پہر دو گھڑی دن کے وقت انگریز کی پلٹن اُسی ٹوٹی دیوار کے رستے قبل اسکے کہ سلطانی جوان دوسری النگ کی برجون فصیلون پر جمع ہو کر خبردار ہو جائین چڑھائی کر تھوڑی سی تگ و تاز مین قلعہ سر کر لیا ہرچند قلعے کے بہادرون نے بھی تگ و دو شروع کی اور تلوار و تبر لے لے راہ گھیر لی تھی، لیکن ہر طرف سے ایسا شور و ہنگامہ مچ گیا کہ ہرگز تدارک اُسکا نہوسکا، یہانتک کہ اس جانب سے سبھون کے پانوٗ اُکھڑ گئے، اسی بیچ مین اُس پاجی قابو جی سے خاص سواری کو مورچے کی طرف جاتے دیکھ پیچھے سے پہنچ اُس دریچے کو جو شاہ دین پناہ کے پھر آنے کی وہی راہ تھی بند کر دیا اور آپ کمک لانے کے بہانے سے گھوڑے پر چڑھ قلعے کے باہر نکل اپنا رستا لیا، گنجام کے تیسرے دروازے پر آ کر دربانون کو کہا کہ خبردار میرے جانے کے بعد تم چپ چاپ جلد دروازہ بند کر لینا، وہ تو یہہ کہہ آگے بڑھا تھا کہ سامھنے سے ایک سپاہی ملازم سلطانی آ کر اُسے لعن طعن کرنے لگا، کہ ای روسیاہ راندۂ درگاہ یہہ کیسی بے حمیّتی ہی کہ تو ایسے سلطان دین پرور اور محسن عالی گوہر کو دشمنون کے جال مین پھنسا اپنی جان بچائے لئے جاتا ہی، کھڑا رہ روسیاہی کے کاجل سے اپنا منہ تو کالا کر لے یہہ کہتا ہوا کمال طیش سے ایک ہی وار مین اُسکو آب تیغ سے شربت اجل پلا زین سے زمین پر مار گرایا، لاش اُسکی چار دن بعد قلعے کے دروازے پر بے کفن دفن کی گئی شہر کے لوگ ابتک بھی آتے جاتے

عمدًا اُسکی قبر پر تھوکتے پیشاب کرتے اور ڈھیر کی ڈھیر پرانی جوتیان ڈالتے ہیں

بیت

یقین جانیو تم کہ زیر فلک
رہی اُس پہ لعنت قیامت تلک

پر معین الدّین گھائل ہو خندق مین گر کر مرگیا، اور شبیر خان میر آصف کا تو
ماہی نہ لگا کہ کیا ہوا، جب شہریار شریعت شعار نے معلوم کیا کہ اب
شجاعت و دلیری کا وقت گذر چکا، ملازمون نے صریحًا بیوفائی و دغا کی، تب
اس دریچے پر آکر ہر چند اُسکے کھولنے مین دربانون کو حکم دیا پر وے سب
نمکحرامون نے جان سن کر تغافل کیا اور حیرت تو اِس مین ہی کہ خود میر ندیم
معدار بھی سپاہیون سمیت اُسی دریچے کے پیچھے کھڑا تھا، لیکن اُس ملعون نے بھی
ن نمک کا مطلق لحاظ نکیا، القصہ جب حریف حملہ آور شلک مارتے ہوئے قریب
ہر سے، سلطان شیر دل نے بڑے تہوّر سے اُن پر حملہ کیا اور با وصف چقماقش
تنگی کے کئی شخص کو تلوار سے مار آپ بھی کئی زخم کاری منہ پر کھا
نجام کار ساقی اجل کے ہاتھ سے جام شہادت کا پیا، اب اہل اسلام کے حال کا
اہ و خراب ہونا اور اُن کے مال و ناموس کا لوٹا جانا کیا لکھیں،
امن فرانسیس لوگ خاص محلسرا کے دروازے پر اکٹھے ہو حملہ آورون کے
وپر شلک مارنے لگے، آخر وے بھی جنگ سے باز آئے، جب تو مال افزانہ
ور مال و اسباب شاہانہ جو شمار و حساب سے زیادہ تھا انگریزون کے ہاتھ لگا
تے اُن کے سپاہی جو تہیدست و بے سر و سامان ہو رہے تھے غنی و مالدار
بن گئے، شاہزادے معہ زنانہ محل اور کریم شاہ اسیر و دستگیر ہوے، مگر
سلطان فتح حیدر سر لشکر جو کل فوج و اصطبل اور فیل خانہ و سلطنت و تجمّل کے

وفات

(٦١١)

ا ز بسکہ مصیبت کی کثرت کی نواح مین اقامت گزین تھا اس ماتم جگر سوز کی جھ
سن کر وہان سے روانہ ہو چندرا سے پٹن کی جانب چلا گیا، انگریز کے سردارون
نے بڑی تلاش سے دوسرے روز سلطان شہید کی لاش پایا، رات بھر
رمیان پالکی کے توشکخانے مین رکھا، صبح کے وقت سب شاہزادون
یمون خدمت گزارون کو اُسکے آخری دیدار سے مشرّف کر تجہیز تکفین کا حکم دیا،
لطان شہید لال باغ مین نواب مغفور کے مقبرے کے اندر مرقد آسایش مین سو یا
نیا کے سر درد و رنج سے خلاص ہوا اور نمک حرامونکے مکر و فریب سے رہائی پایا
مّد اللہ خدا کی شان کو دیکھا چاہیئے کہ فلک دوّار کے ایک ہی دورے میں
س قدر شان وشوکت اور تجمّل وحشمت کسی نے بجانا کہ کیا ہوا اور کدھر گیا،

بیت

بیک گردش چرخ نیلوفری   نہ نادر بجا ماند نے نادری

مثنوی

یہہ ہی رسم و آیین چرخ بلند   کہ گاہے رکھے شاد گہہ دردمند
جہان مین کسیکو نہین ہی قرار   کسیکا نہین چرخ گردندہ یار
کرے نامدارون کو دم مین تباہ   کرے سر بلندونکو یون پست آہ
گدا ہووے یا شاہ تاج و سریر   قضا سے کسیکو نہین ہی گزیر
جہان مین بجز پاک پروردگار   نہین ہی کسیکو بقا زینہار

قطعہ

کدام دوحہ اقبال سر بچرخ کشید   کہ صرصر اجلش عاقبت ز بیخ نکند
کرا نہاد فلک تاج سروری بر سر   کہ بند حادثہ بر دست و پای او نفگند

بے کئی بیتین جنکا اخیر مصرع اس واقعے کی تاریخ پر ناطق ہی بطور مرثیے لکھی ہین

مثنوي

ٹیپو سلطان شہید شد ناگاہ   جان خود داد فی سبیل اللہ

بد ز ذیقعدہ بیست و ہشتم آن   کہ شدہ روز شنبہ حشر عیان

ہفت ساعت ز صبح بگذشتہ   خون ز دیوار و در روان گشتہ

زیست پنجاہ سال با اقبال   بادشاہی نمودہ ہفدہ سال

داشت در دل ہمیشہ عزم جہاد   گشتہ آخر شہید حسب مراد

آہ تاراجے مکین و مکان   خون بگرید ای زمین و زمان

شدہ خورشید و مہ بگریہ شریک   آسمان شد نگون زمین تاریک

چون غم او بحزن وکال دیدم   سال ماتم ز درد پرسیدم

گفت ہاتف ز نیم آہ بہ تفت   نور اسلام و دین ز دنیا رفت

اور اس مصرع سے بھی وہی تاریخ نکلتی ہی ع حامی دین شد ز مانہ برفت
میر غلام حسین منجم نے جو تاریخ کہی تھی وہ یہ ہی

نظم

شاہ ما چون بملک بر تر شد   حاضر مجلس پیمبر شد

روح قدسی بعرش گفت کہ آہ   نسل حیدر شہید اکبر شد

مادہ تاریخ کا آہ نسل حیدر شہید اکبر شد ہی

ایک ہفتے بعد میر قمر الدین خان جو خدا سے ایسا دن مانگتا تھا خوشی خوشی جنریل کی خدمت مین حاضر ہوا اپنی جاگیر گرم کنڈے کی بابت کا سوال جواب پکا کرسند بحالی پاکے ہشاش بشاش وہان چلا گیا۔ سلطان فتح حیدر نے بھی انگریز کے سپہسالار اور دوسرے سرداروں کی زبانی چکنی چپڑی باتین اس باب مین کروے

سی کو تخت پر بٹھائینگے سن کر لڑنے کا ارادہ دل سے متاد یا اگرچہ شجاعان
ار پرداز جیسے ملک جہان خان جو سلطان جنّت آشیان کے شہید ہونے کے
عد قید سے مخلصی پاکر اُس کے حضور مین حاضر ہوا تھا اور سیّد ناصر علی مہر میران
غیرہ نے اُسے انگریزون کے ساتھ ملنے کو منع اور لڑنے کے لیئے رغبت
لاکر عرض کیا تھا کہ سلطان والا شان نے صرف اپنی جان رضامندی خالق مین نثار کی
ی اب بھی تمام ملک اور محکم محکم قلعے اور قالب جگہین سرکاری گماشتون
کے اختیار مین ہین اور فوج بھی فضل الٰہی سے معہ ساز و سامان جنگ آراستہ
آمادہ ہی اگر مملکت ستانی اور داد شجاعت دینی منظور رہی تو بسم اللہ
ی وقت کار ہی اور ہم مین سے ایک ایک لڑنے اور جان نثاری کو مستعد
طیّار، پر وہ حیدر خصال باوجود کمال بہادری اور جوانمردی ذاتی کے ور غلانے سے
ر نیا دیوان کے جو اُس سلطنت کا زوال چاہتا تھا اور دوسرے خود غرضون کے
نھین کی مرضی اور دم کے موافق چلا اور ذرا بھی اپنے سچے فدائیون کا
لہنا نہ مان سلطنت و ریاست سے ہاتھ دھو جنریل ہارس کی ملاقات کو قلعے مین
بلا گیا، اور وہان انگریز کے کار پردازون نے یہ پیش بندی کی کہ ظاہراً میسور کے
ت سلطنت پر وہین کے راجاؤن کی اولاد سے پانچ برس کے ایک لڑکے
لو بٹھلا، تیس لاکھ ہون کی تحصیل کا مالک، پورنیا ناٹر دار کی دیوانی مین اُسکے
ام لگا دیا، اور سب شاہزادون اور خانوادہ شاہی کو معہ اُس مغفور کے بھائی نواب
کریم شاہ اور اُسکے علاقہ دارون کے راے ویلور کی طرف روانہ اور رہر ایک
شہزادے کے واسطے بیش قرار مد خرچ مقرّر کیا،
پھر بعد اِسکے جنریل ممدوح بہمہ وجوہ بے کھٹکے چیتل درگ تک پہنچ تمام کوہی
قلعون اور مکانات کو اپنے اختیار مین لاکرنیل رید اور جنریل فلائڈ وغیرہ معیت

ولایت کو روانہ ہوا، اور گتی، رتن گیری، مرگسی، ہرپن ہلی، انی گندی، پنو کنڈا، مرک سرا وغیرہ جگہین جو سلطان شہید کے ملکون سے نواب نظام علی خان کے حصّے مین دی گئین تھین بارہ سی پندرہ سنہ ہجری کے درمیان پھر انگریزی سرکار مین ضبط ہو گئین،

بیت

زمانیکا ہر دم ہی رنگے دگر
کبھی شام ہی اور کبھی ہی سحر

ملک جہان خان بہادر جو سلطان فتح حیدر کی ذات سے قطع اُمید کر فقط ایک گھوڑا جوڑا لے نکلا تھا تھوڑی ہی عرصے مین اُسنے اپنے حسن تردد اور قوت بازو کے بدولت ترقی کر تیس ہزار سوار و پیدل جمع کر کے درمیان کشتنا اور تنب بھدرا ندی کے خروج کیا، ببر جنگ وغیرہ بھی اُسسے مل گئے تھے، تب اُس شیر دل نے کولاپور میں، ایک ہی بہادرانہ حملے سے کھوکھلا مرھٹہ اور پرسرام ناظم مرچ کا سر کاٹ لیا، بعد اسکے کتنے دنون تک تو انگریزی لشکر کا سامھنا کر کر لڑائی بھڑائی مین رہا، ہرچند اُس ایام مین اور بھی بہت سی فتحین اور غنیمتین حاصل کین لیکن چونکہ وہ کوئی ایسا قلعہ نہین رکھتا تھا جس مین ضرورت کے وقت پناہ لے اور انگریزون کے مقابلے کا جواب دے، دو برس بعد کرپا اور کرنول والے پٹھانون کی چوک کے باعث کوتال بھوکی نواح مین انگریزکی سپاہ کے ہاتھ شہید ہوا، اور زمانے مین سوا نام کے کچھ اور نچھوڑا، میر قمر الدین خان جو باپ کی جاگیر پاکر بڑا متکبر ہو گیا تھا شامت اعمال کے سبب کو ڑھ پھوٹ ناشاد و نامراد ہو موا، اور کتنے سلطانی [illegible] جیسے بدر الزمان خان، غلام علی خان علی رضا خان اور کئی میر میران اور سپہدار اور غلام علی خان بخشی وغیرہ عوض مین

ووف

(۱۲۱۰)

۱۰ اپنے حق السعی کے جو انھون نے شہریار دین پناہ کے ملک و تبار کے خراب کرنے مین کی تھی، بھاری تنخواہین کنپنی انگریزبہادر کی سرکار سے پاتے ہین واہ رے ہمت و دیانت و پاس اسلام حمیت، اسی سن مین نواب فتح علی نام نواب کریم شاہ بہادر کا بیٹا خروج کر مرہٹے کے ملک کو چلا گیا،

بیان اخلاق و اطوار اور آئین حکمرانی
اُس سلطان دین پناہ فردوس آرامگاہ کا،

ہرچند اخلاق و اوصاف حمیدہ اُس چشم چراغ دودمان سلطنت کے مشہور ہین محتاج بیان کے نہین مگر بطریق یادگار یہان مختصر لکھے جاتے ہین، کہ وہ مغفور ہر ایک علم سے بقدر ضرورت بہرہ ور تھا، انشاپردازی مین صاحب سلیقہ، دانائی اور فرزانگی مین اپنے زمانے کا ایسا یگانہ، کہ مہمات ملکی کے انجام کرنے مین کسی کی رہنمائی کا محتاج نتھا، سیرتین اُسکی پسندیدہ اور اطوار سنجیدہ تھے، ہنرمندون اور صاحب علمون کا قدردان، مسلمانون کی غور پرداخت مین بدل متوجہ فجر سے دوپہر رات تک دربار مین بیٹھتا نماز صبح کے بعد کلام مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتا ہروقت باوضو رہتا اور تسبیح ہاتھ مین رکھا کرتا، غرے ماہ محرّم سے تیرھوین تک مسند کا بیٹھنا چھوڑ دیتا، ملکی اور خانگی امورات کا عشرہ محرّم مین مطلق دھیان نکرتا، راتون کو تلاوت قرآن کیا کرتا، مسکینون فقیرون کو کھانا کپڑا اچھا اچھا بانٹتا، بعد افطار صوم کے ایک ہی وقت اکل و شرب معمول رکھتا، دسترخوان خاص پر اُسکے دونون وقت سب شہزادے و مقرّبان حضرت حاضر ہوتے، تب شاہان عجم و عرب کی تواریخ و حکایتین مند اول کتابون سے

اور دین و مذہب کا ذکر اذکار، حدیث و اشعار خود زبانی بیان فرماتا، اور بعض ہمنشین مصاحبون سے بھی نقلین برجستہ و رنگین سنتا، پر ایسی مزاح و ہزل کا جسے کسر شان اسلام کی پائی جاے کیا امکان کہ اُس پیرو شریعت کی مجلس مین مذکور نکلے، گفتگو فارسی زبان مین کیا کرتا، محتاط ایسا کہ کسی امر مین بمصداق خیرالامور اوسطہا کے اعتدال سے قدم باہر نرکھتا، رنگین کپڑون سے پرہیز کرتا، مگر گھوڑے کی سواری کے وقت تلوّن و تفنّن کی راہ سے زربفتی ہیری کی قبا پہنا کرتا، ولیکن اپنے اخیر عہد مین عربون کے طور پر سبز پگڑی باندھتا، اور جڑاو طرّہ یا کلگی سر پر لگاتا صوم و صلوٰۃ اور بہت سے دینی مراتب مین خود نہایت کوشش کرتا، اور تمام اہل اسلام کو ایسے کام مین اعلام فرماتا، داڑھی کو جو فقط زنخدانی تھی خلاف وضع جان کر ترشواتا، صاحب حیا ایسا کہ ہنگام بلوغ سے وفات تک بجز اُس کی بندی اور قبضے کے کسی نے ندیکھا، چنانچہ حمّام مین بھی یہہ حال تھا کہ اعضاو اندام چھپا کے غسل کرتا، بالاگھاٹ کی سرحدون کے درمیان جو اکثر ہندنیان سر و سینہ عریان راہون مین پھرا کرتیان تھین، یہہ بیحیائی کی چال بھی دیکھ نسکا، اور یہہ حکم کیا کہ کوئی عورت بلے کرتہ و چادر ننگے سر باہر نہ نکلے اگر کوئی نکلتی تو داغی جاتی اِسی سبب سے وہ رسم بد موقوف ہوگئی، جوہر شناسی و قدردانی مین یکتا، بردلی اور بہادری مین لاثانی، اسپ تازی اور نیزہ بازی مین اُس سرے فائق، گھوڑے اور تلوار کا نہت شائق، ہر ایک صنعتون مین نئی نئی اختراع کرتا، چنانچہ انوٹھی انوٹھی شیر دہان توپ دو نالی سہ نالی یا دہری تہری جوت کی بندوق، قینچی، چاقو، گھڑی یا ساعت نما، قبلہ نما، قطب نما، خنجر و کٹار بنی ہوئین ڈھالین ایسی کہ تیر اور گولی اُن پر اثر نکرے بنواتا، اور لاکھون روپیے شال و

مخمل و بانات و کمخواب وغیرہ کے کارخانون مین خرچ کرنا اور طیار کرواتا پر سب سے پہلے
دین کی حمایت اور شریعت پیغمبر خدا کی تقویت فرض جانتا شرع سے باہر ہرگز کوئی کام
کرتا اور نامشروع رسومات ظاہر سے آپ بھی پرہیز کرتا اور اپنے تمام نوکر چاکر کو بھی
انکے عمل سے مانع ہوتا اتفاقاً اگر کوئی خلاف شرع کرتا تو سلطان اُسپر حد شرع جاری
کرتا اہل سنت و جماعت کے رویئے پر چلتا حکمنامے ہر امرا اور کارخانے کے
لیئے بموجب حکم کے الگ الگ کئی طرح کے حرفون سے لکھے جاتے و لیکن ان صفتون
اور ہنرونکو اسی ایک عیب نے چھپا دیا کہ جس شخص کو اُسکے عہدے سے برطرف
کر دیتا پھر اُسکو اُسی منصب پر بحال کرتا اور اسی عمل نے اُسکی سلطنت مین خلل ڈالا
فرمانون اور پروانون کی پیشانی پر تمام بسم اللہ دست خاص سے بطور طغرا کے
لکھکر اُسکے نیچے دستخط اپنا اس صورت سے [طغرا] یعنے نبی مالک ثبت فرماتا

سکہ ٹیپو سلطان مبرور

دین احمد درجہان روشن زفتح حیدراست ضرب نگر سال دلو سنہ ۱۱۹۹ ہجری	ھو السلطان الوحید العادل سیوم بہاری سال دلو سنہ ۴ جلوس

اگرچہ یہہ سکہ ٹیپو سلطان مغفور کاہی پر سلطان نے تبرکاً و تیمناً اپنے والد ماجد کے
نام کو بقید سال اُسکے سکے کے اپنے سکے کی دوسری جانب مین ثبت کروایا تھا

روایتین نشان حیدری تصنیف میر حسین علی کرمانی کی تمام ہوئین

تاریخ حمید خانی کا ترجمہ

فوجکشی کرنا لارڈ کارنوالس بہادر کا سریرنگپٹن پر خانخان ہلّی کے رستے ہوکر، اور سختی اُس راہ کی،

لشکر نصرت پیکر خانخان ہلّی کی راہ ہو کر روانہ ہوا، تمام دن اہل لشکر راہ طی کرتے اور شام کو جہان تھوڑا پانی دیکھتے وہان مقام کرتے، نوین دن ہروڑ کی سرحد مین سریرنگپٹن کے قلعے سے تین کوس ورے اُتر کر دو روز تک حریف کے مورچے پر تاخت کرنے کے لیئے جگہہ ٹھہرانے کی فکر مین تھے کہ اسی مابین مین گویندون نے آکر یہہ اظہار کیا کہ موکب عالی کے سامھنے، سلطانی سپاہ توپین لگائے فرصت کی تاک گھات مین لگی ہوئی ہی اور راہ دشوارگذار جسمین تو چھلے پتھر اور کنکریون کی ایسی بہتایت ہی کہ پیادہ تو کیا اگر سوار بھی اِس راہ مین جائے تو گھوڑے سمیت لڑکر اپنے کپڑے ہتھیار دونون کھو بیٹھے، اور راہ کی دشوارگذاری کے علاوہ اگر سرکاری پلٹن کوچ کر رستا چھوڑ بیراہ چل نکلے تو یہہ بھی خوف ہی کہ طرف ثانی کی کوئی جماعت اِس حرکت سے خبردار ہو چارون جہت سے گھیرلے تو اُس وقت کیسی مصیبت کا سامھنا ہوگا کہ نہ تو سپاہیون کو لڑنے کی سکت نہ بھاگنے کی طاقت رہیگی، اور دوسرا رستا بھی ہرچند ایسا دشوارگذار نہین مگر کری گٹ پہاڑ کے دامن سے لیکر لشکر اعدا کی پچھلی النگ تک شدّت سے سمین نشیب و فراز واقع ہی، اگر لشکر بقصد شبخون کسیطرح اُس سے ہو کر جائے تو البتّہ منزل مقصود مین پہنچ سکتا ہی، گورنر موصوف

وقت

جب اِس احوال سے مطلّع ہوا تو اُسنے اُسی دوسری راہ کا جانا اختیار ا
اِتوار کے دن سے مُہینے کی پندرھوین تاریخ پہلے تو انگریزی فوج کے
سرداروں کے نام شبخون کرنے کی چِٹّھیان لکھ بھیجیں بھر سوا پہررات کے
وقت خود بدولت و اقبال اور دوسرے صاحبان لوگ گھوڑون پر سوا
ہو شبخون کے ارادے روانہ ہوئے، اگرچہ اُس شب کو بشدّت باد
باران تھا لیکن گورنر معہ فوج و توپخانہ وغیرہ اندھیری رات و ناہمواری را
کے ساتھ بھی سبکے سب قریب صبح حریف کے لشکر تک جا پہنچے، اِدھر سے
بعضے لوگ جو قضاے حاجت کو نکلے تھے اُنھون نے انگریزی فوج کی بھیر بھا
دیکھ، مورچے مین جا کے خبر کر دی، جب پروانکے بہادرون نے سرکاری لشکر گا
کی جانب توپون کے منھ پھرا گولے مارنے لگے، گورنر ممدوح توپون کی آوا
سن چوکنّا ہو گیا، اور کمال آہستگی سے مور چال پر ہلّا کیا، چار گھڑی دن چڑھ
چکا تھا جو اِدھر سے بھی حسب الحکم گولے چلنے لگے دو پہر دو گھڑی تک توپ
تفنگ کی یہہ لڑائی مچی رہی کہ طرفین سے ہزارون جوان نقصان اور گھائل
ہوئے، پر دونون جانب کی سپاہ بہادر نے بڑی پردلی سے پرے جما
استعمال جنگی آلات اور سپہگری کے داؤ گھات مین داد مردانگی کی
دیتی تھی اِن کی جنگ کا یہہ ڈھنگ دیکھ اسد علی خان بہادر لار
موصوف کا سپہسالار چھہ گھڑی دن باقی رہتے اپنے سوارون سمیت
حریف کے مورچے پر آ پڑا، چونکہ پیدل اور سوار مین بڑا فرق ہی اکبارگی
حریف کا جماؤ ٹوٹ گیا، تب تو انگریز کے سپاہیون نے سلطانی فوج کا تعاقب
کیا، اٹھّیس بڑی بڑی توپین اور کئی نشان اُنکے ہاتھ لگے، ہرچند گورے او
سپاہی کی پلٹنین فراریون کے پیچھے کریکت کے دیول تک جو کاویری ندّی سے

کنارے واقع ہی دور گئین لیکن اس لئے کہ راہ مین دریا حائل اور چڑھا ہوا تھ
لاچار پھر آئین، تین دن تک پانی نہ اُترا اور نہ سرنگ دوڑانے کی کوئی معقول جگہ
ملی، اناج کا قحط بھی لشکر انگریزی مین نہایت کو پہنچا، ہر قسم کی جنسین عنقا
ہو گئین، لوگ کاہ اور دانہ و آب کی طلب مین حیران و سرگردان پھرتے تھے، جانور
کثرت سے مر گئے، اور چونکہ برسات کے ایّام مین لڑائی بھی غیر ممکن تھی بناچار جناب
لارڈ صاحب نے سر کرنے سے سرینگپٹن کے اس موسم بھر ہاتھ اُٹھا سنہ ۱۷۹۱ع
کے مے مہینے کی اُنیسوین کو مقام کنبہ باڑی مین جا کر نزول فرمایا، اور وہان اس
واسطے کہ توپکشی کے بیل ماندے ہو گئے تھے گیارہ بڑی بڑی توپین تڑوا ڈالین
گولے دریا مین پھنکوا باروت کی پیپیون کو جلوا آگے کوچ کرنے کا تہیّا کیا اسی اثنا
مین سیّد علی رضا کی بھیجی ہوئین میوے کی ڈالیان معہ ایک چٹّھی نام مین خداوند
نعمت مسٹر چیری صاحب کے، سلطانی چوبدارون کی معرفت آ پہنچین مگر صاحب
موصوف نے بغیر پڑھے اس خط کے گورنر صاحب کی خدمت مین حاضر ہو عرض
کیا کہ سلطان نے جناب عالی کے واسطے میوجات بھیجے ہین جیسا حضور سے
ارشاد ہو فدوی بجالاے، تب گورنر ممدوح نے اُس خط کے پڑھنے اور مضمون
دریافت کرنے کا حکم دیا کہ دیکھو اُس مین کیا لکھا ہی، خداوند نعمت نے خط کا
سرنامہ جو دیکھا تو اُنہین کے نام نکلا، کھول کر پڑھا تو یہی مختصر دو سطرین مرقوم
تھین، کہ ہمارے سلطان عالیشان نے کچھ میوے، حضور مین بھیجنے کے
واسطے خادم کے حوالے کیا ہی، چونکہ اُس شفیق کی ذات دونون
سرکارون کے بیچ محبّت وارتباط کا وسیلہ ہوا ہی اس نظر سے اُن پھلون
کو بھیجوا کر شجر دوستی کو تازہ کرا امیدوار قبول کا ہی لارڈ ممدوح نے مطلب
معلوم کر فرمایا کہ تم اس خط کا جواب عذرخواہی کے ساتھ ایسی تمہید سے

وقف

جسمین ہماری رنجش خاطر مفہوم ہو لکھکر اُنھین واپس کر دو، تب آقاے نامدار نے جواب یون لکھوایا، الطاف نامہ اُس مشفق کا مع میوے، بھیجے ہوئے سلطان کے جو لارڈ صاحب کے واسطے تھے وصول ہوا، نیاز مند نے بموجب آپ کے اشارے کے بجنسہ اُنھین بارگاہ والا مین پیش کر مطالب نیاز نامے کا حرف بحرف گزارش کیا، جس پر جناب عالی نے ارشاد فرمایا کہ سلطان نے کیون اِس باب مین ہم کو نہ لکھا، دوستون کے تحفے کو دوسرون کی معرفت لینے کی کیا احتیاج ہی، زیادہ والسّلام، اور اُنھین میوہ لانے والون کے ہاتھ اُن پھلون کو روانہ کر دیا، تب دوسرے دن وہان سے کوچ کیا، راہ مین مرہٹّے کی فوج دکھلائی دی، اُن مین سے دو سوار لشکر مین آکر لارڈ صاحب کے حضور مین اپنے سردارون کی طرف سے عرض کی کہ آج تو راہ کی ماندگی کے سبب ملاقات حسب دلخواہ مشکل ہی، کل انشاء اللہ تعالی بخوبی حاصل ہوگی، گورنر ممدوح نے اِس بات کو قبول کر ڈیرا کھڑا کرنے کا حکم دیا، تب اکثر لوگ غلّہ لانے کے واسطے مرہٹّے کے لشکر مین گئے اور وہان سے چاول روپئے مین دو سیر گیہون کا آٹا اڑھائی سیر گھی ڈیڑھ سیر کے حساب مول لے آئے اور لشکریون کے چہرون پر نور رونق آئی، اُسکی صبح کو موتی تالاب کے قریب مرہٹّے کے سردارون سے ملاقات ہوئی، نوین تاریخ کو جب دونون لشکر نے ایک ساتھ کوچ کر ناک منگل اور وہان سے اوتری درگ مین جا ڈیرا کیا تو اُس جگہ آپس مین یہ صلاح ٹھہری کہ بارش کے موسم بھر صبر کرنا اُن بڑے بڑے پہاڑ کے قلعون کا جنمین اعادی فوج ظفر موج کے رسد و غلّہ لانے والون کے سنگ راہ ہین موقوف رکھا اور آغاز بسنت کی رت مین سرینگپٹن پر چڑھائی کیا چاہئے چنانچہ یہی باعث

بڑے سردارون کے دلون کو پسند آئی، جولائی مہینے کی دوسری کو وہان سے کوچ کر موضع کرّی ماتھلی مین مقام ہوا، دوپہر کو خبر آئی کہ نواب آصفجاہ کے بہادرون کی کوشش سے کپنجی کوٹے کا قلعہ مسخر ہو گیا، ابھی لشکر ظفر پیکر موضع چھتری مین اُترا ہوا تھا جو قلعہ دار بے لڑائی اُس حصار کو چھوڑ بھاگا، گورنر نے یہہ خبر سن کر کپتان اسکاٹ کو وہان کا قلعدار بنا موضع بنور مین جا ڈیرا کیا دوپہر کے وقت ہری پنڈت تانتیا کی فوج سے قلعہ دھارواڑ کے فتح ہونے کی خبر پہنچی، تب وہان سے کوچ کر ہلہال درگ کے قلعے کو محصور کیا، اُسکے قلعدار نے دوسرے دن اقرار لیکر کوٹ حوالے کر دیا اُسی دن تانتیا بہادر کے خیمے مین لارڈ صاحب کی دعوت بھی ہوئی، آگسٹ مہینے کی تیسوین تاریخ جب موضع اکرار مین پہنچے تو دہۂ محرّم کے باعث سپٹمبر کی نوین تک وہان مقام رہا، چونکہ ہندوستان کے سب سپاہی لوگ، بے لحاظ و بیہودہ آدل فول بکنے کے عادی ہین خاص کر عوام الناس عشرے کے دنون مین اپنے روپ اور بھیس کو بدل تعزیہ خانون کے دنگل اور محفل کے بیچ آزاد قلندرون کی طرح فقیرانہ صداؤن کے نعرے بھرا کرتے ہین بلکہ بعضے تو اپنے سر کے بال اور کاکل کو منتشر و پریشان کر بدن مین راکھ بھبھوت مل فحش واہیات گلی کوچون مین پڑے بکتے پھرتے ہین، علاوہ اِسکے چونکہ سب مغلیئے اور مرہٹونکے سپاہی عشرہ محرّم کے پہلے یہہ خوب سمجھے تھے کہ قوم نصارا قدیم سے دین اسلام کے مخالف ہین، اِس خیال سے کوئی لشکری کسی چھوٹے بڑے انگریز کا نام، تعظیم و احترام کے طور سے زبان پر نہ لاتا یہانتک کہ بنگالے کے مسلمان بھائی بند جو نوکری کے پاس سے ہر گھڑی صاحبان عالیشان کو خداوند نعمت اور صاحب کہا کرتے ہین اُس ملک

ـــے لوگ آنکی ملت و مذہب کو سست جانتے اور اُنپر عیب پکڑتے اور جز لفظ کافر یا فرنگی کے ' صاحب کا کلمہ اُن کے حق مین کہنے کو کفر و بدعت جانتے ' اِس لیئے اُنھون نے آپس مین جتھا باندھا کہ عشرے بھر انگریزون کے لشکر مین نجایا چاہیئے اور اگر اُن کے ملازمون سے کوئی بشر جو بصورت مسلمان اور بمعنی کافر ہی یہان کے تعزیہ خانون مین زیارت کو آے تو اُسے گردنی دے کر محفل سے باہر کر دیا چاہیئے ' یہہ خبر واللہ اعلم بالصّواب انگریزون نے سنی یا نہین ' مگر اتنا تو معلوم ہی کہ عاشورے کی رات کو ترک سوارون کے رسالے مین کئی جگہہ مجلسین ہوئین اور جب اُن کے غول کے جوان شدّون اور علمون کے پھرانے کے واسطے ماتم کرتے شیون پڑھتے باجا بجاتے نکلے تو لارڈ صاحب نے اِسی حالت سے اُن سب کو اپنے سامھنے بلوا ادب سے کھڑے ہو تعزیون کی تعظیم ۔ اور اُنکو سلام کیا اور کچھ نذر بھی دیا ' جب یہہ بات رفتہ رفتہ مغلون اور مرہٹون کی فوج مین پھیل گئی ایک ایک دو دو تعزیہ دار غول باندھ باندھ شدّے لے لے باجا و روشن چوکی بجاتے گورنر کے ڈیرے پاس آئے اور لعنت ملامت کی واہی تباہی بیبجا بولی ٹھولی سنانے لگے تب گورنر موصوف نے چیری صاحب کی معرفت اُنھین بھی نہایت توقیر سے حضور مین بلوا ظاہرا بڑے اعتقاد کے ساتھ بہ مجرّد دیکھنے علمون اور شدّون کے سر و قد اُٹھکر لنبی تعظیم و تکریم کی اور چاندی کی تھالی مین روپی رکھ رکھ ہر ایک کو لائق اُن کے مرتبے درجے کے نذر دی ' بعد قبول ہونے نذر کے ' دو تین قدم پچھلے پاؤن ہٹ کر آداب بجالایا یہہ خبر بھی جب مرہٹے اور مغل کے لشکر والون مین مشہور ہوئی تو ہر دن چالیس چالیس پچاس پچاس غول تعزیہ دارون کا گورنر کے خیمے مین آنے لگا ' اُنھین استقبال کر کے حضور مین لانا جناب چیری صاحب کا کام تھا ' گورنر بھی

بدستور سابق اپنے ڈیرے سے نکل نکل عَلَم مجرا بجا لاتا اور نذرین دیتا ساتوین سے دسوین تک جو لارڈ صاحب کی طرف سے اِن تعزیہ دارون کے ساتھ ایسا سلوک تھا البتہ اُس تین دن مین قریب چار ہزار روپیہ کے بہہ وجوہ خرچ ہوئے ہونگے لیکن نیکنامی کی دولت بھی ویسی ہی ملی کہ اُنھین لوگون کے منہہ سے جو پہلے اِن صاحبون کو کافرون مین شمار کرتے تھے اب بیساختہ یہہ کلمہ تحسین کا نکلنے لگا کہ واہ واہ نصارا کی قوم تو اہل اسلام سے بھی فوقیت لے گئی بعد اِسکے ان سبھون نے صاحبون کی شان مین کافر کا لفظ کہنا چھوڑ دیا، القصّہ جب دہہ آخر ہو گیا تو وہان سے کوچ کر قریب قلعہ نندی درگ عرف گردون شکوہ کے مقام ہوا اتّفاق سے اُسی رات کو بہادران نصر تمند نے جو پیش ازین اُس گڑھ کے محاصرہ کرنے مین مشغول تھے، پہاڑ کے اوپر کہ کم و بیش تین کوس کی چڑھائی تھی پہنچ کر اُسے فتح کر لیا، نندی کے دیول سے بہت سا مال دولت اور بے شمار جواہر، جڑاؤ زیور، سنگھاسن ہیرے کا، موتی کا چھاتا بیش قیمتی تخمیناً کڑور روپیہ کی متاع اُن کے ہاتھ لگی، علاوہ تاخت کے وقت سے لیکر بھور تک بے حساب مال اسباب کی لوٹ ہوئی، مگر دن چڑھے حکم عام دیا گیا کہ کوئی کسی طرح رعایا کو نچھیڑے، بعد اِسکے ان لوگون نے عثمان قلعدار اور محمد برہان خیانخانے کے سردار اور کئی پیدل و سوار کو جو گرفتار ہو گئے تھے فوج فتح نشان مین پہنچا دیا، گورنر ممدوح نے اسامی پیچھے ایک ایک روپیہ اور اُنکے اہل خدمت کے مصرف کے واسطے تین تین روپیہ روزینہ مقرّر کر اُنھین بنگلور بھیج دیا، تب خود بدولت و اقبال وہان سے کوچ کر مقام پودی گڑھ پھر کنجورو نایک منگل مین تشریف لائے، سپطنبر کی چوبیسوین کو بنگلور کے قریب موضع

بسارکی ٹین پہنچ چکے تھے جو ان کے چھوٹے بھائی کارنوالس بہادر میر بحر کی سعی سے قلعہ بسوراج درگ کے مسخر ہونے کی خبر آئی، اُسے سن کر جناب گورنر جنرل خوش ہوئے،

اب لکھنا قلعہ مذکور کے اُن عجائب احوال کا جو نگارندۂ اوراق کے گوش زد ہوا ہی ضرور ہوا، جویندگان اخبار کو معلوم ہو کہ وہ قلعہ مقام کلکوت کے متعلقات سے سمندر کے کنارے واقع ایسا رفیع و متین ہی کہ کسی سیاح کی چشم جہان بین نے ہرگز ایسا قلعہ نہ دیکھا ہوگا، قلعے کی نیو تو ایک اونچے پہاڑ پر ہی جسکے تین طرف دریاے شور محیط، شان الٰہی کو دیکھا چاہیے گویا سمندر کے پیٹ سے پربت کا بچا نکلا ہی جسکی چوٹی آسمان پر فرقدان کے سر جا چڑھی ہی، طول مین پورب پچھم ایک سی چوالیس فرسخ، اور عرض مین دکھن اُتر قیاساً پینتیس فرسخ ہوگا، اگرچہ تمام سنگ ہی سنگ ہی اس پر بھی وہان ہر جنس کی کشتکاری اور نوع بنوع پھل پھلاری موجود، اچنبھا یہ ہی کہ قلعے کے باہر بھی خوش مزہ پانی کے چشمے اکثر، اور بہتر میٹھا پانی بسان آب حیوان پتھر کی دو چٹان دو قد آدم کی بلندی سے جاری ہوکر نیچے کی طرف روان ہی، قدیم زمانے کے راجاؤن نے جو ایام اسلام سے پہلے وہان راج پاٹ رکھتے تھے اُس سوتے کے منہ پر ایک گوسالے کی مورت بنوادی ہی اُسی کے منہ سے پانی نکلتا ہی اور نیچے اُسکے سنگ مرمر کا ایک حوض بنوایا ہی اور احترام کے رو سے نام اُسکا گومکھ رکھا، قصہ کوتاہ گورنر موصوف نے دسمبر کی پندرھوین کو صادق گڑھ کے قلعے کے سامنے پڑاؤ کر لڑائی کا آغاز کیا اور بائیسوین کو انگریزی پلٹن نے ویسا سنگین و محکم قلعہ سر کرلیا، سپاہی قلعہ دار وہان کے کچھ تو مارے گئے اور باقی گرفتار ہو آئے، ابھی عرصے مین

خبر پہنچی کہ رام گڑھ کے قلعہ دار نے گھبرا کر منصورہ کے پہنچتے ہی ہاتھ جوڑ امان مانگی قلعے کو مع مال و متاع حوالے کیا، پھر خبر آئی کہ سپطنبر کی چوبیسوین کو کرنیل اشطون نے اوبری درگ لے لیا،

محاصرہ کرنا ماکڑی درگ نامے قلعے کا،

چونکہ روداد اس نواح کی سرتاسر راقم حروف کے مشاہدے مین آئی اسواسطے تفصیلاً اُسے بیان کرتا ہی جب بہادران نصرت نشان نے ایک رستا بڑھ گز چوڑا آدھ کوس کے پلّے سے اُس کوٹ کے پاس تک جنگل کاٹ نکالا، دانایان فرنگ نے باوصف اسکے کہ وہان کی راہمین نہایت ناہموار اور نیچی اونچی ہمین، جرّ ثقیل کے قاعدون سے جو بے لوگ بھاری چیزونکے اوپر اُٹھانے اورلیجانے کے واسطے عمل مین لاتے ہمین (اور فی الواقع اُس جگہہ اِس قسم کے آلات کا کام مین لانا قابل دیکھنے کے تھا) توپون کو نہایت آسانی مین اُسی دشوار گذار راہ سے منزل مقصود تک پہنچایا اور قلعہ گھیر لیا،

بعضے خصوصیات قلعہ ماکڑی کے،

یہہ قلعہ نہایت استوار ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہوا ہی اور گرد بگرد اُسکے خندق بہت عمیق، اُسکے اطراف مین جنگلستان اور کنٹیلے درخت ایسے گنجان کہ پونکے پانو اُس رستے سے گذرتے چھلنی بن جائین، رستم و اسفندیار کا ہفت خوان، اُسکی راہ پر فراز و نشیب کے سامھنے افسانہ کہن تھا

باور ما نزمذ دن کا رونینه د ز باوجود اُس اوج و شان کے ' اُس کوٹ کی حصانت و مضبوطی کے روبرو لڑکون کے گھرونده کی طرح ناچیز ماه آسمان کی نگاه جب اُس مکان عالیشان اور کوه باشکوه پر پڑتی تب کلاه اُسکی سر سے زمین پر گرپڑتی ' قصه مختصر ویسا مقام حیرت انگیز نه چرخ دوّار نے دیکھا ہوگا نه زمانهٔ کہن سال نے سنا ' بیان اُسکا یہ ہی کہ دو بڑے بڑے اونچے پربت ایک دوسرے کے سامهنے پچاس گز تفاوت سطح زمین سے نکل کر اُچان مین پانسو گز بلند ہو آخر کو چوٹی کے قریب دونون آپس مین آ ملے ہین گویا دراصل ایک ہی ہین مابین اِن دونون کے ایک گہری خندق ہی جو ایّام بارش مین پہاڑ کے پانی سے لبریز ہو جاتی ہی چنانچه قلعه والے برسات کے بعد اُس خندق کے لبالب رہنے مین بڑی کوشش اور اہتمام کرتے ہین اور پتھر کی بڑی بڑی چٹانون سے پشتے باندھ رکھتے ہین کہ لڑائی بھڑائی کی ضرورت کے وقت اکثر پانی اُسکا کام آتا ہی مگر غفلت یا سہو سے اِس چڑھائی کے زمانے مین اِس قسم کی کچھ بھی تدبیر نہین ہوئی تھی ' بارہی دن کے عرصے مین وه قلعه فتح ہو گیا ' گورنر مدوح نے خدا کا شکر کرکے اِس فتح کی خوشخبری میر ابو القاسم خان اور ہری پندت کے پاس بھیج دی ' اِسی مابین مین کرنیل اسطوارط بہادر کی کوشش سے اوتری درگ کے مفتوح ہو جانے کی خبر آئی جسے خوشی خاطر عالی کی زیاده ہوئی '

سنه ۱۷۹۲ کے فبروری مہینے کی پانچوین کو جب سپاه کنپنی کی مدد کے لئے نواب سکندر جاه ابن نواب آصفجاه بہادر معه مشیر الملک وغیره کے تشریف لانے کی خبر حضور والا مین پہنچی تو جناب لارڈ صاحب استقبال کے واسطے معه اپنے مصاحبون اور جنرل میڈوس بہادر اور کرنیل فلیت بہادر کے

ترک سواروں کے ساتھ سومیسر کے دیول تک جو فوج نصرت موج کے ڈیرے سے ڈیڑھ کوس پر ہی رونق افزا ہوکر چشم براہ تھے جو سواری نواب سکندر جاہ کی آ پہنچی ہری پنڈت تاتیا اور نواب مشیر الملک بہادر نے جو ہاتھی پر سوار تھے شامیانے کے قریب اُتر گورنر جنریل بہادر سے مصافحہ کر ایک دوسرے نے آپس مین مزاج کی خیر و عافیت پوچھی اتنے مین ہاتھی پر نواب سکندر جاہ بھی شامیانے کے نزدیک آ پہنچے گورنر ممدوح آگے بڑھ تعظیم کر سواری سے اُنھین اُتارا بعد اِسکے خود بدولت اور جنریل میڈوس بہادر نے نواب صاحب سے معانقہ کر شامیانے کے اندر لا بٹھلایا ایک آدھ گھڑی باہم دوستانہ گفتگو کر کے اُنھین رخصت کیا ہری پنڈت تاتیا اور نواب مشیر الملک بہادر بھی جناب عالی سے بات چیت کر روانہ ہوئے جناب لارڈ صاحب خرّم و محظوظ اپنے ڈیرے مین پھر آئے پھر جنوری کی چھبیسوین کو مقام اکل کوٹہ اور پتر ہلّی سے کوچ کر موضع ملہال درگ مین جا پہنچے چنانچہ اخیر تک جنوری مہینے کے وہین مقام رہا اکیسوین تاریخ منگل کے دن نواب سکندر جاہ و نواب مشیر الملک و ہری پنڈت تاتیا وغیرہ گورنر کے خیمے مین رونق بخش اور محفل شورا کے شریک ہو کر شام کے وقت رخصت ہوئے اور فبروری مہینے کی دوسری کو مقام کیر کوڈا اور ہولال مین سرکار کی طرف سے تھانہ بیٹھا سرینگپٹن کو روانہ ہوئے اور پانچوین کو اتوار کے دن ہروڑ پہاڑ کے پورب جہان سے سرینگپٹن کے قلعے تک دو کوس کا فاصلہ تھا اور بالکل برج اور دیوار اِس حصار کی دکھلائی دیتی تھی ایک دن رہکر دشمن کی فوج پر شبخون مارنے کو مستعد ہوئے یہان چھٹھی تاریخ دوپہر پانچ گھڑی کے وقت جناب گورنر جنریل خیمے سے نکل کرسی پر جلوہ افروز ہوئے

(۶۴۹)

پہلے تو جنریل میڈوس اور کرنیل ہارس جناب لارڈ صاحب کے دربار مین آ کے کچھ سرگوشی کرا پنے لشکر کی طرف چلے گئے، بعد اس کے کرنیل کاکریل اور کپتان ڈمل صاحب بھی اسیطرح خفیہ کچھ کہہ سدھارے، الغرض شام تک یہی حال رہا کہ ایک ایک دو دو سردار آتے اور سرگوشی کر چلے جاتے، اُسی زمانے مین گورنر ممدوح نے چیری صاحب کو ارشاد کیا کہ دو شقّے ہری پندّت تانیا اور نواب اعظم الامرا کے پاس لکھ بھیجا چاہیئے جن مین شبخون کی اطّلاع اور اس کا بھی ذکر رہے کہ مغلی اور مرہٹّی فوجین اپنی جگہہ سے جنبش نکرین اور جب تک کیفیت شبخون کی خوب معلوم اور واردات تمام نہو جاے ضرور ہی کہ وے اُسی مقام پر جہان قائم ہین جمے ہوئے اپنی اپنی بھیرّو بنگاہ کی چوکی اور پہرے سے قرار واقعی چوکس رہین، بعد شبخون کے جیسا ہم اُن کی خدمت مین اطّلاع کرینگے اُسی طور پر عمل کرین، خیر صاحب مخدومی نے تب راقم اوراق کو بلوا کر اُن شقّون کے لکھنے کے واسطے حکم دیا چنانچہ خیرخواہ درگاہ نے دونون رقعے لکھ گورنر جنریل کے ڈیرے کے درمیان جاکر جناب آقا کے ملاحظے مین گذرانا، اُنھون نے دستخط کر گورنر کی نظر انور مین پیش کیا، گورنر بہادر نے دونون رقعے فدوی کے حوالے کر جناب خدایگانی کو کچھ ارشاد فرمایا، تب چیری صاحب نے حسب الامر عالی کے اِس کمترین سے کہا کہ ابھی تم اِن رقعون کو بحفاظت اپنے پاس رکھ چھوڑو، جب اِدھر سے توپون کی آواز سنّا تو ہرکارون کی معرفت یہ رقعے مرہٹّے و مغلیہ کی فوج مین بھیج دینا، فدوی نے بموجب حکم کے اُن رقعونکو جان کی طرح عزیز جان کر رکھا، جب جناب لارڈ صاحب اپنے سب رفیقون مصاحبون سمیت جن مین ہر ایک بہادر میدان جنگ کا شیر اور فنون حرب و ضرب مین ماہر و دلیر تھا سوار ہو کر روانہ ہوئے اَور

لشکرگاہ سے آگے بڑھے تو پلٹنین موافق ارشاد والا کے تین ٹولی ہو کھڑی
ہوئین، جناب صاحب کلان نے جنریل میڈوس بہادر کو پہلی ٹولی کے ساتھ اعدا
کے مورچے پر عیدگاہ کی طرف مقابلے کے لیئے تعین کیا اور دوسری کو واسطے مقابلے
ٹیپو سلطان کے خاص مورچے لعل باغ کی جانب اپنے جلو مین رکھا تیسری مین کرنیل
مکسول بہادر کو سرغنہ بنا کے کریکٹ کے مورچے کی طرف متعین کیا، چنانچہ ہر ایک
یہ تینون سردار اپنے اپنے رستے چڑھ دوڑے اور سلطانی فوج کے چوپہرے
والے شب گرد سوارون تک جو لشکر کے چارون طرف برنگ شعلۂ جوالہ
ہاتھون مین بان لیئے پھر رہے تھے پہنچکر آگے بڑھے تھے کہ اتنے مین عیدگاہ کی
طرف سے پہلے تو اُن سوارون نے کتنے بان داغے، اسی عرصے مین لال باغ
کی جانب سے بھی دستے دستے بان کے بجلی کی طرح درخشان عالم ہوا مین
سر کیئے گئے، پل بھر مین کریکٹ کی طرف سے بھی بان کی یہہ بارین اڑائی گئین کہ
دھوان اُس کا بام گردون تک چھا گیا، بلا تکلف عیدگاہ کے مورچے سے لیکر
کریکٹ کے دامنے تک کہ تیرہ کوس سے سوا ہوگا بانون کی کثرت سے
شب برات کا عالم نمودار تھا، لیکن سلطانی سپاہیون سے سواے راہ روی کے
اور کوئی امر وقوع مین نہین آیا، آخرکار باندار جب بان مار مار تھکے، تب اُنھون نے
فرار اختیار کرا پنے لشکر اور مورچے کے لوگون کو انگریزی پلٹن کی تاخت کی
خبر سنائی، جسکے سنتے ہی سلطانی سردارون نے جو اُسوقت سپاہیون کی تنخواہ
تقسیم کر رہے تھے چوکنے ہو کر بے تحاشے توپین مارنی شروع کین، چنانچہ لعل باغ کی
عیدگاہ کے مورچے سے کریکٹ پہاڑ کے دامنے تک توپون اور بندوقون کا گولا
گولی اور بان کی ایسی تابڑ توڑ بوچھاڑ اور بارش ہو رہی تھی کہ ادھر کے
بہادرون کو کھیت اُترنے کی فرصت بھی نہین ملتی تھی، ولیکن گورنر صاحب مدوح نے

کمان پر دلی سے بے خوف حریف کا مورچا لے لینے کا قصد کر حکم دیا کہ جب غنیم کے لشکر سے نرغے کی نوبت پہنچے اُن مین سے جو کوئی سوار جراُت کر کے اس طرف آگے بڑھے تو ترنت اُسے قتل کیا چاہیے، قصہ کوتاہ گورنر نے اسی تدبیر و منصوبے سے کاویری ندی کے پار متصل سیکا کائی کی باڑ کے جو ایک طرح کا گنیا جھاڑ ہی جسکے گھنے جنگل مین کسی نوع کا چارپایہ گذر نہین سکتا، (اور سلطان موصوف نے مورچہ بنوانے کے وقت احتیاط کی راہ سے تا اُس مورچے پر تاخت کرنے کی راہ بند ہو جاے اُس ٹٹی کے پاس ایک بڑی گہری کھائی کھدوا اُس مین دریا سے نہر کٹوا پانی بھر رکھا تھا اور اُسکے سامھنے مورچا بنا اُسپر توپین چڑھا بذات خود امورات جنگ کا انتظام کرنا م اُسکا سلطان بتیری اور اسکا کام اُسکا اپنے ذمے رکھا تھا) پہنچکر کئی جگہہ سے اُس باڑ کو کٹوا فوج سمیت اُسی کٹھن جنگل خاردار کے رستے ویسی کھائی پار ہو توپون اور بندوقون کے سر کرنے کا حکم فرمایا،

بیت

ہوئی جبکہ طیار مردون کی صف
مبارز نکلنے لگے ہر طرف

فوج کے سرداروں نے بھی حکم پاکر کتنی توپین داغین، تب تو دونون طرف سے آگ کشت و خون کی ایسی مشتعل ہوئی کہ پلٹن کے بہت سے سپاہی اُس گرمی کارزار مین مقتول و گھایل ہوئے، فوج کا کپتان برسر میدان مورچے کے گولے سے مارا پڑا چیبری صاحب بہادر کپتان کا یہ حال دیکھ جوش شجاعت سے آپ اُسکی جگہہ پر جا کھڑے ہوئے اور جبتک دوسرا سردار اُس عہدے پر مقرر نہوا بڑی دلیری سے اُسکام کے انجام کرنے مین سرگرم رہے، اُدھر کریکٹ کی طرف سے کرنیل مگسول بہادر بھی غنیم کا مورچہ اپنے دخل مین لاکر

شہر گنجام کے قریب آ پڑا، اور ادھر عیدگاہ کے مورچے والون نے بھی شکست اٹھائی،
لیکن جنریل میڈ وس بہادر مورچے کے مسخر ہونے کے بعد، رستا بھول کر گورنر
کی تائید کو پہنچ نسکا، جناب گورنر نے جو سپاہ منصور کے جمع ہو جانے کی صورت
مین کچھ اور منصوبہ ٹھان رکھا تھا، بسبب اُسکے حاصل نہونے کے اندکے
شکستہ خاطر ہو اپنے ساتھ ہی کے سپاہیون سے حملہ کر لال باغ کا مورچہ لےلینے کے
بعد قلعے کا عزم کیا تھا کر نیل مکسول بھی گنجام مفتوح کر گورنر ممدوح کے جلو کی پلٹن
مین آملا، اُس شہر کے لوٹ سے بےحساب اسباب اور لال باغ کے مورچے
سے پچھتر ضرب بڑی بڑی توپین سپاہ انگریز کے ہاتھ آئین،

بیت

بہت مال سپہ کے لگا ہاتھ زر

تونگر ہوئی وہ سپہ سربسر

اب یہے دونون فوج گورنر و کرنیل کی اکٹھی ہو قلعہ ڈھا گرانے کے ارادے چاہین،
چونکہ ہزیمت خوردون نے قلعے مین آپناہ لیا تھا بھور ہوتے ہی اُنمین سے ایک جم غفیر
کے جمگھٹ نے اُقتلوا الکفار پکارتے تلوارین کھینچ کھینچ فوج انگریزی پر آکر ایسا
قتل و خون کا ہنگامہ برپا کیا جسکا بیان نہین ہوسکتا، اور قلعے پر سے خود سلطان بھی
توپ و تفنگ اندازی کی اہتمام مین سرگرم ہو توپین سر کرواتا تھا،

بیت

برستے تھے وان گولے یون بےشمار

پڑین جیسے اُولے بفصل بہار

یہان تک کہ سلطانیون کے غلبے اور دستبرد کے سبب انگریزی بہادرون کے آگے
بڑھنے کی راہ ماری گئی، بناچار وے پچھلے پیرون رجعت کر مورچے مین پھر آئے،

(٦٣٣)

تب لارڈ صاحب نے اس نظر سے کہ ساری فوج رات بھر کی راہ روی اور میدان کی سختی و اذیت کی جہت سے تھک کر چور ہو رہی ہی، اسواسطے سپاہیونکے ضائع ہونے کو مقتضای وقت نجان کر، لال باغ کے مورچے مین گورون کی ایک پلٹن رکھ، وہان سے مراجعت کر دریاپار ایک کوس تفاوت جا مقام کیا، اسی طرح کرنیل مکسول بہادر جب گنجام تک لرتا بھرتا آپہنچا تو اُسنے بھی شہرپناہ کے دروازے پر کتنے سپاہی تعینات کر اپنے ساتھیون سمیت پھر کر گنگا کی دیول کے متّصل ڈیرا ڈالا، سپاہ سلطانی نے اُس پلٹن کے نکالنے اور لال باغ کا مورچا لینے کو حملے پر حملہ کیا پر کچھ پیش رفت نہوا اور اُن لوگون نے گنجام کے پھیر لینے کو بھی اُسکی شہرپناہ کی طرف ھجوم کر حرب کے اقسام طرح کے حیلے کئے پر کچھ نہ بن پرا، دو پہر تک جنگ کر قلعے کو پھر گئے، اُسکے دوسرے دن سلطان عالیجاہ نے ایک نامہ محبت انجام اور آشتی کا پیام انگریزون کے پاس بھیج کر اپنی فوج کے سردارونکے ساتھ یہہ صلاح ٹھہرائی کہ البتّہ جنریل ابرکرنبی بہادر اور پرسرام بہادر کے لشکر کے ساتھ لر بھر کر اُس محاصرے کو دفع کیا چاہیئے چنانچہ اسی منصوبے پر کل سپاہیون نے تڑکے ہی چیری صاحب بہادر اور بھاؤ صاحب کی سپاہ پر توٹ کر ایسی سعی و کوشش نمایان کی کہ پہلے ہی حملے مین جنریل مذکور کی پلٹن پر غلبہ کر لشکر کو اُسکے پڑاو کی جگہہ سے ہٹا دیا تب لشکر انگریز کا وہانسے ڈیڑھ کوس پیچھے ہٹ کر ایک نالے کے کنارے آ اُترا مگر سلطانی سپاہ سے خطا یہہ واقع ہوئی کہ کچھ بھی استحکام اُس مقام کا نکر کے فقط تھوڑے سے سوار اور پیدل کا جماو وہان رکھ، شام ہوتے ہی قلعے مین داخل ہو گئی،

بیت

غرض مہر تابان ہوا جب نہان
گئے قلعے کو سارے جنگ آوران

اِدھر سے بہادران انگریز اُن کے جاتے ہی اُس موضع کے قریب پہنچ کر غفلت کا وقت تاک اُن اجل گرفتون پر جو وہان کی پاسبانی مین مقرّر ہوئے تھے یہانتک شلکین مار بن کر اکثر تو زخمی ہو خاک پر لوٹتے رہے اور بعضے قلعے کی جانب بھاگ نکلے' سپاہ انگریز نے اُس مقام پر قیام کر اسکا ایسا استحکام کیا کہ صبح کو سلطان ممدوح کے جوان بہتیرا سر پٹک رہے کچھ نہوسکا جناب گورنر بہادر نے دو دن کے بعد جواب سلطان کے مکتوب کا دوستی کے اسلوب پہ لکھکر روانہ کیا' اِس اثنا مین سلطانی سپاہ تین دن تک چیری صاحب کی فوج سے لڑکر آخر قلعہ گیر ہوئی ادھر لال باغ کی طرف فوج انگریز بہادر نے مورچہ بنانے کے لیئے سرو وشمشاد کے درخت کاٹ اُن کی جڑ اور ڈال پال سے دمدمے بنا بڑی بڑی تین توپ اُن پر لگا صبح ہوتے ہی قلعے کی طرف سر کیا چنانچہ ایک گولا تو سلطان موصوف کے محلسرا اور دوسرا مسجد کے صحن مین اور تیسرا نشان کے برج پر جہان خود بدولت سلطان بھی کھڑا تھا جا گرا' اُسی شب کو سلطان نے کیا صلاح و مشورت کی کسی کو معلوم نہین پر جب رات آخر ہوئی سلطان نے ایک نامہ بھری پنڈت تاتیا اور گورنر جنریل کے نام سے' جواب مین خط محبّت نمط کے مدامی میل ملاپ کے واسطے اور معتمد لوگونکے بھیجنے کے باب مین لکھ سردار ہرکارے کی معرفت بھری پنڈت تاتیا کے لشکر مین بھیجدیا' ہرکارہ وہان پہنچ اپنا کام انجام کر پھر آیا اور تمام مراتب خلوت مین سلطان ممدوح سے عرض کیا' سلطان نے پھر اُسی وقت دو خط نواب مشیر الملک

وقف

اور پنڈت مذکور کے نام پر متضمن اس مضمون کے کہ اپنے اور تینون سرکارون
کے درمیان آشتی دایمی رشتہ ارقام فرما روانہ کیا ہری پنڈت خط پاتے ہی
رات کو مشیر الملک کے ڈیرے مین گیا اور دونون نے باہم صلاح مشورت
کر صورت مصالحے کی اِس ڈول پر کہ گورنر جنریل بہادر کے نزدیک مقبول ہو
ٹھہرا صبح کے وقت میر عالم بہادر اور بجاجی پنڈت کو گورنر کی خدمت مین
ستمزاج کے لیئے بھیجا تب جناب جیری صاحب بہادر قایم جنگ نے
سلطان کے پیغام کی بایستگی و شایستگی کو اِس فصاحت و خوبی سے محل
عرض مین جلوہ دیا کہ گورنر کو خواہی نخواہی اُسکا ماننا پڑا مگر چونکہ اِس
جنگ مین مبالغ خطیر سرکار کنپنی کے خرچ ہوئے تھے اسکے تدارک
کے لیئے زبان مبارک سے کچھ کنایتہ ارشاد فرمایا اُن دونون پرکار وکیلون
نے جب یہہ حال دریافت کیا تو تمہید سر رشتۂ سخن کی بوجہ احسن کرکے
اس انداز سے سلطان کے ذمے تینون سرکارون کے خسارے و نقصان کے
لیے کچھ روپیہ لازم الادا ٹھہرایا کہ سلطان کی رضامندی اور اُن سرکارون کی
کفایت و بہبودی کا باعث ہو چنانچہ گورنر صاحب نے شرح وار اُن مراتب
اور سلطان موصوف کے خط کے مطالب دریافت کر اقبال صلح کو صلاح و
راح جان سلطانی معتمدون کے آنے کی پروانگی دی جب وے عیدگاہ مین آکر وارد
ہوئے تب گورنر بہادر نے سلطان کے دلی ارادے کے معلوم کرنے کے
واسطے یہہ تجویز کی کہ اب چاہیئے کہ تینون سرکار سے معتمد اوسکے جاکر اُنکا
پیغام سن کے عرض کرین چنانچہ سرکار کنپنی کی جانب سے اِس مطلب کا
سوال جواب پیر خان کنبو دلاور جنگ بہادر کی وکالت پر متعلق ہوا
اور فبروری مہینے کی چودھوین کو اور سرکا کی سرکارون سے بھی وکلا

حاضر ہو کر سلطان ممدوح کے فرستادون کے بلانے کو ہرکارے بھیجے چنانچہ وکلا نے سلطان ڈیرے مین پیر خان دلاور جنگ کے تشریف لائے تب خود دلاور جنگ و میر عالم بہادر اور بجاجی پنڈت نے جلوخانے کے صحن تک استقبال کو جا کر اُنھین بڑی تپاک و توقیر سے ہاتھ پکڑ خیمے کے اندر لیجا مسند پر بٹھایا سلطانی معتمدون کے درمیان سیّد غلام علی خان ایک شخص بڑا ذی رتبہ و عالی خاندان تھا جو زمان سابق مین سلطان کی طرف سے سلطان روم کی سفارت کو بڑی دانشمندی سے بجالایا جب وہ راہ مین جہاز پر بہ سبب تشنّج کی بیماری کے چلنے پھرنے سے مجبور ہو گیا تب اُسنے اپنی چالاکی و ذوفنونی سے سونے کی ایک چوکی بنوایا جسپر بیٹھکر سلطان روم کی بارگاہ مین پایۂ تخت تک پہنچ مُجرا حاصل کیا اور کمال زبان آوری اور فصیح البیانی سے اپنے موکّل کی نیکنامی و قدر دانی کو حضور اقدس مین کرسی نشین کر ایک فرمان مرحمت نشان سلطان ممدوح کے نام کا دستیاب کر لا پہنچایا ؛ اِس تقریب سے خان معزّ الیہ سلطان کے نزدیک درجے اور تقرّب مین بہ نسبت اور امیرون کے زیادہ محترم و معتمد ہوا تھا لہذا اِن دونون سلطان نے اُسی کو صلح کے بند و بست اور اِس بڑے کام کے انجام کرنے کے قابل جان کر علی رضا خطیب کو کہ وہ بھی ہر ایک قسم کے معاملے خصوصاً ایلچی گری مین نہایت سلیقہ رکھتا تھا خان مذکور کے ہمراہ اپنا سفیر کر بھیجا ؛ چنانچہ خان موصوف اُسی عذر لنگ کے بہانے مسند پر پانو پھیلا بیٹھا اور ہر طرح کی گفتگو کرنے لگا ؛ حضّار محفل نے اُسکی طلاقت اور بلاغت سے سکتے کی حالت مین آ عش عش کیا ؛ اور بعد اِسکے کہ ہر طرف سے بہت سی گفت و شنود درمیان آئی اور باہم عاقدون سرکارون کے وکیلون مین انواع طرح کی ردّ و بدل ہوئی ؛ معاملہ صلح تین

۔کروڑ کی تحصیل کا ملک سلطان کے ممالک محروسہ سے چھوڑ دینے اور نقد تین کروڑ روپیہ بعوض اُن اخراجات کے جو منشارک سرکاروں کی افواج کشی مین خرچ ہوا تھا ادا کرنے پر ان شرطون سے فیصل ہوا کہ طرفین کے جتنے آدمی اس لڑائی کی ابتدا سے اسیر ہوئے ہیں اور بھی وے لوگ جو نواب مغفور حیدر علی خان بہادر کے زمانے سے قید ہیں خلاص کیے جائین اور زر مصالحہ نصف سردست اور نصف موافق میعاد کے ادا کیا جاے اور ممالک مقسومہ کے دخل پانے اور صلح کے باقی روپیہ قسطبندی کے موافق ادا ہونے تک دو شاہزادے والا گہر سرکار کمپنی کے لشکر مین تشریف رکھیں۔ القصہ اسی قول قرار پر وے دونوں معتمد بنیاد آشتی کو محکم کر عہد و پیمان کی مجمل شرطون سے ایک صلحنامہ لکھ سلطان کے حضور مین گئے تاجمیع مراتب عرض کریں اور پھر کاغذات ممیت حاضر ہون تا حصہ بخرا ملک کا برابر کیا جاے اور تا وقتیکہ یہ تقسیم وقوع مین آے مصالحہ کے نصف روپیہ بھی تین چار دن کے عرصے مین داخل کر دیئے جائین اور بتفصیل عہد نامہ لکھ دینے کی طیاری کی جاے اور جب عہد نامہ طرفین کی مہر و دستخط سے مزین ہو کر ایک دوسرے کو دیا جائیگا چاہیئے کہ دونوں شہزادے بھی سرکار کے لشکر مین رونق افزا ہون۔ خیر بعد جانے اُن دو معتمدون کے دلاور جنگ حضور مین گورنر جنرل کے حاضر ہو کر جواب و سوال کا شرح وار احوال گزارش کرکے اپنے ڈیرے کو سدھارا۔ دوسرے دن گورنر نے تڑکے ہی مسٹر چیری صاحب بہادر کو حکم دیا کہ تم بھی منشی سمیت تقرر مصالحہ کی محفل مین حاضر رہکر ہشیاری سے طرف ثانی کے وکیلون کے روبرو دوستی کے قول قرار کو لکھوانا۔ چنانچہ آقاے ممدوح بنے

فدوی کو بلوا کر فرمایا کہ ہم دلاور جنگ کے ڈیرے مین جاتے ہین تم بھی چلو' تب فدوی حسب الحکم وہان حاضر ہو کر کاغذات ملکی کی تفصیل اور تینون حصّون کے متعلق موضعون کی تحصیل کے لکھنے مین سرگرم ہوا' اور سلطان کے وکیلون نے تینون برابر حصّون کا خاکا بموجب ضابطے دفتر کے طیّار کر جناب خدایگانی کے ذریعے سے حضور مین گورنر جنریل کے پیش کیا' گورنر ممدوح نے اُسے ملاحظہ اور مہرو دستخط کر فبروری مہینے کی چوبیسوین تاریخ کو لڑائی موقوف کرنے کے باب مین حکم صادر کیا اور چھبیسوین کو جب وے دونون معتمد بموجب قول قرار اُس عہدنامے کے شاہزادہ سلطان عبد الخالق اور سلطان معزّ الدین کو سوار و پیدل وغیرہ کا غول ہمراہ لیئے بڑے بڑے فلک شکوہ ہاتھیون پر جن کے اوپر سنہری عماریان مرصّع کاربندھی اور مغرّق کارچوبی جھولین پڑی تھین چڑھائے نہایت حشمت و دبدبے کے ساتھ قلعے سے لیئے آتے تھے یہ خبر سنکر دریا کے کنارے تک اُنکے استقبال کے واسطے سترچیزی صاحب بہادر اور دلاور جنگ اور چند مصاحب کو بھیج اُسکے پیچھے ایک عمدہ گاڑی حضور سے روانہ کیا اور یہان حسب الحکم رستے کے دونون طرف گورون کی پلٹن اور ترک سوارونکے رسالے پرا باندھ کھڑے ہوے خیمے کے اندر فرش فروش اور ستھری چاندنیان جن پر سنہری کرسیان لگائی گئین تھین بچھائی گئین' اور گورنر خود بدولت واقبال بھی انتظار کر رہا تھا کہ اس مابین مین جنریل میڈوس بہادر نے وہان آکر گورنر سے کیا کیا باتین کہین کوئی معلوم نکر سکا لیکن جنریل مذکور کچھ غصّے مین ہونٹھ کاٹتا ہوا نکلا اور اپنے ڈیرے مین جا پستول بھر کر اپنے پیٹ پر مارا' پر خیریت گذری کہ گولی اُسکی بائین پسلی سے تھوڑا سا پوست خراش کر نکل گئی اور وہ بیہوش ہو کر پڑا'

لو رنر اُفس کی اِس نادانی کی حرکت سے رنجیدہ خاطر ہو لاچار ظاہرداری
کی راہ سے جبراً قہراً ڈاکٹرلیٹ اور کپطان مارطن کو جنریل مذکور کی تیمارداری
کے لیئے بھیج آپ شاہزادون کے تشریف لانے کا منتظر رہا، جب اُنکی سواری
دریا کے اِس پار آئی تو دلاور جنگ اور چیری صاحب وغیرہ استقبال کو
اُنکی جلو مین پہنچے اور ہمراہ ہو خیمے تک لے آئے شاہزادون کے پہنچتے ہی اُن سب
سپاہیون نے سلامی کے قواعد سے بندوقین زمین پر رکھ پھر جلدی سے اُٹھا بارین
داغین اور سلامی کی توپین بھی سر ہوین شاہزادے کہ ابھی باغ سلطنت کے نونہال
تھے یہہ حال دیکھ سہم گئے، میر علیؑ رضا خان وکیل جو خواصی مین بیٹھا تھا اُنھین تسلی
دے کرہاتھیون کو خیمے کے پاس لا بیٹھایا پھر دوبارہ توپین دغین تب گورنر نے
آگے بڑھ دونون شہزادون کو ہاتھی پر سے ہاتھ پکڑ اُتار اور معانقہ کر خیمے
مین لیجا اپنے دہنے بائین کرسیون پر بٹھلا بڑی محبت و مرحمت سے مزاج کی
خیر و عافیت پوچھی، تب سیّد غلام علی خان اور میر علی رضا خان نے عرض کیا کہ
سلطان نے حضور کا لطف و احسان سن ان دو فرزند ارجمند کو سایۂ مرحمت
مین تربیت کے لیئے حوالے کیا ہی، آپ ان کے حال پر باپ سے زیادہ اشفاق
یگانہ مبذول فرمائیگا، اتنا کہہ کے علی رضا خان نے اُٹھکر دونون شہزادون کو
دست بدست گورنر بہادر کے سپرد کیا، لارڈ صاحب نے اُن کے ہاتھ کو
اپنے سینے پر رکھ فرمایا، چشم ما روشن ہماری عین خوشی ہی کہ اللہ تعالی
ہمیشہ اِنھین خرّم و کامیاب رکھے،

بیت

رہے اُنکے اقبال و دولت قرین
نگہبان رہے اُنکا جان آفرین

بے ہمارے نینون کے تارے اور ہمارے فرزند سے زیادہ محبوب و پیارے ہین،
اور عزت و حرمت مین بزرگون سے زاید، ہم سے حتی المقدور انکی خدمت گزاری
اور خاطرداری مین قصور نہین ہونے کا، تم لوگ ہماری طرف سے اچھی طرح ان
مراتب کو سلطان موصوف کے خاطرنشین کرو، الغرض ایک ساعت تک ایسے
ایسے تسلّی آمیز کلمے ارشاد کرکے عطر پان کی تواضع کر رخصت فرمایا، جب
شاہزادے وہان سے برخاست ہوکر چلے تو سلامی کی توپین پھر چلین بعد اسکے
وے بسعادت و اقبال اپنے خیمے مین جو اُنکے واسطے کھڑا کیا گیا تھا داخل ہوئے، لارڈ
صاحب اُسکی صبح کو شاہزادون کے خیمے مین ملاقات کو تشریف لیگئے، اُنکے پیچھے
میر عالم بہادر اور سماجی پنڈت بھی وہان حاضر ہوئے دو پہر تک نشست رہی جب
لارڈ صاحب اپنے ڈیرے کو آنے لگے تو سر برنگپٹن کے قلعے پر سے خوشی کی باڑین
دغین، دوسرے دن نواب مشیر الملک شاہزادون کے حضور مین حاضر ہوکر
اُنھین نواب سکندر جاہ بہادر کے ڈیرے مین ملاقات کے لئے لیگیا، چنانچہ نواب
موصوف بعد استقبال کے کمال تکریم و توقیر سے معانقہ کر اپنی مسند پر بٹھا انواع
طرح سے اُنکے ساتھ پیار اخلاص کی باتین کین اور رخصت کے وقت شاہزادون کو
جواہر کے خوان اور سترہ پارچے کا خلعت معہ سپر و شمشیر و اسپ و فیل او رسنہری
عماری ہر ایک کو پیشکش دیا اور اُن دونون معتمد کو چھہ پارچے کا خلعت معہ جیغہ و
سرپیچ اور سلک مروارید وغیرہ تواضع کیا تب نواب مشیر الملک بہادر نے
اُنکو اپنے ڈیرے مین لیجاکر خلعت و جواہر کے خوان اور اسپ و فیل اپنی طرف سے
نذر دے رخصت کیا، شاہزادے اُدھر سے پھرتے وقت ناناصاحب کے
ڈیرے مین تشریف لیگئے وہان بھی ایک لحظہ بیٹھ بیش قیمت خلعت اور
جواہر کے بھرے لے اپنے خیمے مین داخل ہوئے، ہنوز عہدنامہ سلطان کی طرف سے

ہرو ونشنحظ ہو کر اسیران عہد کی سرکارون مین داخل نہین ہوا تھا کہ تینون سرکارون کے حصّون کی سرحد ٹھہرانے مین سلطانی اہلکارون کے ساتھ کچھ مباحثہ درمیان مین آیا (میر صادق ملعون کی غمّازی اور بد صلاحی کی سبب سے) سلطان نے اس مطارحے سے برہم ہو کر اگرچہ شہزادون کو بخوشی و رضامندی عہد نامہ اوّل کی شرطون سے سرکار کمپنی کی مرحمت کے اعتماد پر لارڈ صاحب بہادر کی حفاظت مین سونپا تھا، خشم و تندی کی راہ سے عہد محبّت کو توڑ سرکاری فوج پر شبخون کے ارادے سوار ان خونخوار کا دستہ تعینات کیا، اِن سوارون نے چونکہ ہرو ڑ پہاڑ کے پیچھے سے بڑی مسافت طے کر افواج سرکار کی پشت پر شبخون مارنے کا قصد کیا اور بسبب فاصلے کے بروقت منزل مقصود کو نہ پہنچ صبح ہونے ایکا ایکی جو قت کہ اِدھر کے لشکر والے صلح کے خیال اور بھی اس نظر سے کہ شاہزادے قابو مین انگریز بہادر کے آچکے ہین چوکی پہرے سے غافل تھے سرکاری توپخانے پر توت زد و ضرب بچادی، تو بھی توپخانے کے سردار نے گھوڑون کے سم کی آہٹ پاکر بڑی چالاکی سے اُن سوارون پر کئی توپ جو پہلے سے بھر کر طیار رکھا تھا سر کیا جن سے قریب بیس سوارونکے گھوڑون سمیت کھیت آئے، یہہ ماجرا دیکھ باقی سوار باگین موڑ بھاگ نکلے، لارڈ صاحب نے اس خبر سے تعجّب کر شاہزادون کا خیمہ قلب لشکر مین لانے کے واسطے گورے سپاہیون کی پلٹنین تعینات کین اور اُنکے سردارون کو حکم دیا کہ شاہزادون کو پالکیون مین بٹھلا بڑی خبرداری سے لاکر رکھو، تب اُن سردارون نے حکم بموجب معہ پلٹن شاہزادون کے ڈیرے کے نزدیک جا اُسے گھیر لیا اور شاہزادون کو پالکی پر بڑی نگہبانی اور خبرگیری سے فوج نصرت موج کے درمیان خیمے مین لاکر اُسکے گرد بگرد

چوکی پہرا کھڑا کردیا اور مورچے کی طیاری کو بھی حکم دیا گیا، الغرض کئی دن تک یہہ
مجھلہ مچا رہا، آخر ہری پنڈت تانتیا بہادر کے حسن تدبیر کے سبب طرفین سے یہہ
قضیہ فیصل ہوا، اور مارچ مہینے کی اُنیسوین تاریخ عہد نامہ سلطان کی مہر و
دستخط ہو کر شاہزادون کے پاس پہنچا، تب اُنھون نے گورنر کی خدمت مین
جا کر بہت سا عذر معذرت کر کے اُس عہد نامے کو گذرانا، لارڈ صاحب نے
سر و قد اُٹھکر بڑے شاہزادے سلطان عبد الخالق کے ہاتھ سے عہد نامہ لے
دست بسر ہو سلامی کی توپین سر کرنے کو حکم دیا، بعد اسکے شاہزادے سب
رخصت ہو کر اپنے خیمے کو گئے، اُسی دن دوپہر دو گھڑی کے وقت گورنر کی
ضیافت کے طور پر الوان و اقسام طعام کے خوان سلطان عالیشان کے بھیجے
ہوئے محمد علی چوبدار کی معرفت پہنچے، لارڈ صاحب نے خوشی دل سے ضیافت قبول
کر چوبدار کو ایک دوشالہ اور نقد دوسو روپے انعام دیا اور اُن الوان
نعمت مین سے کچھ فوج کے سردارون پر تقسیم کروا باقی کھانا خاص باورچیخانے
مین لیجانے اور رکھانے کے وقت میز پر لانے کو فرمایا، چوبدار مذکور دو پہر رات
تک راقم اوراق کے ڈیرے مین تھا بعد اسکے لارڈ صاحب، سرکار کنپنی کے
عہد نامے پر اپنی مہر و دستخط کر پہلے دلاور جنگ کے ڈیرے کو تشریف
فرما ہوئے، ایک گھنٹے وہان بیٹھ میر عالم بہادر اور بجاجی پنڈت کو پیشتر
شہزادون کو خبر کرنے کے لئے بھیج آپ بعد ایک لحظے کے پاپیادہ اُنکے
ڈیرے مین تشریف لے گئے، شہزادے استقبال کر گورنر بہادر کو خیمے کے
اندر لائے اور گفت و شنود دلپسند سے لوازم اتحاد و دوستی بجا لائے،
بندۂ درگاہ بھی عہد نامہ ہاتھ مین لئے وہان حاضر تھا لارڈ صاحب نے فدوی سے وہ
عہد نامہ لے شہزادۂ کلان سلطان عبد الخالق کے ہاتھ مین دے مبارکبادیان دین،

یئے آپس مین یہان نہایت خوشی و خرّمی کے ساتھ بیٹھے ہی تھے کہ گورنر کے تشریف لانے اور شاہزادونکو عہد نامہ دینے کی تقریب پر سرینگپتن کے قلعے پر سے تہنیت کی توپین چلنے لگین ' لارڈ صاحب اِن شلّکون کو سنکر کچھ متردّد ہوئے تب سیّد غلام علی خان بہادر نے عرض کیا کہ حضور کے تشریف لانے کی جہت سے خوشی کی توپین قلعے پر سر ہوتی ہین ' لارڈ صاحب اِس حال سے مطّلع ہوکر تب شکر و سلام ادا کر خوشی خوشی شاہزادونکے ساتھ معانقہ کرنے کے بعد وہان سے اپنے ڈیرے کو تشریف لائے ' اُسی دن سے سب کے دل کو یقین ہو گیا کہ الحمد اللہ واہب بے منّت نے خلق اللہ کے حال پر رحم کیا کہ وے اِس رات دن کے دغدغے اور کھٹکے سے چھوٹے ' مارچ کی چھبیسوین تاریخ سنہ ۱۷۹۲ مین زر مصالحہ اقرار کے موافق سلطان کی طرف سے تینون سرکار مین داخل کردیئے گئے جو انواع طرح کے ہون ' کاس ' فلم ' چکری وغیرہ (سونے چاندی کے بنے ہوئے) اکثر ناقص عیار تھے اور سوائے سرینگپتن اور اُسکی اطراف کے اور کہین اُن کا رواج نتھا ' اِس لیئے صرّافون نے اُنکے پرکھنے سے حیران ہوکر عرض کیا کہ ایسے سکّون کے لینے مین سرکار کا بڑا نقصان ہی مگر حیدری اشرفیون اور اُس مغفور کے نام کے کاس ' فلم اور روپئی سب کے سب کا طلا نقرہ دونون کھرا ہی اور اُن کا وزن بھی چیناپٹن ' حیدر آباد ' پونان وغیرہ کے ہون وروپئی ' فلم وکاس سے کئی ماشہ کئی جو زیادہ ہی ' اُنکا لینا بازار کے بھاو سے کہ ہون پیچھے ساڑھے چار روپئی ہی مضائقہ نہین اور کم وزن سکّون کو گلا کر جس قدر اُن مین سے خالص سونا چاندی نکلے اُسکا حساب کیا چاہیئے ' لارڈ صاحب نے اِس بات پر راضی ہوکر سلطان کے معتمدون کو شرح وار حالات کہلا بھیجا ' تب اُن لوگون نے اِس امر کا اقرار کیا کہ انشاء اللہ تعالی ہم لوگ سلطان کے حضور مین نمونہ ہر ایک

رقم ملے سے سونے چاندی کا جو گلانے کے بعد معلوم ہوگا کہ اُنکے وزن مین کس قدر کمی ہی معہ اُسکی فرد کیفیت کے بھیج جواب منگا کر یہہ بکھیڑا بھی مٹا دینگے، القصّہ ایک ہفتے مین سرکاری صرّافون کی جنچائی کے موافق طرفین سے نزاع رفع ہو گئی اور خسارے کے بدلے زرخالص کئی اونٹ پربار ہو کر سرکار کمپنی کے خزانے مین آداخل ہوا، رسید اُس کی گورنر کی مُہر و دستخط سے سلطان کے حضور مین بھیج دی گئی اور دوسری سرکارون سے بھی رسیدین مُہر و دستخط ہو کر داخل سررشتہ ہوئین، اُس کی صبح کو اُس مقام سے فوج انگریزی کے کوچ کا دن ٹھہرا، سلطان نے وفور دوستی و یکجہتی کی راہ سے، لارڈ صاحب کی ضیافت کے طور پر پان سی اکاون بڑی دیگین الوان و اقسام طعام کی اور آٹھ سو نوّے پتیلے قلیے و قورمے وغیرہ کے، علاوہ اِسکے سات سو خوان مٹھائی حلوا لوزیات وغیرہ اور پھول کی ڈالی جواہرنگار کتنی چنگیریان محمد علی چوبدار اور غلام قادر خانسامان کی معرفت معہ ایک نیاز نامہ مشتمل اِس مضمون پر کہ باعتماد محبّت و اتّحاد یہہ ہدیۂ محقّر بھیجا گیا ہی گورنر موصوف نے ضیافت شاہی کا سامان و لوازمہ دیکھ بڑی خوشی و نشاط سے کچھ کچھ تناول فرما چار سی روپی نقد و دو جفت شال اور خط کا جواب اُن دونون لانے والون کو دے کر رخصت کر خود بہ دولت و اقبال شاہزادون سمیت خوشی خوشی ہرّدُرگ پہاڑ سے دو کوس اِس طرف آ کر اقامت کیا، اِس مقام مین قوم انگریز کے وے اسیر جو پیشتر نواب حیدرعلی خان بہادر کی لڑائی بھڑائی کے وقت اور جو لوگ بالفعل ستی منگل وغیرہ کی لڑائیون مین گرفتار ہوئے تھے سب کے سب خراب خستہ گورنر بہادر کی بارگاہ مین آ پہنچے، احوال اِن مصیبت زدون کا کیا کہیئے کہ صرف ہڈّی و چمڑا اور رشتہ حیات ہی کا اُن مین باقی تھا، عند التّحقیق معلوم ہوا کہ سلطان

ووف

اُنلو پابزنجیر کرمٹی کا ٹہنے کے کام مین رکھا تھا ؛ غیر اب لارڈ صاحب نے سلطانی
اسیرون کی رہائی کے واسطے جو قلعہٗ بنگلور مین موافق اپنے رتبے کے سرکار
عالی سے راتب روزینہ پاتے اور آرام سے رہتے تھے ایک چٹھی نام پر کرنیل کے
جو اُس قلعے پر متعیّن تھا لکھی ؛ تب وے لوگ بھی بموجب امروالا کے مخلصی پاکر
سرینگپٹن کو روانہ ہوئے ؛ بعد اسکے سرینگپٹن کے متعلّق قلعجات بنگلور ؛ نندی درگ ؛
ماکری وغیرہ چھوڑ دینے کے باب مین اُن حصارون کے متعیّن سردارون کے نام پر
اِس مضمون کے پروانے صادر ہوئے ؛ کہ تم نے جسقدر جنگی سامان کہ سلطانی
سردارون کے دخل سے اُن قلعونکے لینے کے وقت اُن مین پایا ہی اور
لحاظ سے اِس طول ایّام حرب کے جتنا اسباب و آذوقہ وغیرہ اپنی
جہد وکوشش سے قلعون مین جمع کیا ہو چاہیٔے کہ اُن سب کا تعلیقہ کرکے افواج
قاہرہ کے وہان پہنچنے کے منتظر رہو تاکہ جب لشکر انگریزی اُن قلعون کی
نواح مین پہنچے تو قلعہ سلطان کے کارپردازون کے حوالہ کرنے مین کسی
طرح کا خرخشہ باقی نرہے ؛ چنانچہ جونہین افواج دریاموج وہان پہنچی تو سرکار
کے سردار حاضر ہوکر تعلیقے کی فرد قلعے کی کنجی سمیت سلطانی اہلکارونکے سپرد
کرکے معہ اپنی جمعیّت ؛ لشکر نصرت اثر مین آن ملے ؛ اور اِسی مضمون
کے انگریزی پروانے بھی جو سلطانی دہات چھوڑ دینے کے باب مین لکھے گئے
تھے اور گورنری مہر و دستخط سے مزیّن تھے سلطان کے معتمدون
سیّد غلام علی خان وغیرہ کے حوالے کئے گئے ؛ تب وہان سے کوچ درکوچ
ماکری کے قلعے کی اطراف مین مقام ہوا یہان کے قلعدار نے بھی اُسی وقت کہ
افواج منصورہ اُس نواح مین پہنچی ؛ اپنی جمعیت سمیت ملازمت حاصل کر قلعے کی
قبض الوصول اور جنسون کی فہرست جو سلطانی کارگزارون سے لی تھین حضور مین

داخل کین اِسی طرح سے وہ گڑ کا قلعہ ا ربھی غلّے اور دوسری جنسون کا ذخیرہ قلعے کی کنجی سمیت سلطان کے کارپردازون کو دیے اُنسے رسید لیکر لشکر ظفر پیکر مین آملا ٔ تب یہان سے کوچ کر بعد چند روز کے مقام کو نکال مین ڈیرا ہوا اپریل کی پانچوین کو لارڈ صاحب اپنے رفقا سمیت بموجب نانا صاحب کی استدعا کے بڑی خوشی سے اُنکی محفل ضیافت مین کھانے کے شریک ہو کر گرم صحبت ہوئے اور رخصت کے وقت خلعت و جواہر ٔ اسپ و فیل ٔ عطر و پان کی تواضع قبول کر اپنے ڈیرے مین تشریف لائے ٔ ہری پنڈت نانا اپنے ساتھ کے سرداروں سمیت اُسی مقام سے رخصت کے لئے گورنر کے خیمے مین آکر طالب رخصت ہوا ٔ تب گورنر بہادر نے بطور رسم ہندوستان کے پیش قیمتی خلعت وجیغہ و سرپیچ اور موتی کا ہار ٔ ڈھال تلوار ٔ ہاتھی گھوڑا مع ساز سمیت ٔ جھالر دار مغرّق پالکی وغیرہ تعظیم و تکریم کا لوازمہ نانا صاحب اور اُنکی ہمراہی کے سرداروں کو تواضع کر رخصت کیا ٔ اِسکے دوسرے دن مرہٹے کی فوج لشکر ظفر پیکر سے پونان کی جانب روانہ ہوئی ٔ ساتوین کو جب لارڈ صاحب نواب سکندر جاہ کے ڈیرے مین رونق افزا ہوکر خلعت اور جواہر اسپ و فیل پیشکش لیکے وہان سے رخصت ہو آئے ٔ تو نواب سکندر جاہ و اعظم الامراو سیف الملک و راے رایان و راے شام لعل بہادر گورنر کے خیمے مین رخصت ہونیکو تشریف لائے اِس طرف سے بھی سب آداب و مراسم بترتیب مراتب ادا کئے گئے ٔ بعد اِسکے فریقین ایک دوسرے سے رخصت ہوئے تب لارڈ صاحب وہان سے شاہزادون سمیت کوچ و مقام کرتے ہوئے مے مہینے کی سولہوین کو انبور گڑھ کے نزدیک پہنچ اقامت گزین ہوئے ٔ راقم اوراق اُسکی صبح کو اپنے کئی رفیقون سمیت

جنسے اکثر وہین کے رہنے والے تھے قلعہ دیکھنے گیا، معلوم ہوا کہ بانی اِس قلعے کا پانڈؤن کی اولاد سے ایک راجا بڑا صاحب حشمت و شوکت تھا کہ کرناٹک کا تمام ملک باغ اِرم کی سرحد سے لیکر سیت بند رامیشر تک اپنے قبضۂ تصرّف مین رکھتا تھا اور چونکہ ملک بالاگھات کا ایک اور بڑا زبردست راجا نایر کی قوم سے پائین گھات کے مسخّر کرنے کا قصد رکھتا تھا اِس لیئے نت اِن دونون مین لڑائی بھڑائی مچی رہتی، بناچار کرناٹک کے راجا نے اپنے ملک کے بچاو کے واسطے وہ قلعہ بنایا تھا صانت اور متانت اِس حصن کی اِسی سے سمجھ لیا چاہیئے کہ اُسکی تعمیر پر قریب ہزار برس کے گذرا پر اُسکے مکانات کا یہہ عالم ہی گویا ابھی بنے ہین کہین مرمّت کی حاجت نہین، اگر مارتنڈ ران کے ڈرروئین کے ساتھ اُسکو تشبیہ دیجئے تو سزاوار ہی، الحاصل احقر العباد اُن مکانون کی سیر کرتا ہوا قلعے کے اندر جا پہنچا، چونکہ اُستواری و نادرہ کاری اُسکے در و دیوار اور عمارتون کے چھتون کی حیّز بیان سے باہر ہی سمند خامہ کو اُسکی تحریر سے روک مطلب کے میدان مین جولان دیتا ہی یعنے جب لارڈ صاحب مے مہینے کی بیسوین تاریخ وہان سے روانہ ہو کر کوچ در کوچ انتیسوین کو شہر چینا پٹن مین پہنچ کر امیر باغ کی جانب جو بنایا ہوا نواب والاجاہ بہادر کا ہی چلے دھر سے نواب والاجاہ اور عمدۃ الامرا بہادر نے بھی جو اپنا چشم خدم لیئے قدوم میمنت لزوم کے منتظر تھے، سواری خاص کے وہان پہنچتے ہی استقبال کے واسطے کرگز نر بہادر سے مصافحہ و معانقہ کر کے اُس مکان کو زینت بخشا شاہزادون کے اسطے قلعے کے اندر ایک مکان عالیشان مقرّر کیا گیا، لشکر شہر مین داخل ہونے لگا، س وقت شہر کے باہر دو قطار چھوتے بڑے خاص و عام تماشائیون کی بھیڑ ماڑ اور اُنکا رنگ برنگ کا لباس، طرح بطرح کا ساز و اسباب عجب عالم

کھلا تھا، اہلِ سواری ستھرے ستھرے گھوڑون پر سنہری زین باندھے ہتھیار لگائے ادھر اُدھر جلوہ گر اور پالکی نشین بڑی بڑی طیّاری سے بطور استقبال کے جدھر تدھر روان، مستورات بھی مارے اشتیاق کے چھتون پر اور دیوارون کے سوراخ سے اِس مشیّت الٰہی کی نظارہ بازی مین مصروف کہ سبحان اللہ کیا اسکی شان ہی جسنے اپنے بندگان مخلص کو اِسطرح فیروزی و ظفر کے ساتھ قحط و حرب کی بلا سے بچا پھر بخیر و عافیت اِس ملک مین لایا، گویا جان تن مین اور روح جسم مین آئی، بازار مین ہر ایک پیشے کے دوکاندار دو رستہ دوکانین ہر رقم کی اجناس و اشیا کی لگائے خریدار مول تول کر رہے تھے، ناظرین اور تماشائیونکا بہت تھٹ لگا تھا کہ لوگون کو دیدار فرحت آثار اُن یوسفان دیار ہجرت و غربت و عزیزان مصر عزّت و رتبت یعنے شہزادگان عالی تبار کی کہ ہمراہ لشکر نصرت اثر کے تھے کم نصیب ہوئی الغرض شاہزادے بصحّت و کامرانی چیناپٹن کے قلعے مین داخل ہوئے سلامی کی شلّکین ؛ غین، لارڈ صاحب جبتک وہان رونق افزا تھے ایک دن بعد ہمیشہ اُنکے دیکھنے کو تشریف لیجاتے، بعد چندروز کے شاہزادونکے ملال خاطر کے باعث اس لحاظ سے کہ طبیعت بشری کا خاصہ ہی کہ سدا ایکہی جگہہ رہنے سے ہرچند گلشن جنّت کیون نہو اُچاٹ ہو جاتی ہی اُس قلعے کے نزدیک ایک خوش قطع زمین پر از گل و ریاحین، جسمین مکانات اچھے خوش فضا دلچسپ تھے شہزادونکی سیر و تفریح کے واسطے ٹھہرائی گئی، اور اِس نظر سے کہ نوجوانونکی طبیعتین ازبس کہ باغ و بستان کے گلگشت اور لہو و لعب کی مائل ہوتی ہین مقرّر یہ ہوا کہ شاہزادے دن کے وقت جب چاہین قلعے سے مع اپنے اتالیق و معلم کے ساتھ جنھین سلطان والا شان نے اُنکے ہمراہ متعیّن کیا تھا اُس گلستان کی سیر

ووف

(۶۴۹)

تماشے کو جایا اور رات کو قلعے کے اندر آکر آسایش و آرام کیا کہین اور جسوقت شاہزادے اپنے وطن کو تشریف فرما ہوئے دو پالکی بارہ بارہ ہزار روپے کے طیاری کی کلکتہ مین اسٹویرٹ کمپنی کاری ساز کے کارخانے سے طیار کروا کر معہ تلوارین اور بندوقین و گھڑیان اور اقسام طرح کے تحفے تحایف ولایتی سرکار کمپنی بہادر کے طرف سے پیشکش کیا گیا

روایات منشی حمید خان کی جو ہمراہ گورنر جنرل

لارڈ کارنوالس بہادر کے اِس مہم مین حاضر تھا تمام ہوئین

ذکر ولادت بادشاہ عالیجاہ ٹیپو

سلطان کا اور اُسکی تعلیم و تربیت کا

اختر طالع خسرو ممالک ستان ٹیپو سلطان کا شہر ذیحجہ کی بیسوین سنہ ۱۱۶۳ ہجری مین موافق سترہ سو پچاس عیسوی کے اُفق اقبال سے طلوع ہوا جسنے خاندان حیدری نے نورو فروغ پایا والدہ ماجدہ اُسکی نواب میر معین الدین کی بیٹی تھی کہتے ہین کہ یہہ خاتون عفیفہ حالت بارداری مین ہندستان کی عادت و اعتقاد کے موافق خدمت فیضدرجت مین ٹیپو ستان نام درویش کے جسکی کرامت اور اجابت دعوت کا دکھن مین شہرہ تھا حاضر ہو کر امید کے باب مین اُس صاحبدل سے دعای خیر کی استدعا کی تب اُس پاک طینت نے اُسے یہہ خوشخبری دی کہ بفضلہ تعالی فرزند تیرا بادشاہ رفیع القدر ہوگا اُسکا نام ٹیپو رکھنا چنانچہ اُس درویش کامل کے فرمانے

سے نام اُسکا ٹیپو رکھا گیا اسکے پدر جلیل القدر نے اکثر ملکون سے ہر ایک علم و ہنر کے بڑے بڑے عالم و فاضل و اہل کمال و ہنر بلوا کر بڑی تقید سے اُسے تحصیل علم و ہنر مین مشغول کیا چنانچہ ٹیپو سلطان نے ہر ایک علم مین مہارت کامل حاصل کی اور ورزش سپہگری و کشتی گیری اور تیر اندازی و گوی بازی اور اسپ تازی وغیرہ مین بھی کمسنی ہی مین کمال مشق بہم پہنچائی اور ایام شباب مین حرب و ضرب کے قانون اور رزم و جنگ فرنگ کے قاعدے خوب اخذ کئے سنہ ۱۷۷۷ اور ۱۷۷۸ ع مین جب نواب حیدر علی خان کرناٹک کی تاخت تاراج پر متوجہ تھا سلطان اُنیس ہی برس کی عمر مین چابک و جری سوارون کی ایک بڑی فوج کی سپہسالاری رکھتا تھا پہلی بار اُسنے اپنی سپہگری اور معرکہ آرائی کا یہہ جوہر دکھلایا کہ نواح مدراس کی سرحدون کو دور و بست مار و تباہ کیا سارے اہل سیف و اہل قلم اُسکے آثار و اطوار خوردسالی کو دیکھ اُسکے ایام سلطنت کے دبدبے اور طنطنے کی پیش بینی کرتے تھے چند نون سنہ ۱۷۸۰ کے جولائی مہینے مین حیدر علی خان کی افواج بحر مواج کی طرح کرناٹک کی سرتاسر زمینون پر آپڑی تھی سلطان ہی دہنے کی فوج کا جن مین بارہ ہزار سوار خونخوار اور چھہ ہزار پیادہ جرار کی جمعیت اور بارہ ضرب میدانی یا جلوی توپ تھی سرلشکر ہو کر شمالی سرکارونکے محالون کی تسخیر کو متعین ہوا تھا چنانچہ اُسنے جمعیت مذکور سمیت سپطنبر کی چھٹی کو معہ اور آٹھہ ہزار جوانونکے جو اُسکے ماموں میر علی رضا خان کے ہمراہ کمک کے لئے اُستے جا ملے تھے پریا پالم کے گرد و نواح مین کرنیل بیلی کی فوج پر حملہ کرا ور بڑے محاربے کے بعد اُنکا تمام ذخیرہ و بنگاہ لوٹ پاٹ کر اُنھین شکست کا مزہ خوب ہی چکھایا اور اُس مہینے کی دسوین تاریخ جو لڑائی ہوئی اُس مین انگریزون کے بالکل لشکر کو مار لیا اور جب کرنیل بیلی کی

باروت والی پیتیون کو جلا کر خاک سیاہ اور اپنے سوارون سمیت آگے بڑھ انگریزی پلٹن پر تاخت کر اُنھین منتشر و تباہ کر دیا تب تو وہ اپنے والد بزرگوار کے حضور مین نہایت مرتبے مین شایستۂ تحسین و آفرین ہوا چنانچہ اُسی دن سے نواب فلک جناب اپنے فرزند ارجمند کو عمدہ سر لشکر اور سپہدار باتہور سمجھا اور جس ایّام مین کہ نواب بہادر نے آرکاٹ کو محصور اور قلعہ والونکو اُسکے چھوڑ دینے کے لئے تنگ و مجبور کیا تھا ٹیپو سلطان بھی وہان موجود اور قلعے کی تسخیر کے طریقے اور حیلے دیکھنے مین جو اُس وقت کمال چابکی و چوکسی سے عمل مین آتے تھے مصروف تھا بعد اُسکے خود بذات خاص ویلور و چنگلپیٹ اور وندیواش کے محاصرہ کرنے مین متوجہ ہوا اور سنہ ۱۷۸۱ع مین جب نواب بہادر اپنی فوج سمیت ترچناپلی پر چڑھائی کرنے کے ارادے جنوب کی جانب روانہ ہوا تھا تو ٹیپو سلطان کو اُسکی جمعیّت کے ساتھ واسطے محاصرے ویلور اور وندیواش کے پیچھے چھوڑ گیا تھا مگر پورٹو نو مین جرنیل سر ئیری کوٹ کے فتح ہونے کی جب اُسے خبر پہنچی تو بناچار اُس مہم سے دست بردار ہو باپ بیٹے دونون ملکر ننی فوج نگاہ داشت کرنے اور اس لڑائی کی جوکھم مٹانے مین سر گرم ہوئے بعد اسکے ٹیپو سلطان سے کارنامہ رستم دستان کا وقوع مین آیا کہ فبروری مہینے کی اٹھارہوین سنہ ۱۷۸۲ مین کولیرن نامے ندّی کے کنارے اُسنے کرنیل بریتھویط سے سردار کو اُسکی بالکل فوج سمیت مار گرا ہندوستان مین جوانمردی کے موئے نام کو زندہ کیا پر مشہور ہی کہ جیسا دوست دشمن اُسکی ہمّت وشجاعت کے قائل ہین ویسے ہی جبّاری و سنگدلی کے بھی ناقل ہین اگر اس فتح کے بعد فرانسیسون مین سے جرنیل موشیر لالی اور دوسرے عہدہ دار لوگ دشمن کے اسیرون کی جان بخشی کے لیے درمیان مین نپڑتے تو سبکے سب انگریز ہزیمت خوردے مارے جاتے اکثر انگریزی

عہدہ دار جو زخمی ہوئے تھے سریرنگپتن بھیج دیئے گئے وہان اُن مصیبت زدے گرفتارونکا
حال یہہ تھا کہ دن بھر تو دھوپ مین جلتے رہتے اور رات کو ایک چھوٹی ہال مین
بھیڑ بکری کی طرح بند کیئے جاتے ۔ بعد اِس رووداد کے انگریزون نے مرہٹونکے
ساتھ مصالحہ کر ایسا اقتدار بہم پہنچایا کہ اپنی افواج کرناتک پر بھیجنے کا قصد کیا چنانچہ
اگسٹ مہینے مین کرنیل ہنبرسٹن کے ہمراہ ایک بڑی جمعیت بنبئی سے دریا کی
راہ ہو کر ملیبار کی سرزمین پر چڑھائی کرنے کے ارادے بھیجی گئی ۔ کرنیل
مذکور نے کالیکوٹ مین اُتر کر تھوڑے ہی عرصے مین اُسے فتح کیا اس فتح کے
سبب اُسے یہہ جراٴت ہوئی کہ ملیبار کے درمیان مین بھی ہاتھ پانوٴن پھیلا ۔
پالیکاچری کا رستا لیا اور پانیاری رام گڑھی منگاری کوتہ کے قلعے معہ اور
مستحکم و قابل جگہون کے (جو متّصل اُس شاہراہ کے ہین جسکے سوا اور کوئی
راہ لشکر کے جانے کی نہین) لیکر تنبحاور اور مالوہ کے سبز حاصل محالون کو
اُس نقصان و ضرر سے جو تاخت و فوجکشی کے ہنگام مین واقع ہوتا ہی بچالیا ۔
سلطان بھی کرنیل کے دھاوا مارنے اور چڑھائی کرنے سے خبردار ہو ترنت
اپنی فوج دریا موج سمیت اِس ارادے سے کہ اُن لٹیرون کو مار بھگاے
بڑا ۔ انگریزی پلٹن اکتوبر مہینے کی نوین کو شہر پالیکاچری کے گردو نواح مین پہنچی
لیکن کرنیل ہنبرسٹن چونکہ اُس مکان کو بر خلاف اپنے گمان کے نہایت محکم پایا اور
اسلیئے کہ عوام مین یہہ بھی افواہ مشہور ہوئی تھی کہ ایک بڑی بھاری فوج حیدری
اُسکے پیچھے لگی چلی آتی ہی وہان کا رہنا مناسب نجان کر کوچ کیا ۔ پھر پہلے ہی منزل
مین اِس قلعے کے نگہبان سپاہیون اور ایک بڑے غول نے سلطانی سوارون کے
جو انگریزی پلٹن سے قبل آپہنچے تھے اُنکا پیچھا کر بہت سا اسباب و آذوقہ لوٹ لیا ۔
چونکہ سلطان کا ارادہ یہہ تھا کہ جس طرح ہوسکے اُسکی فوجین دریا کے ساحل اور

بشکر انگریزی کے مابین حائل رہین تا اُنکے بچاو اور بھاگنے کی راہ بند ہو جاے اسلیے اُس سپہدار عالی وقار نے ہرچند اِس بات مین بڑی ہوشیاری وچالاکی کو کام فرمایا تھا لیکن کرنیال ہنبرطن کی نہبت چوکسی اور دور اندیشی کی جہت سے منصوبہ اُسکا ٹھیک نہ بیٹھا اور انگریزکا لشکر کہ سلطانی سواروں کے حملون اور تعاقب کے سبب سے خاص کر اُسکے کوچ کے پچھلے دو دن انواع طرح کی اذیّت و مصیبت مین پھنسا تھا وہان سے بچ کر نو نبر کی بیسوین کو بخیریت پانیاری مین داخل ہوا ؛ قلعہ یہان کا نزدیک ایک بڑی ندّی کے مہانے پر دریاے شور کے کنارے کالیکوٹ سے انگریزی چالیس میل کے فاصلے پر واقع ہی ؛ اِس مقام مین کرنیال مکلو ڈ جو قدامت کی راہ سے کرنیال ہنبرطن پر فوقیت رکھتا تھا کچھ فوج لیکر مدد کو اُسے آملا ؛ لہذا فوج کی سرداری اُسی کے ذمّے ہوئی تب اُسنے جھت پٹ دریا کنارے موقع کی جگھون پر دمدمہ اور پشتہ بنا اپنی فوجون سے میسرہ میمنہ ؛ مقدّمہ آراستہ کیا اور چونو و پنڈیچیری نام دو بادشاہی جہازون کے سپہسالارون کو حکم دیا کہ جس قدر ہو سکے تم کنارے ہی کی طرف لنگر کرکے اپنی توپون سے لشکرگاہ کی پشتی مین سرگرم رہو ؛ اِدھر تو یہہ بند و بست ہو رہا تھا کہ سلطان کی فوج جسمین آٹھ ہزار پیدل ؛ چارسی فرنگی جوان ؛ دس ہزار سوار اور بہت سے سوار ان غارتگر مجتمع تھے انگریزی لشکر کے سامھنے اُترکر کئی ہون تک توپین مارتی رہی ؛ آخرکو سلطان نے اپنے پیادون کی تین تولیان بنائین ایک تولی مین جرنیال موشیر لالی اپنے ملک کے جوانون سمیت بڑی دلیری و ہمّت کی راہ سے انگریزی فوجون پر کئی بار چڑھگیا ؛ لیکن بے نیل مرام ؛ سلطانی فوج کے دو سی آدمی کھیت آئے تب لشکر انگریز نے پانیاری ندّی کے پار جاکر ڈیرا کیا اور اُسی مابین مین دسنبر مہینے کی گیارہوین شب کو قاصدون نے سلطان کے.

حضور مین آکر اُسکے والد ماجد کے رحلت فرمانے کی خبر گزارش کی تب وہ بضرورت جلدی سے سریرنگپٹن کی جانب روانہ ہوا اور بیسوین تاریخ اُسی مہینے کی سنہ ۱۷۸۲ع مین تخت سلطنت پر بیٹھا اور جب ماتمداری کے رسومات اور ملکداری کے ضروری امورات سے فارغ ہو چکا تو آرکاٹ کے ملکون کی طرف پھر کر فوجون کی سپہسالاری کے مہمات مین مشغول ہوا لیکن جنریل میتھوس نے جو اونور کی تسخیر کی اور بدنور و ساحل ملیبار کے آس پاس جو انگریزون کی فتح ہوئی تھی یہہ خبر متواتر پہنچ چکی تھی پس سلطان کا ارادہ یہہ ہوا کہ حال کی بالکل مہمون اور آرکاٹ کی آیندہ فتحون سے جن کی امید تھی باز آوے اور اپنے ممالک محروسہ کی پشتی و حمایت کے لیئے جو اُسکے نزدیک سب پر ترجیح رکھتی تھی روانہ ہوئے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مارچ کے پہلے ہی دنون مین سلطانی فوجین چنگامہ کی راہ ہو کر کوچ کرنے لگین یہانتک کہ مہینا نہ تمام ہوتے ہوتے ایک شخص بھی آرکاٹ مین نرہا الغرض سلطان ممدوح بڑی بھیر بھاڑ فوجون کی ساتھہ لیئے شتاب بدنور کی جانب روانہ ہو اپریل کے اوائل مین وہان جا پہنچا جنریل میتھوس سے اُس مُہم مین بالکل سہو اور غفلت ہی وقوع مین آئی اُسکو لایق تھا کہ ایسی حصین و محکم جگہہ کو پہاڑ کی کسی چھوٹی گھاٹی مین پناہ کے لیئے اختیار کرتا جہان سے ضرورت و مجبوری کے وقت اونوریا اور کسی مضبوط و استوار قلعے کو بھی جا سکتا اور جہان ہر طرح کی مدد اور رسد بھی دریا کی راہ سے اُسکو ملتی ولیکن وہ برخلاف اُسکے شہر بدنور مین جہان کوئی ایسی پناہ گاہ نتھی میسور کی ساری افواج بحرامواج کے سامھنے جسکی سپہسالاری خاص سلطان عالی منش کی ذات سے متعلّق تھی آکر مقابل ہوا آخر لاچار اور بےبس ہو کے محصور ہو گیا حوصلہ تو اُسکا دیکھا چاہیئے کہ فقط چھہ سو فرنگی جوان اور دو ہزار ہندستانی سپاہی سے وہ بےدھڑک

سلطان نے ایسے انبوہ لشکر کے جسمین لاکھ آدمی کا جما وتھا مقابلہ و مدافعہ کرنے کو آمادہ ہوا مگر اُس نے باکی و تہورکا خمیازہ بھی اُسے ویساہی ملا کہ ان سے اپنے چیدہ سپاہیون کو کٹوا شہر حریف غالب پر چھوڑ شتاب بقدم اضطرار وہان سے بھاگ نکلا اور بناچار ایک حصار مین آکر قلعہ بند ہوا تب سلطان نے اپنے کتنے دلاور سپاہی کو قلعہ محاصرہ کرنے پر تعینات کیا اور ایک بھاری جمعیّت اُنکی شاہراہ کی طرف بھی روانہ کردی تاکہ وہان آمادہ جنگ اور دشمنون کی گھات کی جگہہ سے چوکس رہین جب اِس ڈھپ سے ناکے بندی اور قلعہ والون کے پھر جانے کی راہ مسدود ہو گئی تو سترہ دن بعد بدنور کی سب محصور مجبور ہوکر اپنی اسیری پر راضی ہوئے قول قرار اُنسے یہہ ہوا کہ عزّت و آبرو اہل حصار کی بحال رکھی جایگی پر ہتھیار ونکا اُنکے البتّہ قلعے کے پشتے پر ڈھیر کروایا جایگا اور اُنکو چاہیئے کہ اپنی نج کی چیز بست پاس رکھ لین اور جو کچھ سرکار کمپنی کا مال ہی سو حوالہ کردین اور نہایت نزدیک کے رستے ہو کر ساحل تک پھر وہان سے جہاز پر چڑھ بنبئی کو روانہ ہو جائین راہ مین رسد اور منزل گاہ کی ضرورتون کی اہتمام سرکار سے کی جایگی اور سو سپاہی سپاہیون سے جنریل کے اپنے سلاح ساتھ اُسکی پاسداری مین مشغول رہین سنہ ۱۷۸۳ ع کے اپریل کی اٹھائیسوین کو اِس سپاہ محصور نے قلعے سے نکل کر اپنے ہتھیارون کا ڈھیر لگادیا اور جب بدنور سے ایک میل کے فاصلے پر جا کے مقام کیا تو اُنکے گرد بگرد سلطان کی فوج آکر محیط ہوگئی دوسرے دن جنریل کو اپنے نشان بردارون سمیت حضور مین حاضر ہونے کا فرمان گیا اور جب وے ملازمت مین پہنچے تو بعد بازجست اور تلاشی کے قید شدید مین مقیّد ہوئے پھر دو دن پیچھے لشکر کے دوسرے عہدہ دار و داروغہ لوگ اور فوج کا بخشی سبکے سب

طلب ہوئے و مقید رکھے گئے مگر بخشی منزل گاہ کو بھر گیا باقی سرداروں کی یہہ خرابی ہوئی کہ ننگے کئے اور تلاشی لئے گئے اُنکے پاس سے بہت سا زر نکلا بعد اُسکے اُن لوگونکو سولہ دن کی راہ دھوپ مین ننگے بدن پا بزنجیر قلعون مین لے گئے اسمین تو کچھ شک نہین کہ جنرل بڑی تکلیف سے موا پر یہہ نہین معلوم کہ کونسا خاص صدمہ اُسکے مرنے کا باعث ہوا گمان غالب ہی کہ بڑی سیاست سے اُسکے سر کو تن سے جدا کیا ہوگا دوسرے سردارون نے بھی یہی تنائج بے جا نگد از چکھے سلطان نے اُن قلعے والون کو بھی جنھون نے سر تسلیم جھکایا تھا برخلاف شرط معہود کے ویسا ہی سخت عذاب کیا اس جہت سے کہ جنرل میتھوس کے پاس بدنور مین چوری کا کچھ مال و اسباب پایا گیا اور اُسکی سپاہ نے بھی ممالک محروسہ کے بعضے محال پر بڑی لالچ سے چڑھائی کر اُنھین لے لیا تھا چنانچہ سلطان خود اِن باتون کو بیان کرتا تھا بہر تقدیر چون اُسکے قلمرو مین انگریزکی اُس فوج نے لوٹ پاٹ مچائی تھی جسکے سبب وہ ملک آرکاٹ کی تسخیر پر قادر نہوا یہہ بھی ایک وجہ قریب الفہم ہی کہ اُسنے بطور انتقام کے اِس طرح اُنکی سیاست و تعزیر کرنے مین اقدام کیا القصہ بدنور مفتوح ہوجانے بعد سلطان ممدوح لشکر قہار اور بڑی بھیر بھاڑ ساتھ لئے منگلور کی طرف روانہ ہوا چون یہہ ممالک محروسہ کے نامی بندرون سے تھا اُسکا لینا بھی خاص کر اُسے اہم ہوا چونکہ وہان کی حفاظت و پاسبانی کے لئے میجر کنبل کی سرکردگی مین بیالیسوان رسالہ اور ہندوستانی سپاہیون کی کئی پلٹن بڑی چوکسی سے رہتی تھی اگرچہ سلطان کے ساتھ بھی بڑی جمعیت تھی تاہم محاصرہ اور قلعہ سر کرنے کے بالکل کام کا علاقہ فرانسیس کی فوج سے جو سلطان کی ملازم تھی متعلق تھا چنانچہ یہی لوگ مورچہ اور دمدمہ بنانے مین سرگرم ہوئے اور اُنھین کے بردد

و کوشش کی جہت سے جولائی مہینے کی ابتدا مین قلعے کے درمیان ایسی ہال چل پڑ رہی تھی کہ محصورون کے دلون مین حریف کی تاخت و چڑھائی کا نت ایک نیا کھٹکا لگا ہی رہتا تھا ٬ اُنھین دنون فرنگستان سے فیمابین انگریزون اور فرانسیسون کے میل ملاپ ہونے کی خبر سلطان کی لشکرگاہ مین پہنچی ٬ تب سلطانی سرکار کے ملازم فرانسیسون نے یہہ خبر سنتے ہی انگریزون کے ساتھہ لڑنے سے صاف پہلو تہی کیا ٬ سلطان فرانسیس کی جمعیّت پر اُنکی اُس حرکت سے نہایت غضبناک ہوا لیکن چونکہ جانتا تھا کہ اُسکے ہندوستانی سپاہیون مین اتنا دم نہین جو اُس مہم کو سر کرین بناچار اُنھین فرانسیسون کو کبھی تو مصلحتہً استمالت اور دلدہی کی راہ سے اور کبھی تہدید و تنبیہ کرکے پھر اپنے کام مین سرگرم کرنیکا قصد کرتا رہا لیکن کچھ ثمر نہ بخشا اور آخرکار فرانسیس لوگ اُسکی لشکرگاہ سے چلے گئے ٬ اب منگلور کے محصورون کے آنے جانے کی راہ بند کی گئی اسّے لشکر انگریزی مین نہایت تنگی و تکالیف گذرنے لگی اور غلّے وغیرہ کی نایابی کے سبب سے اور بھی وے مجبور و عاجز ہوئے یہانتک کہ سلطان کو گمان غالب یہہ تھا کہ اب کئی دنون مین وہ مکان ہاتھہ آجایگا لیکن جنریل مکلوڈ کے پہنچنے کی جہت سے جو بنبئی سے تری کے رستے بڑی جمعیّت اور افراط سے رسد لیکر روانہ کیا گیا تھا ٬ وہ امید برنہ آئی اور صلح کا پیغام درمیان آیا جسکو سلطان نے قبول کیا ٬ تب سنہ ۱۷۸۴ کی ابتدا مین سر جارج اسطانطن اور دوسرا ارمدراس سے سلطان کے لشکر مین بعنوان سفارت آئے مارچ کی گیارہوین کو قول قرار مصالحے کا منعقد ہوا اِس شرط پر کہ جانبین سے سبکے سب اسیر اور دوسرے محالات جو جنگ و جدال کے زمانے مین طرفین کے عمل دخل مین آگئے ہیین چھوڑ دئے جائین چنانچہ انگریزون نے منگلور ٬ اونور اور دوسرے قلعے جو اُنکے قبضے مین آگئے تھے خالی کر دیا ٬

ہر چند قلعے اور محالات کے حوالے کر دینے مین طرفین سے عہد و پیمان کی رعایت عمل مین آئی مگر دوسری شرط یعنے اسیرون کی رہائی ہرگز سلطان کی جانب سے ظہور مین نہ آئی ؛ چونکہ انگریزون کے ساتھ عہد و پیمان ہونے سے کچھ دن آگے مرہٹون کی بدسلوکی کے سبب سلطان برہم ہو رہا تھا اور اُن دنون لشکر قہار اُسکے تابع اور زمانہ بھی موافق تھا پس فرصت کو غنیمت جان کے اُسنے یہہ قصد کیا کہ اپنی تلوار آبدار کے زور سے اُس قوم یغماگر کی آتش فتنہ انگیزی کو فرو کرے ؛ چنانچہ وہ اُسی عزم پر ملیبار سے بدنور کے رستے ہو کر شانور کی سرزمین سیر حاصل مین آ پہنچا ؛ یہہ خطّہ قدیم سے نواب عبد الحکیم خان کے بزرگوارون کے قبضے مین تھا جسکا چوتھ خراج مرہٹون کی سرکار مین داخل ہوتا تھا ؛ سنہ ۱۷۷۷ ع مین حیدر علی خان بہادر نے اِس ملک پر تاخت کر یہان کے نواب سے نعلبندی مقرّر کی اور اُسکی لڑکی کو اپنے چھوٹے بیٹے کریم شاہ کے ازدواج مین لی تھی ہرچند شانور کے نواب کو خاندان حیدری مین اِسطرح کا ناتا رشتہ تھا باوجود اِسکے وہ سلطان کے وہان آنے اور اِسکے ملاقات کرنے کو پسند نکر مرہٹون کے پاس چلا گیا ؛ سلطان کی طبیعت پر اُسکی یہہ حرکت شاق گذری تب اُسنے سراسر وہ سرزمین کو لوٹ لیا ؛ و نواب کے محاصرا کو سمار کیا ؛ بنکاپور کے قلعے کو آگ لگا جلا دیا ؛ اور شانور سے حملہ کر دھارواڑ اور بادامی دونون قلعے لے لیئے اُن دونون کے مسخر ہونے سے جوزہ اُس ملک کا سرتاسر دکھن کے اُن محالون تک جو مرہٹون کے عمل دخل اور کتپور یا وکشتنا ندّیون کے بیچ مین ہین فراخ ہو گیا ایسی فتوح کی تقویت سے اِدھر تو وہ کشتنا ندّی پار ہو بیٹے اور مرہٹون کے ملکون پر فوجکشی کرنے کا عازم ہوا اُدھر پونان کے کارپردازون نے اِس حال سے واقف و خائف ہو زبان آور ایلچیون کو بھیج کر

ووف

ما ہا کہ سلطان کے شعلۂ قہر کو فرو کر قول قرار آشتی کا درمیان لائین چنانچہ
سنہ ۱۷۸۴ کے آخر مین باہم میل ملاپ کا عہد و پیمان محکم ہوا اس قرار سے
کہ سلطان ممدوح حال کے اپنے تمام ممالک مفتوحہ پر قابض و دخیل رہے مگر شانور
وہان کے نواب کے حوالے کردے اس شرط پر کہ وہ اُسکے محاصل سے چوتھ
مرہٹون کے پیشوا کو دیا کرے خیر جب سلطان نے اُس طرح سے اپنے تمام
ریفون کے ساتھ صلح غالبانہ کی بفتح و نصرت میسور کے دار الملک سرینگاپٹن
کے طرف کوچ کیا، چونکہ اُن دنون حکومت و سلطنت مین اُسکے خوب استقلال
یدا ہوا اور ممالک محروسہ کے بالکل رعایا اور اطراف کے نواب صوبے
سبکے سب اُسکے منقاد و فرمان بردار ہوئے اُسنے بسعادت و کامرانی تحت
کمرانی پر جلوس فرمایا، اور سنہ ۱۷۸۵ مین خطّہ ادھونی کو جو جاگیر نواب نظام علی
ان کے بھانجے مہابت جنگ کی تھی بزور سر کیا، علاوہ کرنول اور کڑپے کے نواب
کی بھی باقی ماندہ ریاست پر جسکے اکثر محالات کو اُسکے پدر بزرگوار نے
سنہ ۱۷۷۸ اور ۱۷۷۹ کے درمیان اپنے ممالک محروسہ کے متضاف کیا
تھا متصرّف ہوا امتیاز گڑھ کا حصار کہ ہندوستان کے محکم و مشہور قلعون مین
شمار کیا جاتا ہی اور مدّت تک اُسپر نواب حیدر علی خان مغفور اور مرہٹون کا
انت تھا سلطان کے اختیار مین آیا بعد اسکے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ سال بھر تک
پنے عہد سلطنت کے سنہ ۱۷۸۶ مین خانگی امورات کے بند و بست اور
مالک محروسہ کے قلعجات کی تحقیق و تدارک اور خزینون و ذخیرون کے تفحّص ہی
ین مشغول رہا، جب اُن مہمّات ضروری کے انتظام و ضبط و ربط سے فراغت
وئی تب حکم کیا کہ ہر طرح کی پادشاہی اشیا و جایداد کی تعداد کو قلم بند کرکے الگ
لگ اُنکی فرد بنائین جواہر و زیورات اور نفایس گران بہا کا سیاہہ بتقید

قیمت طیّار کرین چنانچہ سارا خزینہ چاندی سونے اور بیش قیمتی نفایس کا بعد
قیمت کرنے کے آسّی کروڑ کا مال ٹھہرا اسکے سوا نو سو ہاتھی چھہ ہزار قطار شتر
تیس ہزار عربی گھوڑے چار لاکھ بیل ایک لاکھ بھینس چھہ لاکھ بھیڑ اور
تین لاکھ توڑے دار اور تین لاکھ چقماقی بندوق ۲ دو لاکھ تلوار بائیس ہزار
طرح بطرح کی توپ شمار مین آئین اور بارود کے انبار ۲ اور جنگی اسباب و
ہتھیار شمار سے باہر تھے یہ سب تو سرکار سلطانی کی اشیاے منقولہ تھین
اور املاک غیر منقولہ جیسے عمارات و باغات اور سوداگری کارخانجات وغیرہ
جن مین فقط باغات ہی سوا سی تھے اسی سے باقی ملکون کو بھی بہ مضمون
اِس مصرع پارسی کے ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا ۲
سمجھ لیا چاہیئے ۲ اور افواج جرّار خونخوار سوار و پیدل کی مسلّح و مکمّل ایک لاکھ
چوالیس ہزار سوا اُنکے ایک لاکھ آسّی ہزار سپاہی محالون مخزنون کی چوکی
پہرے کے واسطے جدے جدے تعینات تھے سلطان نے اپنے عمل مین افواج کے
دستورون کو بدل ڈالا یعنے نئے نئے نام لشکر کی جدی جدی ٹولیون کے واسطے
ایجاد کیا ۲ اور وہ احکام جو لڑائی کے ہنگام مین سپاہیون کو دیتے ہمین قبل اِسکے
انگریزی یا فرانسیسی زبان مین تھے اب اُنکی جگہہ پر فارسی و ترکی الفاظ
مقرّر کیئے اور سریرنگپٹن کے انبار خانون مین اِس قدر غلّون کا ذخیرہ جو سال بھر
ایک لاکھ فوج کو کفایت کرے جمع کرنے کا حکم دیا اِسیطرح اور قلعون مین بھی بقدر
ضرورت ذخیرہ و آذوقہ طیّار رکھنے کو فرمایا بعد اِسکے وہ دو برس تک سنہ ۱۷۸۷ ا
۱۰ اور ۱۷۸۸ مین کورگ اور خداوند مالیبار کے مسخّر کرنے مین مشغول رہا کورگ کا
راجا چار برس سلطان کی قید مین رہکر زندان سے نکل بھاگا اور فتنہ و فساد کا
باعث ہوا اگر مالیبار کے نائر لوگ کتنے تو جڑ بنیاد سے مستاصل اور اکثر مسلمان

وقف

لئیے کئیے باقی آن مین سے انگریزون یا اپنی ذات قبیلون کے ملکون کو نکل گئیے ؛
ر سلطان دین پناہ نے ستّر ہزار نصرانیون کو جنھین ملیبار کی سرزمین مین
یر کیا تھا ایک لاکھ ہندوؤن کے ساتھ خلعت اسلام پہنایا ؛ اور اِس وسیلے سے
اد سلطان کی جو غلبہ اسلام اور کثرت ملازم و خدّام کے باب مین تھی پوری ہوئی
نکہ اِن مصیبت زدے مظلومونکے مسلمان ہونے سے سلطان کے ممالک
روسہ مین مسلمانونکی جمعیّت بہت سی بڑھگئی سلطان کی حرص مسلمان
نے کی صرف ملیبار کے باشندون پر منحصر نہ تھی بلکہ کوئنبا تور کے رہنے والون اور
سرے ہندوؤن کے ساتھ بھی جو اُسکے محلّ عتاب مین پڑجاتے تھے یہی
لوک ہوتا یہانتک کہ آخر کو اُسکے دیوان پورنیا تک یہہ نوبت پہنچی تھی ؛ اگر
سلطان کی والدہٗ محترمہ کہ نہایت رحم دل تھین اُسکی شفاعت نکرتین تو وہ بھی
اہی نخواہی مسلمان کیا جاتا ؛ اُنھین دنون سلطان نے حکم قطعی دیا کہ ممالک
روسہ کے بالکل بتخانے اور دیول توڑ کر ڈھادین ؛ اور باجودیکہ نشے والی
زون مین کروڑ روپے سے زاید سالیانہ نفع سرکار کا تھا سلطان دین پناہ نے
اس دین اسلام کے اپنے فایدہ کا مطلق لحاظ نکر خرید فروخت اُن چیزونکی
لبارگی اُٹھوادی اور تمام کھجور اور تاڑ کے درختون کو جڑ پیڑ سے اُکھڑوا
الا اور آیندہ بھی اُن درختون کے لگانے کی مناہی رہی ؛ اور کئی جہاز سرکار
سلطانی سے عنداللہ مقرّر کیئے تھے کہ ہر سال حاجیون و زوارون کو
ت اللہ و کربلا سے معلاّ کو لایا و لیجایا کرین بعد اِسکے کہ انگریزون کے ساتھ
ہد و پیمان ہو چکا تھا سلطان نے سنہ ۱۷۸۴ع مین سید غلام علی خان اور دو
وسرے سفیر پر تدبیر کو ملک فرانسیس کی طرف روانہ کیا تا وہان
س باب مین مطارحہ کرین کہ اُنکی قوم نے انگریزون کے ساتھ جو سلطان کے

دشمن میں کیون مصالحہ کیا اور اُسکے کارپردازون کو مرنو انگریزون سے خلاف کرنے پر ترغیب و تحریض کرین بیش قیمتی نفایس و تحایف اور سلطان روم اور بادشاہ فرانس کے نام کے مکتوب اُنکے ساتھ بھیجے گئے، چنانچہ یہ تینون سفیر سنہ مذکور مین ہندوستان سے فرنگستان کی طرف روانہ ہو کر قسطنطنیہ مین جا پہنچے، طالبان اخبار کو معلوم ہو جیو کہ یہہ سیّد غلام علی خان دو مرتبہ سرکار سلطانی سے دولت عثمانیہ کو بطریق سفارت گیا، ایک بار تو سلطان کے تخت سلطنت پر جلوس فرمانے کے زمانے مین یہان سے عمدہ عمدہ ہدیے سلطان روم کے حضور مین لیجا کر مورد الطاف سلطانی ہوا اور اُس ملک کے نفیس نفیس تحفے شاہ روم سے بادشاہ دکھن کے واسطے لیکر پھر آیا پھر دوسری دفعہ مکتوب محبّت اسلوب لیکر گیا اور اُدھر سے سلطان روم کا نامہ جو اُس کتاب مین داخل کیا گیا ہی لیتا آیا سلطان کو اپنے جلوس کے ایاّم سے لیکر ہنگام شہادت تک سدا ہندوستان سے انگریزون کی ریاست اُٹھانے کی دھن تھی لیکن چونکہ اِس مطلب کے پورے ہونے کی کوئی معقول تدبیر اُسکے خیال مین نہین گذرتی تھی مگر یہہ کہ قوم فرانسیس کو جو ہندوستان مین انگریزون کے ہمسر اور ردانی و فطنت مین اُنکے برابر ہین اپنے ساتھ موافق کر بموجب اِس مصرع کے ع نشاید کوفت آہن جز بآہن، اِس مہم کے انجام کرنے مین اہتمام کرے، اسلیئے جب سلطان کے ایلچی ملک فرانس سے بےنیل مرام پھر آئے تب سنے چاہا کہ پھر دانشمند اور زبان آور ایلچیون کو فرانسیسون کے پاس بھیجے چنانچہ اپنے مقرّبان بارگاہ مین سے محمد درویش خان اور اکبر علی خان و محمد عثمان خان کو اِس کام کے واسطے تجویز کرکے دار الملک فرانسیس کی طرف روانہ کیا، چنانچہ وے جون مہینے کی نوین سنہ ۱۷۸۸ مین شہر طولان مین پہچکر جہاز سے

ماہرے فرانسیسون کے بادشاہ نے جو سولہوان لوئس کہلاتا تھا بڑی عزت و توقیر
سے ان کی ملاقات کی پھر تیسری آگسط کو ان سفیرون نے پروانگی باریابی
کی پاکر انگریزون کی قوم کو خطۂ ہندوستان سے نکالنے کے باب مین سلطان کی
طرف سے کمک و مدد کی استدعا کی اور یہہ بھی ظاہر کیا کہ ان دونون سرکارون
کی سعی و کوشش سے جتنے ملک مسخر ہونگے اور جسقدر غنیمت کا مال ہاتھ
لگیگا باہم دوستانہ حصہ برابر تقسیم کرلیا جائیگا ہرچند یہہ پیغام متضمن ترقی جاہ و
حشمت فرانسیس کے بادشاہ کو نہایت خوشی کا باعث تھا پر وہ بالفعل اُن
درخواستون کے منظور کرنے مین بسبب قرضداری کے بار کے مجبور تھا
با اینہمہ اُسنے اُن دوستانہ پیغامون کے جواب مین سفیرون سے کہا کہ تم
ہماری طرف سے بعد اظہار لوازم دوستی و محبّت کے سلطان کے خدمت
مین یون ظاہر کرو کہ یہہ مخلص خیر خواہ بمجرد فارغ ہونے اپنے خانگی امورات اور
ملکی مہمات سے بسر و چشم امداد و کمک کے لئے آمادہ و مستعد ہوگا خیر جب
سلطانی سفیر کئی مہینے تک شہر فرانس مین رہے اور شرطین مہمان نوازی کی
بڑے بڑے تکلف سے اُنکے لئے عمل مین آئین اسکے بعد وے توقیر و تکریم کے ساتھ فرانسیسی
جہاز پرسوار ہو ہندوستان کے عازم ہوئے اور سنہ ۱۷۸۹ کے مے مہینے مین سرینگپٹن
آ پہنچے لیکن چون وے اس سفارت مین ناکام پھر آئے اور سلطان کا جو مرکوز
خاطر تھا حاصل نہوا تھا اس لئے بڑی بے التفاتی سے اُنھون نے حضور مین بار پایا
جب سلطان کو فرانسیسون کی طرف سے اعانت کے باب مین مایوسی
ہوئی تب ملک ستانی کے حوصلۂ بلند سے کرنگانور اور جیاکوٹا ان دونون قلعونکے
لینے کے قصد پر جنگ کی طیّاری کی ان قلعون مین پہلے ڈیڑھ سو برس تک قوم
ڈچ کی عملداری تھی سنہ ۱۷۷۹ مین نواب حیدر علی خان نے اُنھین سے لیا تھا مگر

چونکہ وے لوگ اندنون مین کہ نواب بہادر اور انگریزون کے درمیان لڑائی ہوئی
اُسکے شریک و مددگار ہوئے تھے، اِس لیئے نواب نے پھر وہ حصار اُنھین کو
دے ڈالا تھا یہ قلعے ٹراونکور سے اُتّر کی طرف ہین راجا یہان کا جو انگریزونکے
ہواخواہون سے تھا اُن حصارون کے دخل کرنے کی بڑی تمنّا رکھتا تھا چنانچہ وہ کئی بار
ڈچ کے کارپردازون کے پاس اُنکی خریداری کا پیغام بھی بھیج چکا تھا، اور
یہی بات سلطان کی ناخوشی کا باعث ہوا کیونکہ وہ قلعے کوچین والے راجا کے
متعلّقات سے ہین جنکا خراج بطریق تعلقبندی سرکار حیدری مین داخل ہوتا تھا پس
یے دو قلعے بھی سلطانی قلمرو کے تحت مین تھے اور اِس لیئے سلطان نے سنہ ۱۷۸۹ع
مین ڈچ کے کارپردازون سے بجبر اُن حصارون کو پھیر مانگا جسپر اُن لوگون نے
سلطان کے رعب و دہشت کے سبب اُس راجا سے قلعون کی فروخت کا معاملہ
پخت و پز کرکے جلد اُنھین اُسکے کارپردازون کے حوالے کردیا، سلطان اُنکی
اِس حرکت سے نہایت برہم ہوکر سنہ مذکور کے جون مہینے مین بڑی جمعیّت
ہمراہ لے کرنگاتوری کی جانب تسخیر کے ارادے سے روانہ ہوا، تب ٹراونکور
کے راجا نے انگریزون سے کمک مانگی، سلطان اِس حال سے اور بھی آشفتہ
خاطر ہوکر اُسکے ملک پر لشکر جرّار لے چڑھ گیا، اور اُنتیسوین ڈسمبر کو ٹراونکور پر
حملہ کرکے ناکام پھر آیا اور آدمی بھی اُسکی فوج کے اُس لڑائی مین بہت مارے
گیئے، چونکہ سلطان کا یہ تاخت کرنا برخلاف اُس مصالحے کے جسکا عہد و پیمان
بنگلور مین منعقد ہوا تھا اور راجا مذکور کے ملک کی حفاظت بھی اِس صلح کی
شرطون مین ایک بڑی شرط ٹھہری تھی وقوع مین آیا اِس جہت سے انگریزون
نے ناخوش ہوکر راجا کی مدد کو کئی پلٹن بھیج دی تسپر بھی سلطان نے اپنی دھن
نچھوڑی اور دوبارہ مارچ کی چھٹھی سنہ ۱۷۸۹ مین اُسپر چڑھائی کی اور

پھر شکست اُٹھائی، بعد اسکے سرنگپٹن سے بھاری توپخانہ منگوا کر پندرھوین
اپریل کو ہلّا کرکے دروبست اُس سرحد پر دخل کرلیا راجا کی فوجین وہان سے
مجبور ہو اپنے ملک کی طرف پھر گئین، سلطان نے اُنکے تعاقب مین لشکر بھیجنا
صلاح نجان کر ترنت کرنگانور پر تاخت کی اور بڑی اہتمام سے محاصرہ کرکے
جلد اُسکو بھی مفتوح کیا اور جیکوٹہ پارور کوڑیا پالی اور کئی قلعے سہج مین لے لئے
جب ترّاونکور کے اُتّر کی نواح سر ہو گئین سلطان نے اُس سرحد کے تاخت
تاراج کرنے کو حکم دیا، جبکہ سلطان کی اِس جرأت و سبقت کو انگریزون نے
خلاف عہد اور مقدّمہ جنگ کا سمجھا تب اُنھون نے راجا کی مدد کے لئے کرنیل ہرطلی
کو ایک بڑی فوج کے ساتھ بھیجا اور بنبئی و مدراس کی افواج مین بھی اُنکے
سپہسالارون کے نام پر جنگ و حرب کے آمادہ ہونے کو فرمان گئے اور اُسی
عرصے مین مرہٹے اور نظام علی خان کے پاس بھی انگریزون کی طرف سے آشتی
کا پیغام بھیجا گیا تا وے لوگ اُن سے ملکر سلطان کے مقابلے کو اپنی اپنی فوج
طیّار کرین وے دونون تو سلطان سے بدل عناد رکھتے ہی تھے اِس پیغام کو جلد قبول
کرلیا سلطان نے اِس خبر سے ترّاونکور کی فوجکشی موقوف کر سرنگپٹن کی
جانب مراجعت کی اور مدراس کے کارپردازون سے درخواست ایک ایلچی
کے روانہ کرنیکی کی تا اُسکے ذریعے سے ترّاونکور پر سلطان کے چڑھائی کرنے کی
وجہ بخوبی اُنھین معلوم ہو جاے، پر اس درخواست کو جنریل مینڈوس نے قبول
نکیا اور کہا کہ یہ بات ظاہر ہی کہ سلطان نے سنہ ١٧٨۴ کی شرطون کے
برعکس انگریزی اسیرون کے بھیجنے مین خلاف عہد کیا اور باوجود اِس عہد و
پیمان کے، سرکار انگریز کے خیر خواہ کی سرحدون پر تعدّی کا ہاتھ پھیلایا،
القصہ سنہ ١٧٩٠ کی پندرھوین جون کو جنریل مینڈوس نے ایک فوج جنگین

سکے ساتھ سلطان کے ممالک محروسہ مین داخل ہو کر پہلے تو کرور کے قلعے مین عمل کرلیا پھر یہان سے دارا پورام اور کوئمباتور جا کر اُن دونون کو بھی سر کیا، اُدھر کرنیل اسطوارٹ ڈنڈیگال اور پالیکاچری پر قابض و متصرّف ہو گیا، اب جنریل میڈوس نے یہہ قصد کیا کہ گجلہٹی گھاٹ ہو کر میسور مین داخل ہو، اور جبتک یہان انگریزی فوج کوئمباتور مین آذوقہ و غلّہ جمع کرنے مین مصروف تھی اودھر کرنیل فلائڈ اپنی پلٹن سمیت ستیمنگل مسخّر کرنے کو آگے بھیجا گیا، تب تو جنریل مذکور نے اس مہم کو بڑی آسانی سے سر کرلیا، جس عرصے مین کہ انگریزی پلٹنون نے ایسا تغلّب و تصرّف کیا لشکر سلطانی کی طرف سے کسی طرح کا اُنکا مدافعہ ومقابلہ نہوا مگر فقط سیّد صاحب کے رسالے کے سوار اور کتنے پنڈارے لوگ ہی تو کبھی کبھی اُنکی بنگاہ و سپاہ کا اسباب لوٹ تاراج کر پس ماندون افوج کے بھولے بھٹکون کو مار لیتے، چونکہ اُنھون سلطان کے کوچ مقام کا کچھ بھی حال ظاہر نہ تھا یہہ گمان گذرتا تھا کہ ابتک وہ سرینگپٹن ہی کی اطراف مین ہی اگاہ سپطنبر مہینے کی تیرھوین کو لشکر سلطانی کے ہراول نمود ہوئے جنھین کرنیل فلائڈ کے طلایہ دارون نے دیکھا، پھر کئی ساعت بعد سلطان کی فوج بھی جسمین ... ہزار جوان معہ ایک بڑے توپخانے کے تھے کاڑوار کے میدان مین آن پہنچی ... بہادرون نے پہنچنے کے ساتھ ہی انگریزی پلٹنون پر گولے اور گولیون کا مینہہ برسایا دن بھر تو طرفین سے بازار کشت و خون کا گرم رہا اور اکثر دلیران طالب نام کام آئے، شام کے وقت دونون لشکر میدان جنگ سے تفاوت آکر اُترا، کرنیل فلائڈ مستعد تھا کہ انگریزی لشکر سے جا ملے، پر باربرداری کے چارپایونکے نہونے کی جہت سے آخر کو بمجبوری نت سا بھاری سامان و سرانجام اور توپخانہ پیچھے چھوڑ کر سپطنبر کی چودھوین اپنی فوج سمیت روانہ ہوا، ساتھ ہی اُسکے سلطانی فوجین بھی وہان جا پہنچین سالادن تو

طرفین کو دونو ہی دو رستے گولے مارتے گذرا لیکن سہ پہر کو چار کے عمل مین جب حریف کا لشکر اپنی منزل تلک کو پہنچ چکا تھا بڑی لڑائی ہوئی اور تین گھڑی تک قایم رہی ؀

بیت

غرض مہر تابان ہوا جب نہان
گئے تب سوئے خیمہ جنگ آوران

ڑ ان جب سلطان نے مراجعت کی تو انگریزی پلٹن نے کھیتکے و یلا ڈی کی جانب نال نکلی اور دوسرے دن وہان جا پہنچی ؀ اُدھر سے جنریل میندوس سلطانی فوج کے پہنچنے کی خبر پاتے ہی کرنیل فالانڈ کی مدد کو چلا ؀ لیکن چونکہ اُسکے رہنما غلطی سے ستیمنگل کے رستے بچاکر اُسکو دامیکوٹے کو لیگئے ؀ اِس لیئے جنریل اور کرنیل سے ملاقات نہوسنے پائی اور دونون کی فوجین بے دیکھنے ایک دوسرے کے آگے پیچھے ہو گئین ؀ پر سلطان نے چون اپنے دل مین جنریل مذکور کی اِس حرکت کو ہو کھا سمجھا کہ وہ در پردہ یہہ چاہتا ہی کہ اپنی فوج لیکر سریرنگپٹن اور اسکے لشکر کے بیچ حایل ہو لہذا وہانسے معاودت کرکے پھر بوانی ندی کے پار جا اُسکے اُتر کے کنارے پر ڈیرا کیا جبتک اُدھر انگریزی پلٹنین آپسمین ملکر کوئمباتور پھر گئین ؀ چونکہ سلطان کی سرکار مین بار برداری کے چار پائے بہتایت سے اور لشکری اسباب و ذخیرون کے کہین جانے مین شدّت سے پھرتیلے تھے اور اُسکے غارتگر سوار بھی ہمیشہ اطراف فوج کی چوکی پہرے مین نہیت چوکس اور ہشیار اور انگریزون کے جاسوس سے بردار رہا کرتے تھے بلکہ جب اُنمین سے کسی کو پاتے بے دھڑک مار ہی ڈالتے تھے اور دمبدم انگریزی پلٹنون کی خبرین سلطان کو پہنچایا کرتے اِس جہت سے انگریزون کو تو سلطان کی روانگی کی اطّلاع نہوتی اور سلطان کو اُن لوگون کے فوج مقام کا حال خوب معلوم رہتا ؀ القصّہ جب مدراس کے کار پردازون سے جانا

کہ جنریل مینڈوس کی سپاہ اتنی نہین ہین کہ اُنسے عہدہ برائی جیسی چاہئے سلطان کے ویسے انبوہ لشکر کے سامہنے ہوسکے تب کرنیل کسونل کو حکم ہوا کہ وہ اپنی جمعیّت سمیت کو نُنباتور مین جنریل مذکور سے جا ملے جاسوسون نے یہہ خبر سلطان کو پہنچائی تب وہ جہت پت کرنیل کے مقابلے کو روانہ ہو وہان جا پہنچا اور تین دن تک پیہم اُسکی فوج پر گولے مار تارہا لیکن کرنیل اُسکے سامہنے سے تال کر جنریل مینڈوس اور اُسکے لشکر کے پہنچنے کا منتظر تھا جب نوین نومبر مین سلطان کو جنریل کے پہنچنے کی خبر ہوئی تو اُسنے ترنت پولامیتی کی طرف کوچ کر اپنی فوجون کو حکم دیا تا وے اعدا کے سنمکہہ نہو کر اُسسے آملین چونکہ اندنون سلطان یہہ سمجھکر کہ اعدا کی افواج کا مدافعہ اُسسے نہوسکیگا اپنے والد مغفور کے قدیم رویے کو اختیار کر ممالک محروسہ کی محافظت و پاسبانی چھوڑ اعدا کے ملک و رعیت کو تباہ کرنے پر مستعد ہوا پس میسور کی طرف نجا کر شمالی اطراف کے دکھن روانہ ہوا اس ارادے سے کہ تنجور کی سرزمین ہو کر ایکا ایکی ترچناپلی پر جا پڑے مگر جب کلیرون نامے ندّی کے کنارے پہنچا تو اُسکی طغیانی اور جوش و خروش دیکھکر مجبور رہا کیونکہ اگرچہ عبور کرنا رو دکا ممکن تھا پر اعدا کی افواج جو ن اُسکے لوتنے کی راہ بند کرنے کے لئے تعاقب مین تھی وہ بائین ہاتھ کو مڑکر رستے مین جتنے دہات اُسکے سامہنے آئے سر تا سر لوت پات سے خاک سیاہ کیا پھر دسمبر مہینے مین اُسنے جا کر تھیاگر گڑھ کو گھیر لیا پر کچھ فائدہ نہوا جب ستر ہ دن محاصرے کو گذرے تو ترناملی چتاپت وانڈیواش کے رستے آگے کو کوچ کر راہ کے درمیان شہرون کے اُجاڑنے برہمنون بتخانون کے اسیر و پلید کرنے مین جو اُسکے معمولات سے تھا دریغ نکیا بعد اِسکے وہ پانڈیچیری کو روانہ ہوا اِس امید پر کہ فرانسیسون سے کچھ مدد مانگے یا مرنو اُنکے ساتھ دوستی و اتّحاد کا عہد کرے

مگر اِس جہت سے کہ اُنکے حاکم نے انگریزون کے ساتھ یہ اقرار کیا تھا کہ وہ زنہار طرفین جنگجو مے کسی کی کمک نہین کرینگا سلطان نے بناچار وہان سے ناکام پھر کر برماکایل کے قلعے کو سر' اور اُس لڑائی کے زمانے مین خوب ہی اپنی سرلشکری کا جوہر ظاہر کیا جنگ کے آلات اور سپہگری و دشمن سوزی کے داو' گھات کو ایسی ہشیاری اور پردلی سے استعمال کیا کہ اُسکی چالاکی و جوانمردی نے انگریزون کا سارا منصوبہ غلط کردیا چنانچہ اب اُنھین میسور کی بڑی سرحدون کا لینا تو درکنار ایک اور نیا اندیشہ پیدا ہوا کہ سلطان کہین مدراس کے آس پاس کی سرحدون پر لشکرکشی نکرے اور وہان کے رہنے والون کو طرح بطرح کے رنج و مصیبت مین نہ ڈالے' لیکن چونکہ لارڈ کارنوالس ۱۷۹۱ سال مین بنگالے کی طرف سے ایک بڑا سنگین لشکر اور مبالغ خطیر لیکر مدراس مین آپہنچا اور مرہٹے اور نظام علی خان کی فوجین بھی پونان و حیدرآباد سے انگریزون کی مدد کو روانہ ہوئین زمانے کا رنگ ہی اور ہوگیا تب سلطان نے کرناٹک کی اطراف سے اپنے ممالک محروسہ کی حفاظت و پشتی کے لئے جلد کوچ کیا اُنتیسوین جنوری سنہ ۱۷۹۱ مین لارڈ کارنوالس مقام دلہوتہ سے سپہسالاری کا عہدہ لیکر گیارھوین فبروری کو ویلور مین آپہنچا سلطان نے یہ سمجھکر کہ انگریزی پلٹنین انبور کے گذارے گھاتے ہو کر میسور کی سرحد مین داخل ہونگین اپنی فوجون کو اُس اطراف مین جمع کیا لیکن لارڈ ممدوح ویلور چھوڑ کر اُتر کی جانب روانہ ہوا اور پہلے اُسکے کہ سلطان اُسکی اِس روانگی سے خبردار ہو مگلی گھاتے مین دخل کرکے سلطان کے قلمرو مین داخل ہوا کولار اور ہسکوتے کے باشندون نے یے دونون قلعے بے مزاحمت و مقابلہ اُسکے حوالے کردیا' پانچوین مارچ کو لارڈ موصوف اپنی پلٹنون سمیت بنگلور کی نواح مین جا اترا اور سلطان نے بھی اپنی فوجین لیکر انگریزی لشکرگاہ کے مقابلے مین آڈیرا کیا بنگلور کا قلعہ دونون

لشکر کے درمیان رہا ٔ اُسیدن انگریزی سواروں نے جو حریف کے لشکر کی کیفیت دریافت کرنیکو متعیّن ہوئے تھے افواج سلطانی کے ایک غول پر حملہ کیا ٔ لیکن بڑی جدّ و جہد کے بعد مجبوری کی حالت مین ناکام پھر گئے اور اُنکے ساتھ والے بہت سے مارے پڑے شہر پتنیہ تاخت کر غنیم نے لے لیا میسور کے بہت جوان کھیت آئے اور قلعہ بھی اُسکا اکیسوین مارچ مین بلوے سے مسخّر ہوا ٔ قلعدار ہزار سپاہیون سمیت مارا پڑا باقی ماندہ سپاہ اسیر ہوئے ایسے واقعہ کے حادث ہونے سے سلطان نے پہلے تو لارڈ کارنوالس کو موقّت صلح کے واسطے ایک نامہ لکھا مگر جب جواب اُسکا خاطر خواہ اُسکو نملا تب اپنی فوجون کی سرداری وخبرداری مین سپہسالارون کو مقرّر اور اُنھین یہہ تاکید کر کہ تم یہان اعدا کی تاخت سے ہشیار رہنا ٔ آپ سریرنگپٹن کی طرف روانہ ہوا تا وہان جا کر پناہ کے سامان کو سرانجام کرے اتھائیسوین کو اِسی مہینے کی لارڈ ممدوح اِس ارادے بنگلور سے چلا کہ سپاہ نظام علی خان اور اُسکے ہمراہ کی فوجون مین جو انبور گرھ سے چلی تھین جا ملے ٔ اپریل کی تیرھوین کو انگریزی لشکر نظام علی خان کے فوج تک جسمین پندرہ ہزار سوار تھے جا پہنچا ٔ بعد اِسکے لارڈ موصوف اپریل مہینے مین سنہ ١٧٩١ کے بنگلور کو پھر آیا ٔ پھر مے مہینے کی تیسری کو اُسنے سریرنگپٹن کی طرف کوچ کرنا شروع کیا اور مقام اراگیری مین پہنچکر اپنے لشکر کا ڈیرا کیا سلطان نے اپنی فوجون کو کاویری ندّی کے اُتر کنارے پر جسکے سامھنے چوربالو یا دلدل تھی لڑائی کے واسطے طیّار کین ٔ پندرھوین کو لارڈ کارنوالس نے اُسپر حملہ کیا اور بڑی کشش و کوشش کے بعد ٔ بسبب لاچاری کے وہان سے نکال قلعے کی توپون کی آڑ مین آکر مقام کیا ٔ اُدھر سے بمبئی کی پلتن بھی جسکا جنریل ابرکرمبی سپہسالار تھا ٔ یہان مدراسی فوج کے پہنچنے سے کئی دن آگے ہی پہنچ چکی تھی ٔ

لارڈ موصوف چاہتا تھا کہ ان دونون پلٹنون کو ایک ساتھ شامل کرے مگر چونکہ ایام بارش کے سبب ندیان چڑھی ہوئین تھین اِس مطلب مین تاخیر واقع ہوئی جب تو اُسنے بھی اِس راہ سے اور بھی دوسرے موانع کی جہت سے سربرنگپٹن کی چڑھائی دوسری لڑائی پر موقوف رکھ جنرل ابرکرنبی کو ترنت مایبار کی جانب جانے کا حکم دیا جنرل مذکور چون باربرداری کی ناداری کے سبب توپخانہ اور جنگ کا لوازمہ کچھ بھی ساتھ نہین لے گیا تھا باوجود اسکے سلطانی غارتگر سوارون کے ہاتھون شدت سے تنگ کیا گیا کیونکہ اِن لوگون نے کچھ لشکری ساز و سامان تو لوٹ لیا سپاہیون مین سے بعض بعض کو اسیر اور کتنون کو قتل کرڈالا اور بالکل انبارون مین باروت کے جو پریاپٹن نامے بتخانے کے درمیان ڈھیر کر رکھی گئی تھی سلطان کے حکم سے آگ لگادی الغرض کہ اِن سوارون نے انگریزی لشکرگاہ کے آس پاس کی سرحدون مین تانکے بھر کی چیز بھی باقی نہین چھوڑی تھی حریف کے آدھے سوارون کو پیادے چلنے کی نوبت آئی لارڈ کارنوالس کے لشکر مین ہرروز مواشی جانور ہزارون مرنے لگے رسد کی راہ اِس طور سے بند کی گئی تھی کہ غنیم کی فوج مین ایک بیل چاول بھر کا بھی پہنچنا ممکن نہ تھا اسیطرح اخبار و نامہ پیام کی تمام راہین یکلخت مسدود کردی گئی تھین یہانتک کہ خبر مرھٹون کی افواج کی جن کے پرسرام بھاو اور ہری پنت سرغنہ تھے اور سریرنگپٹن مین پہلے ہی اُنھین پہنچنا ضرور تھا نہین پہنچ سکتی تھی ناچار لارڈ موصوف ایسی بے بسی ولاچاری کی حالت مین اِس درجے مجبور ہوا کہ خواہی نخواہی اُسے تمام ساز و سامان اپنے توپخانے کا برباد کرنا گولون کو دریا مین ڈالنا آلات لشکرکشی کے بالکل چھکڑون عرابون کو جلانا اور سرے پہینے کی چھبیسوین بنگلور کی جانب ناکام پھر جانا ضرور ہوا اور اُدھر اِسی جہت سے

سریرنگپٹن کے قلعے سے مبارکباد کی باڑین دغنے لگین رات کے وقت تمام
شہر مین اِس خوشی سے روشنی کی گئی درباریون اور حضور کے مقربون
نے تہنیت کی رسمین ادا کین کہ الحمدللہ اسنے قوی دست اعداے دولت
اِس دوسری لڑائی مین شکست پاکر ناشاد و نامراد پھراے گئے باوجود اِسکے
سلطان کے دل پر چون روز مرّہ اُسے فتح مندی کے ساتھ مرہٹون کے آگے بڑھنے
آنے کی خبرین پہنچتی تھین خوب اِس بات کا نقش تھا کہ ہرچند افسون و عزیمت
سے آسیب اِن سفید دیوون کا دار السلطنت سے کچھ دور ہوا لیکن
تسخیر اُنکی ہنوز قرار واقعی عمل مین نہین آئی اِسیواسطے لارڈ کارنوالس کے
پاس صلح کرنے کے باب مین ایک نامہ لکھا جب اُسکے مضمون سے لارڈ
موصوف نے معلوم کیا کہ اِن نون جو انگریزون اور اُنکے خیرخواہون مرہٹے اور نظام علی خان
مین باہم میل ملاپ کا عہد پیمان ہوا ہی سلطان اِس جتھے کے توڑنے اور فقط
آپ ہی انگریزون کے ساتھ اتّفاق اور وفاق رکھنے کا ارادہ رکھتا ہی تب
جواب مین یون لکھا بھیجا کہ مین آپ کا کسیطرح کا پیام جسمین خیرخواہان انگریز
مرہٹے اور نظام علی خان شریک و متّفق نہون منظور نہین کرسکتا علاوہ طرفین
سے کچھ عہد و پیمان قرار پانے کے پہلے یہہ بات نہایت ضرور ہی کہ آپ انگریز
کے سارے اسیرون کو حوالے کر دیجئے جب پھر سلطان نے ٹھیک ٹھیک حقیقت
حال بیان کیا کہ اُنکے اسیرون مین سے ایک بھی اُسکے یہان نہین ہی اور چونکہ
وہ بیقین جان چکا تھا کہ لارڈ کارنوالس اپنے ہواخواہون کی عہد شکنی جائز نہین
رکھنیکا اِس لئے دوسرے ہمعہدون کو اپنے ساتھ ملا لینے یا اُنھین آپس کے
معاہدے سے پھرانے اور اپنے تئین انگریزون کی دوسری لڑائی کے خطرون مین
نہ ڈالنے کے درپے نہوا اب جو انگریزی لشکرگاہ مین مرہٹون کے رسد لیکر پہنچنے

سے تنگی کی جگہہ فراخی کا سامان پیدا ہوا جسّے لارڈ کارنوالس کو کچھہ دن
سریرنگپٹن کے حوالی مین ٹھہرنا تو ممکن ہوا پرسر دست دستیاب و درست ہونا
اُن حربی اسباب و ہتھیارون کا جنھین اُسنے ابھی تباہ و برباد کیا دشوار تھا اور نیز اِسکے
محاصرے کا قصد کرنا بھی معلوم ٭ تب اپنے لشکریون کو حکم دیا کہ کرناٹک اور میسور
کے بیچ سے آنے جانے کی کوئی راہ ڈھونڈھہ نکالین جسّے اسباب اور ذخیرون
کے لیجانے کی سہولت اور بنگلور مین رسد و جنگی سامان کے جمع کرنے کی
صورت ہو ٭ جون مہینے کی چھٹّی تاریخ افواج متّفقہ ناکمنگل مولید رگ اور اوتری
درگ کے رستے سے جولائی کی ساتوین کو بنگلور کی نواح مین پہنچین ٭ تب
مرہٹون کی فوجین چیتل درگ کی جانب روانہ ہوئین اور نظام علی خان کے
سوار لوگ کنجیکوٹے کی طرف گئے انگریزون کی پلٹن نے بنگلور کو کوچ کیا
جولائی مہینے مین انگریزون کی فوج سے ایک غول نے اوسور کا حصار
سر کرلیا اتّفاق سے وہان ایک روزنامچہ اُنھین ملا جسّے معلوم ہوا کہ تین شخص
فرنگی جو اُس قلعے مین اسیر تھے سلطان کے حکم سے قتل کئے گئے ٭ انگریزون کی پلٹن
اوسور کے گرد و نواح مین رہتی تھی کہ کرناٹک سے بھی ایک بڑی جمعیّت و ہمین
اُنکے ساتھہ آملی ٭ جب تو انگریزون اور اُنکے ہواخواہون کی سپاہ نے آگسٹ
سپٹنبر اکٹوبر اِسی تین مہینے کے درمیان کتنے ہی قلعے اور حصار جن مین سے
کئی اچھّی درگم اور ڈیہ درگ رائے کوٹا نندی درگ بڑے نامی اور مشہور
تھے اپنے تحت و تصرّف مین کرلیا ٭ اِسی ایّام مین جاسوسون نے سلطان کے
گوش گذار کیا کہ کوئنباتور کی سرزمین جو انگریزون کے دخل مین ہی اُسکے نگہبان
سپاہی تھوڑے سے ہین جب پھر سلطان نے ایسے قابو کے وقت کو غنیمت
مان کر اُسکے مسخّر کرنے کے لئے ایک فوج تعینات کی ٭ پھر میر قمرالدّین خان سپہسالار

سکے ہمراہ بڑی کمک بھیجی جسکے سبب سے وہ تعلقہ بھی سر ہو گیا اور لفٹننٹ
کالرس اپنے ایک ہزار سپاہی سمیت اسیر ہو آیا ۔ سلطان اسکے کچھ دنون
بعد ایک جماعت سپاہ کی جو بدنور سے آتی تھی اُسکے مقابلے کے ارادے اُس
طرف روانہ ہوا ۔ وہان سلطان کے پہنچتے ہی مرہٹے کی فوج مین جو پرسرام بھاو
کی اہتمام سے چیتل درگ کا قلعہ گھیرے پڑی تھی ہلچل پڑ گئی ۔ لیکن سلطان
اپنے کام کو انجام کرسریرنگپٹن کا عازم ہوا اب لارڈ کارنوالس جسے کرناٹک
اور حیدرآباد کے درمیان آنے جانے کی راہ مانگی تھی اِس بات پر مستعد
ہوا کہ بانگلور اور سریرنگپٹن کے بیچ مین جو قلعے ہین اُنھین لے لے جنمین سے
ساونڈرگ اور اُتری درگ یہ دونون بڑے بھاری اور مشہور حصار ہین ۔
بلکہ ساونڈرگ تو جمہور خلایق کے گمان کے موافق اُن حصین ومتین قلعون مین
محسوب ہی جنکے سر کرنے مین بڑے بڑے اُولوالعزمون کے بھی ہاتھ پانو کانپتے
ہین ۔ ہوا اُسکے گرد و نواح کی اِس درجے ردی کہ اکثر طبیعتون کو ناموافق
پڑتی ہی اور اِس لئے اُسے مرت گری یا موت کا پہاڑ کہتے ہین سلطان اُس گڑھ کی
استواری اور اُسکی ہوا کی رداءت پر اتنا اعتماد رکھتا تھا کہ جب گویندے اُسکے
پاس خبر لائے کہ انگریزون نے اُسکے مسخر کرنے کا قصد کیا ہی تب وہ نہایت
خوش ہو کر فرمانے لگا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اُنکی آدھی فوج تو غازیون کی تلوار
آبدار سے زہرابۂ مرگ چکھیگی اور بقیۃ السیف ایکہی باد سموم کے جھونکے
مین برباد ہوجائینگے ۔ القصہ سنہ ۱۷۹۱ کی دسوین دسمبر مین لارڈ کارنوالس
نے اُس قلب حصار پر چڑھائی اور اُسکا محاصرہ کرکے گیارہ دن کے عرصے مین
اُسے مسخر کرچوبیسوین کو اُتری درگ بھی سر کرلیا ۔ افواج سلطانی کے لوگ
ایسے رعب مین آگئے تھے کہ فرنگستانیون کو دیکھتے ہی قلعہ چھوڑ بھاگ نکلے ۔

دام گرھ وغیرہ بھی بے رنج و مقابلہ انگریزون کے ہاتھ آیا بلکہ دروبست وہ سرزمین سنگلاخ جو مابین بنگلور اور کاویری ندّی کے ہی اُنکے قبضے مین آگئی نظام علی خان کی سپاہ نے آگسط مہینے سے نونبر تک گرم کنڈے کو محاصرہ کرکے نیچے کی گرھی لے لی؛ تب اِس گرھی کی محافظت و نگہبانی کو مویّد الدّولہ عرف حافظ جی سپاہیون کی ایک بڑی جمعیّت کے ساتھ وہان رہا اور باقی سپاہ جسکا نواب سکندر جاہ سرلشکر تھا وسط دسنبر مین کولار کی طرف کوچ کرگئی اِسی مابین مین اُسی مہینے کی اکیسوین کو شاہزادہ فتح حیدر نے بارہ ہزار سوار کی جمعیّت مانند باد صرصر روانہ ہوکر ناگہان سر پیتّا پر توٹ کر مغلیونکی بالکل جماعت کو جو وہان کی پاسبانی مین مشغول تھی اسیر کرلیا قلعے کے پاسبانون کو تازی کمک سے قوی دل کیا اور بہت سے سردارون کو اُنکے اہل و عیال ساتھ قلعے سے نکال بخیر و عافیت سرِیرنگپتن کی طرف مراجعت کی؛ جون مہینے مین جب مرہتّون کی فوج پرسوام بھاو کی اہتمام سے چیتال درگ مین آپہنچی تو اُس سردار نے اِس حصار کے آثار و اوضاع کو دیکھکر یہہ معلوم کیا کہ لڑبھڑ کر اِسکا سر کرنا دائرۂ امکان سے خارج ہی اسیواسطے چاہا کہ رشوت دیکر کوتوال کو ملا لے تا اِس وسیلے سے قلعہ ملجاسے لیکن جب یہہ بھی نہوسکا؛ تب وہ چندے اُس نواح مین رہکر اُس سرزمین کو خراب و تباہ کرتا رہا؛ آخرالامر اُس سرحد کے پچّھم طرف اُسنے آکر انگریزی لشکر کی پشتی سے ہولی ہنور اور کئی اور قلعون کو مسخّر کرفتح پائی؛ چونکہ سلطانی ممالک محروسہ مین فقط کنڑے اور بدنور کی سرزمین افواج متّفقہ کی تاخت تاراج سے بچ رہی تھی سلطان اُنھین محالون سے حسب احتیاج غلّہ منگوایا کرتا لیکن چونکہ مرہتّے کے لٹیرون کا بھی خوف لگاہی رہتا تھا کہ مبادا وے تنب بھدرا ندّی پار ہوکر اُن مکانون پر ظلم و ستم کا ہاتھ

دراز کرین اس لیئے سلطان ہشیاری و پیش بندی کی راہ سے وہان کی خبرداری
وحفاظت کے واسطے نواب علی رضاخان کے ہمراہ ایک بھاری جماعت
سپاہ بھیجی پہر سردار تنب ندّی کے پچھم کنارے کے پاس جاکر سمو کا
نام حصار اپنے چند اول مین رکھ اُترپڑا مرہٹونکا لشکر سنہ ۱۷۹۱ کی پچیسوین
اور چھبیسوین دسنبر کو آگے پیچھے بھدرا اور تنب ندّی جو دونون اُن دنون
پایاب تھین پار ہوا تب انگریزی پلٹن اُسکی مدد کو پہنچکر میسور کی فوج پر دوڑ
پڑی اور بڑی تگدو کے بعد فتح مند ہوئی نواب مذکور اپنی جمعیّت سمیت
کابیدرگ کے قلعے مین جو بدنور سے تیرہ میل کے فاصلے پر واقع ہی اور وہ اپنے
ہاتھیون اور خزانے کو اسکے پہلے ہی وہان بھیج چکا تھا آکر پناہ لی اکیسوین
دسنبر کو جب حریف نے سموکا مین تسخیر کے لیئے مورچہ طیّار کیا تو قلعہ
چار دن کے محاصرے کے بعد اُسپر چھوڑ دیا پرسرام بھاو دوسرے برس
کے جنوری مہینے تک مع اپنی فوج سموکا کی نواح مین رہا بعد اسکے بدنور کے
حصار مین اُسنے آکرپہلے تو قلعے کے باہر کے بعضے مکانون پر حملہ کرنیکو حکم دیا لیکن جب
یہ سنا کہ سلطان کے نامور سپہسالارون مین سے قمرالدّین خان بہادر لشکر جرّار ہمراہ لیئے بدنور
کی پشتی وحمایت کے واسطے آتاہی تب اُس قصد سے باز آکر چاہا کہ لارڈکار نوالس سے
وعدیکے موافق جاملے اور محاصرہ کرنے مین دارالملک سلطان کے اُسکا مددگار ہو چنانچہ
پرسرام اسی نیّت پر وہان سے چلا جب نواب علی رضاخان کے شکست
کھانے کی خبر سلطان کو پہنچی تو اُسنے ترنت قمرالدّین خان کو بدنور کی پشتی کے
واسطے جانے کا حکم دیا اور اِس بات مین قدغن کیا کہ ہرگز مرہٹون کے تعاقب کا ارادہ
نکرنا بلکہ اُن شریر شور پشتون کو غازیون کے حملون سے ہٹاکر اپنے فوج کیتئین
غلّون کے جمع کرنے مین مصروف رکھنا اور جب اُنکے بھیجنے کی فرصت ہاتھ لگے

نو سریرنگپٹن کی طرف روانہ کرنا، اُنھین دنون مین سلطان نے ایک فوج اپنے غارتگر سوارونکی کرناٹک کی جانب اُسکے تاخت تاراج کرنے کے لئے روانہ کی، اِسّے غرض سلطان کی یہ تھی کہ انگریزی افواج جو اُسکے قلمرو پر چڑھ آئی ہین بعضی اُن مین سے ضرور اپنی سرحد کی خبرداری کو پھرجائنگی، اور اِس تقدیر مین اعدا کا زور البتّہ گھٹ جائیگا، القصّہ سلطانی غارتگرون نے موافق لم والا کے اُس مقام پر جہان سے مدراس کچھ کم تین میل تھا پہنچکر رعایا کو قتل کیا اور کئی گانو مین آگ لگا دیا آخر کو سلطان نے یہ سمجھکر کہ اِس طرح کا تاخت تاراج کچھ فائدہ نہ بخشیگا، مرنولارڈ کارنوالس سے صلح کی خواہش اور ایلچی بھیجنے کی رسش کی، جسپر اُسنے اگلی عہدشکنی کی ناخوشیون کے سبب سے اُسی وقت سلطان کے ایلچی کی معرفت کہلا بھیجا کہ بدون اِسکے کہ سلطان کو ننباتور کے تمام اسیرون کو چھوڑ دے مصالحے کے باب مین ایک بھی نامہ و پیام منظور نہوگا، بعد اِسکے جب وہ محاصرہ کرنے کا بالکل لوازمہ اور ہر رقم کا اناج موجود کر چکا تو برسرام بھاو کی انتظار کرنے کو بے فائدہ سمجھ فبروری کے سنہ ۱۷۹۲ مین نظام علی خان اور ہری رام پنڈت کے لشکر کے ہمراہ اوتری درگ سے آگے بڑھا اور اِدھر قریب ایک ہزار سلطان کے سوار لوٹ پاٹ مچانے کی تدبیر و تردّد مین تھے، لیکن جب اُنھون نے راہ کے گانؤن مین آگ لگا اُنکے جانورون اور رہنے والونکو نکال باہر کیا، پانچوین کو افواج متّفقہ سریرنگپٹن کے سواد مین آ پہنچین اور کاویری ندی کے پاس اُترین، اِدھر سلطان بھی اپنے لشکر کو ایک محکم جگہ مین جمع کر صف آرائی کر چکا تھا، اِس رزمگاہ مین سلطان کے ساتھ پنتالیس ہزار پیدل اور بیس ہزار سوار کی جمعیت اور سو ضرب توپ کی تھی، لارڈ کارنوالس چھٹھی تاریخ کی رات کو نو بجے چھ ہزار سات سی انگریزی پیدلون سمیت

بے توپ ٔ سلطانی پرے کے سامھنے آپڑا طرفین سے بری ترانی واقع ہوئی و
ساتوین کو سلطان نے دلیری کی راہ سے کئی بار ہتّا کیا کہ کسی طرح ندّی کے
اُتّر کی النگ ہاتھ آجائے جیّسے وہ انگریزون کو تاپو سے نکال باہر کرے ٔ
لیکن کچھ مفید نہوا ٔ اور اِس جہت سے کہ سلطان کے سپاہی رعب مین آ گئے تھے
غول کے غول اُسکی فوج سے نکل گئے اور فرانسیسون کی جماعت بھی جو
سلطان کی خدمت مین تھی جنگ کی بد انجامی سوچ کے لارڈ کارنوالس سے جا ملی ٔ
جزیرۂ سرینگپتن کے پورب رخ کولال باغ نامے ایک شاہانہ بوستان ہی
نہایت پر فضا اور دلکشا اِس باغ مین کئی بڑے بڑے بالاخانے و بارادریان اور
فرح افزا نشیمن بنے ہوئے ہین جو انگریزون کے قبضے مین آ گئے تھے لارڈ ممدوح نے
ضرورت جان کر اِس باغ کے درختون کے کاٹ ڈالنے اور وہان مورچے بنانے کے
واسطے حکم دیا اور وہ قصر وعمارت شاہی مریضون اور مجروحون کے بیمارستان بنائے گئے ٔ

بیت

آری چہ عجب داری کاندر چمن گیتی
چنغداست پئی بلبل نوحہ است پئی الحان

سلطان کا غنچہ خاطر بہ انقلاب زمانے کا دیکھکر کہ جس باغ و بستان دلچسپ کی
طیّاری مین لک ہا روپی خرچ ہوئے تھے ٔ اب وہی موافق اِس شعر فارسی کے

بیت

جائیکہ بود آن دلستان با دوستان در بوستان
شد زاغ و کرکس را مکان شد گرگ و روبہ را وطن

ایسا ویرانہ اور وحشت خانہ بنا کہ جہان بہار اور گل کی جگہہ خزان اور خار ہی رہگیا ٔ
نہایت پژمردہ ہوا ٔ تب حسب الحکم والا اُس باغ اور مکانات پر جو بالفعل غنیم

کے تحت و تصرّف مین تھے قلعے سے متواتر توپون کے گولے مارے گئے، اگرچہ
اُنمین سے بعضے گولے انگریزی لشکرگاہ مین جو سامھنے ندّی کے کنارے پر تھی پہنچے
لیکن اُسسے کچھ اُسکے دردکا درمان نہوا، اب جو سلطان نے خوب تامّل کرکے دیکھا
کہ مصوّر خرد کوئی نقش مراد کا اُسکی لوح خاطر پر نہین کھینچتا تو پھر یہہ قصد کیا کہ بار دیگر نامہ و
پیام سے صلح کا طالب ہو چنانچہ اِس کام کے انجام دینے کے واسطے لفطننٹ کالمرس
اور ناش کو جو کونبانور کی لڑائی مین سلطان کے ہاتھون اسیر ہوئے تھے حضور مین
طلب کرکے یون ارشاد کیا کہ اب مین اِس فکر مین ہون کہ جلد تمھین قید سے مخلصی بخشون
صورت اُسکی یہہ ہی کہ مجھے چونکہ بہت دنون سے خواہش مصالحے کی ہی مین نے
صلح کے باب مین جو نامہ لارڈ کارنوالس کے نام کا لکھا ہی اُسکا تمھین کو حامل بناتا ہون
اُسکو لیجاؤ اور جواب اُسکا مجھے پہنچاو، اتنا کہنے کے بعد، وہ نامہ لفطننٹ کالمرس کے
حوالے کر دو شال اور پان سی ہون اُسکو دیا اور پیچھے سے اُسکے لواحق
و اسباب کے بھیج دینے کا اُسسے وعدہ کیا، بعد اِسکے حکم ہوا کہ اُسے اُسکے
رفیق سمیت حضور کے سوار اور ملازم انگریزون کی لشکرگاہ مین پہنچا دین
چنانچہ وے دوسرے دن انگریزی لشکر مین جا پہنچے، سولھوین فبروری کو
بنبئی کی پلٹن جسکا جنریل ابرکرنبی سرغنہ تھا لارڈ کارنوالس سے آملی، اِس فوج مین
دو ہزار فرنگی جوان اور چار ہزار ہندوستانی تھے؛ اٹھارھوین رات کو قلعے کے
اُتّر رخ مورچہ طیاّر ہوا، تب اُنیسوین تاریخ جنریل ابرکرنبی معہ اپنی فوج کاویری
ندّی پار ہوکر دکھن پورب کی طرف اُتر پڑا، اِس لڑائی مین سلطان بذات خاص
مدافعے کے لئے پیادہ و سوار کی ایک فوج سنگین لیکر سرگرم رہا، آخر بڑی تگاپو
کے بعد سریرنگپٹن کو چلا گیا، بائیسوین کو اُن مکانون پر جنھین جنریل مذکور نے
لے لیا تھا میسور کی سپاہ نے بڑے زور شور سے حملے پر حملے کیا پر کچھ فایدہ نہوا،

اسی حرب کے زمانے مین نامہ پیام مصالحے کا بھی باہم ہوتا تھا، آخرالامر اسی مہینے کی چودھوین تاریخ وکلاے سلطان اور سرداران ہمداستان کے وکیلون نے اُس ڈیرے مین جو خاص کر طرفین کے ایلچیون کے مجتمع ہونے کے لئے کھڑا کیا گیا تھا آکر آپس مین ملاقات کی، ہر طرح کا سوال جواب باہم درمیان آیا، لیکن کوئی بات فیصل نہوئی اور رفع شر کی کوئی صورت نہ ٹھہری تب مورچہ بنانے کے اسباب کی طیاری کی گئی، انگریزون کی مدد کو پرسرام بھاو کے آنے کی خبر بھی گرم تھی، سلطان بتقاضاے ضرورت لارڈ موصوف کی درخواست کے موافق اپنا آدھا ملک ہمعہد سردارون کے حوالے کرنے اور بارہ مہینے کے عرصے مین نقد تین کروڑ تیس لاکھ روپیے اُنھین دینے اور اپنے والدبزرگوار کے وقت کے تمام انگریزی اسیرون کے چھوڑ دینے اور اپنے دو فرزند دلبند کو اس لئے کہ ان شرطون کے ایفا و اِتمام پر اعتماد رہے، اُسکے پاس بھیجنے پر راضی ہوا چنانچہ چھبیسوین کو بے دونون شاہزادے بڑے توزک و تجمّل کے ساتھ انگریزی لشکرگاہ مین پہنچے، لارڈ کارنوالس نے کتنے منصبدارون سمیت اپنے ڈیرے کے دروازے پر شہزادون کو استقبال اور معانقہ کرکے نہایت خاطرداری اوز گرم جوشی سے خیمے کے اندر لا بٹھلایا اور اثناے کلام مین سلطان کے وکیل اور شاہزادون کی تسلّی کے واسطے فرمایا کہ ہم سے تم صاحبون کی خدمت و دلداری جیسی کہ چاہیئے موافق مرتبے و منزلت کے بے شبہہ عمل مین آئیگی تب دونون شہزادون کو ایک ایک بیش قیمتی سنہری گھڑی اپنی محبّت کی نشانی دی، بعد اسکے عطرپان کی تواضع کرگورنرموصوف نے اُنکی سواری کے ہاتھی تک ہمراہ آکے بغل گیر ہونے کے بعد، اُنھین رخصت کیا، شاہزادے اُسی مدارات وتظعیم

کے ساتھ جیسی لارڈ صاحب کے خیمے مین اُنکے داخل ہونے کے وقت وقوع مین آئی تھی اپنے خیمے مین آ پہنچے ' دوسرے دن جب گورنر صاحب شاہزادون کے خیمے مین اُنکی ملاقات کو گیا تو ادھر سے بھی اُسکی تعظیم وتکریم کی شرطین بجالائی گئین ' اور رخصت کے وقت جواہرنگار قبضے کی دو فارسی تلوار بطریق پیشکش گورنر صاحب کو دی گئین لارڈ صاحب نے جو شاہزادون کے ساتھ ایسے حسن سلوک کی رعایتین کین یہہ بات سلطان اور اُسکے محل سرا کی بیگمون کی خوشی کا باعث ہوئی ' اب عہد نامے پر سلطان نے اپنی مہر و دستخط کی ' مارچ مہینے کی نوین کو دونون شاہزادے بڑی حشمت و شوکت کے ساتھ لارڈ صاحب کے خیمے مین وہ عہد نامہ کامل مُہر کیا ہوا سلطان کا دینے آئے ' لارڈ موصوف کمال توقیر و تکریم سے استقبال کر لے آیا ' جب طرفین سے ملاقات کی رسومات عرفی ادا ہو چکین تو شاہزادہ عبد الخالق نے تین قطعہ عہد نامہ کامل لارڈ صاحب کے ہاتھ مین دیا گورنر بہادر نہایت خوشی سے وہ کاغذات لے بڑے تعظیم و تکریم سے دست بسر ہوا ' بعد اسکے شاہزادے وہان سے رخصت ہو اپنے خیمے کو پھر آئے ' صحیح روایت سے یہہ بات ثابت ہوئی ہی کہ جب سرینگپٹن سے سردار ان ہمعہد اپنے اپنے دار الحکومت کی طرف روانہ ہوئے تو سلطان کو اِس صلح مغلوبانہ کے تقرر سے اسقدر رنج و ملال لاحق حال ہوا تھا کہ وہ کتنے دنون تک ایک محل مین سب سے الگ ہو کر خلوت نشین رہا ' آخر اُسکے اِس گوشہ تنہائی سے باہر نکالنے کے لیئے محلسرا کی بیگمون نے یہانتک گریہ و نالہ کیا کہ اُسنے بناچار اُنکی بیقراری و اضطرار پر رحم کرکے ملازمان بارگاہ سلطانی خصوصاً میر صادق اور پورنیا کو حضور مین طلب فرما اُن سے اپنی ریاست کی صلاح و بہبود اور خزانہ عامرہ کی معموری کے باب مین مشورہ کیا ' ان صلاحکارون نے اپنے آقا کی

اعانت کو لازم جان کر یہہ بات ٹھہرائی کہ رعایا سے اسقدر روپیہ سلطانی خزانے مین داخل کیئے جائین جتنے شاہی خزانے سے غنیم کو دیئے گیئے تا اُس خسارے کا جبر نقصان ہو جاے ٭ سلطان نے مصالحے کے اُن تین کروڑ تیس لاکھ روپیہ مین سے اپنی ہمّت و جوانمردی کے سبب تیس لاکھ کو وضع کرکے یہہ حکم دیا کہ باقی تین کروڑ کو بطور اضافہ ٭ رعایا کے مقدور کے موافق خراج معمولی پر اِس نسبت سے تقسیم کیا چاہیئے کہ کسی پر جبر و ستم نہو ٭ اگر یہہ زر اضافہ رعیتون سے بسہولت و راستی لیا جاتا تو اُن بیچارون کے حق مین چندان بار نہوتا پر افسوس یہہ ہی کہ عاملون اور تحصیلدارون نے اِس حکم کو اپنے ظلم و تحکّم کا وسیلہ پاکر اطراف کے صوبون کو بھی رشوت دے دے اِس جور و ستم مین اپنے ساتھہ ملا لیا ٭ تب تو رعایا سے اُن سیہکار ظالمون نے تین کروڑ کی جگہہ دس کروڑ وصول کیا ٭ اور طرفہ تر یہہ کہ سلطان تک اُن مظلومون کی داد و فریاد نہین پہنچتی تھی آخر کو سلطان نے تخت حکمرانی پر پھر جلوس فرمانے کے بعد ٭ باج و خراج کا نیا دفتر طیاّر کروایا اور بعد تقرّر اضافے کے نئی فوج نگاہداشت کرنے لگا ٭ ہرچند لوگ عرض کرتے تھے کہ اِن دنون اِس قدر فوج کا بڑھانا مناسب نہین ہی پر وہ بلند حوصلہ اُنکے جواب مین یہہ فرماتا کہ مین نہین چاہتا کہ کوئی رسالہ یا فوج اگلی افواج مقرّرہ سے کم ہو ٭ باوصف اِسکے حکم والا صادر ہوا کہ اُن قلعون اور گڑھیون کی دیوار و حصار کو جن کی نگہبانی و پشتی مین اُنکے قلعہ دارون اور محافظون نے اعدا کی تاخت و حملے کے زمانے مین قرار واقعی کوشش نہین کی تھی ڈھا گرائین اور قلعہ بنگلور چون انگریزی پلٹنون کا ذخیرہ اور انبار خانہ بنا تھا اِس لیئے اُسکے باب مین تو سلطان ایسا برہم ہو رہا تھا کہ حکم دیا کہ اُسکے مکانات کو (جنکے بنانے مین

خود سلطان اور اُسکے والد ماجد نے لاکھون روپیے صرف کیا تھا) جڑ بنیاد سے کھود خاک سیاہ کر ڈالین۔ اگلے دنون جب حرب و پیکار گذشتہ واقع نہین ہوئی تھی سلطان نے تیمور شاہ پسر احمد شاہ ابدالی کے ساتھ جو حاکم ملک افغانستان کا تھا طریقہ نامہ و پیام کا جاری کیا تھا اور بالفعل اُسکے بیٹے زمان شاہ کے پاس جو اپنے باپ کی جگہہ تخت پر بیٹھا تھا لکھ بھیجا کہ مقتضا دین و اسلام کا یہہ ہی کہ آپ ہندوستان کے مسلمانون کی اعانت اور مملکت دہلی کے مسخر کرنے کو نوجکشی کرین۔ اور سفیران کاردان پیشوا اور دولت رام سیندھیا اور نظام علی خان کی سرکارون مین بھی ہنگامہ و خلاف برپا کرنے اور فتور و خلل ڈالنے کے لیئے اِس اتفاق و ہمداستانی مین جسے اُنھون نے انگریزون کے ساتھ کی تھی بھیجے گئے اور نواب محمد علی خان کے ساتھ بھی جو انگریزون کا قدیمی دوست اور ہواخواہ خیرخواہ تھا۔ سلطان دانش پناہ نے لگاوٹ کرنے مین قصور نہین کیا تھا سلطان جب گذشتہ عہد و پیمان کی شرطون کو تمام پورا کرچکا تو اُسکے دونون نونہالان سلطنت مدراس سے پروانگی مراجعت کی پاکر میجر ڈفٹن کی اہتمام مین ایک جمعیّت معقول کے ہمراہ سنہ ۱۷۹۴ انیسوین مارچ کو اپنے پدر عالی مقدار کے لشکر مین دیوبہلّی کے درمیان آئے اور اُسکے دوسرے دن میجر مذکور نے سلطان کے حضور مین آکر شاہزادون کو پہنچا دیا سلطان بڑے الطاف و اشفاق کے ساتھ میجر سے پیش آیا۔ اُسنے اپریل کی چھٹی تک سلطان کے لشکر مین رہکر کئی بار مجرا حاصل کیا۔ اور ہر مرتبے اُسنے انگریزون کا ذکر خیر سنا۔ انگریزونکی طرف سے پونان مین جو ریذیڈنٹ تھا اُسنے گورنر جنریل کو اِس مرکی کہ اِن دونون سلطان اور مرہٹون مین خفیہ خط کتابت ہی اطلاع کی صلح و آشتی

سے کے عہد و پیمان درمیان آنے کے بعد بھی سنہ ۱۷۹۶ تک لوئی ایسا سردار
وصوبہ یار ئیس وامیر کیا ایران کیا ہندوستان کیا دکھن کیا کوہستان نیپال مین
نہ تھا جسکے پاس سلطان کا نامہ یا ایلچی اِس پیغام کے ساتھ بھیجا نہ گیا کہ وے
سلطان کے ساتھ متفق ہو کر قوم انگریز ثروت طلب کو ہندوستان سے نکالنے
مین کوشش کرین ۔ بہرکیف ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اِن دنون سلطان کا اختر طالع
اوج سعادت پر تھا جو انگریزون کے ہواخواہون کی سرکارون مین باہم نزاع اور
خرخشے واقع ہوئے ۔ جنسے اُس قوم کی بدخواہی کو نئے نئے دشمن نکلے ۔ تفصیل
اُسکی یہہ ہی کہ درسنہ ۱۷۹۴ جب رام پور مین رہیلے پٹھانون کا سردار فیض اللّٰہ
خان مرگیا اور اُسکا بڑا بیٹا مسند حکومت پر بیٹھا ۔ جب یہہ سردار زادہ اُسکے
چھوٹے بھائی غلام محمد خان کے جاسوسون کے ہاتھون مقتول اور غلام محمد خان
مسند ریاست پر مستقل ہوا ۔ تب انگریزون نے اُس مقتول کے لڑکے کی
کمک کو آکر غلام محمد خان کو لڑائی مین شکست دینے کے بعد ۔ گرفتار کر کلکتے
روانہ کیا پر بہان وہ حج کرنے کے بہانے مکّے جانے کے لیئے انگریزون سے رخصت
لیکر جہاز پر سوار ہوا ۔ اور قضاکار یا باختیار کسی بندر مین جو ٹیپو سلطان کے عمل
مین تھا مکّہ سمجھ جہاز سے اُتر پڑا ۔ پھر وہان سے جلد سلطان کے ایلچیون کے
ہمراہ کابل کو روانہ ہوا ۔ اب وہان اُسنے پہنچکر انگریزون کی بیخ کنی کے
درپی ہو کر زمان شاہ والی کابل کو اِس بات پر تحریص کیا کہ آپ ہندوستان
کے تاخت تاراج کرنے کے لیئے لشکر کشی کیجیئے انشاءاللہ تعالی
دلّی مین آپ کے پہنچتے جتنے رہیلے پٹھان ہین سبکے سب آپ کے ہمدم
و ہمقدم ہو جاوینگے اور پونان مین پیشوا کے ارکان دولت ۔ جو دولت
زمام سیندھیا کی بڑی بڑی فتحون اور کثرت سپاہ کو دیکھ دیکھ رشک

کی آگ سے جل بھن رہے تھے اُنسے طالب خراج ہوئے جسپر یہہ سردار اپنا ہی مبلغ خطیر از روے حساب زمانہ گذشتہ اُس سرکار کے ذمّے پانا ادّعا کر ایک لشکر جرّار ہمراہ لے پیشوا کے دار الملک کی طرف اِس قصد پر کہ تلوار کے زور سے اپنے دعوے کو ثابت کرے روانہ ہوا۔ اِس طرح پیشوا کے امیرون مین سے بھی ایک قوی حریف پیدا ہوا جسنے اِس ریاست کی جمعیّت مین پھوٹ ڈالی اور اِسی وقت سے پیشوا کے ارکان دولت مین خلاف و نزاع پیدا ہوا اور اُسکی ریاست مین اختلال آیا خیر پونان کا تو اِن دنون یہہ حال تھا۔ اب ریاست حیدرآباد کی روداد سنئے کہ اِس ایّام مین جون صبح جوانی نواب نظام علی خان کی شام پیری سے مبدّل ہو چکی تھی اور اقسام طرح کے رنج و بیماریان اُسپر مستولی ہوئی تھین اُسکے فرزند کہ ثروت و حشمت کے آرزومند اور مسند ریاست کے مشتاق اور ہر سمت سے استعانت و کمک کے جویان تھے۔ سلطان نے اِس فرصت کو غنیمت سمجھ خفیہ امیرزادہ فریدون جاہ کی طرفداری اختیار کر سیّد غفار سپہسالار کو انبوہ لشکر کے ساتھ اپنے باجگزار صوبون سے تحصیل خراج کے بہانے سے اُس طرف روانہ کیا اور خلوت مین اِس سردار کو حسن و قبح اِس امر کا بخوبی سمجھا بجھا دیا تا وہ اِس بات مین کمال ہوشیاری سے جو کچھ مصلحت جانے بلا تاخیر بجالاے اِدھر انگریز لوگ یہہ سب احوال دیکھ سن شدّت سے بدگمان اور حربی ساز و یراق کی طیّاری مین سرگرم ہوے سنہ ۱۷۹۷ کے اوائل مین لشکر پٹھانون کا جن کا زمان شاہ سپہسالار تھا اٹک ندّی پار ہو دلّی کی جانب روانہ ہوا لیکن پنجابی و نانک شاہیون کے مقابلے اور مقاتلے کے سبب نامراد پھر گیا گمان غالب ہے [illegible]ن شاہ کا یہہ قصد کرنا سلطان کے استدعا سے عمل مین آیا تھا یہر تقدیر ظہور [illegible]ی من

واقعے سے ایسا انگریزون کے دلون پر خوف وبیم مستولی کیاکہ ان لوگون نے آشکارا ایک بڑی جمعیت سپاہیون کی مہدی گھاٹ مین گنگا کے پچھم کنارے پر اُسکے مدافعے کو جمع کیا سلطان کی فکر و تدبیر اور اِندنون اُسکی فوجون کی حرکت سے اگرچہ زمان شاہ کے ساتھہ اُسکے نامہ پیام کا حال اُسوقت نہین کھلا تھا یہہ قیاس کیاجاتاہی کہ سلطان یہہ ارادہ رکھتاتھا کہ ایسے قابو کو جو اُسے ملا تھا ہاتھہ سے نہ دے اور کرناٹک پر چڑھائی کرے اِس لیئے مدراس کی پلٹنون پر حکم بھیجا گیا کہ جلد جنگ و پیکار کے لیئے مستعد ہو جائین ہندستان سے زمان شاہ کی فوجون کا پھر جانا اور فریدون جاہ کے ساتھہ سلطان کی خفیہ سازش و بندش کا فاش ہونا قبل اِسکے کہ کچھ اُسکا نتیجہ ظہور مین آے، اور خائف ہونا اُسکا انگریزی پلٹنون کا طور دیکھکر جو حرب و پیکار پر طیار ہو رہی تھین یہے سب اسباب سلطان کو انگریزون سے آغاز جنگ کرنے مین مانع آیے تھے، کئی مہینے پیشتر سلطان نے خفیہ اپنے سفیرون کو جزیرۂ ماریطیس مین قوم فرانسیس کے پاس سر نو بنیاد اتحاد کے محکم کرنے کے لیئے بھیج کر دس ہزار جوان فرنگی اور تیس ہزار حبشی سپاہیون کی کمک اُن سے طلب کی تھی، اِس راز کے کھل جانے اور سلطان کو فرانسیسون کے مدد بھیجنے کے باعث پھر اُسنے انگریزون سے انتقام کشی لازم جانا سنہ ۱۷۹۸ کے جون مہینے مین ہندستان کے گورنر جنریل کو جزیرۂ ماریطیس مین ٹیپو سلطان کے سفیرون کے جانے اور دوسرے مراتب کی خبر ہو گئی، جب تو انگریزی ریاست کے کونسل سے جنگی فوج کے اکٹھا کرنے کے لیئے حکم ہوا، ہندستان کے گورنر نے [illegible] بیاطاً اِس مہم مین منصوبہ باندھا تھا، یہہ تدبیر فقط اُسکے قلمرو سے متعلق نتھی [illegible] ایسی کوشش عمل مین آئی تھی کہ سلطان کے بالکل یار و انصار اور

وقف

(٦٨٧)

فرانسیسی لوگ جو سرکار حیدر آباد مین تھے ایک قلم مستاصل کیئے جاوین اور نواب نظام علی خان کو اس بات پر راضی کیا جاے کہ وہ انگریزون کے سب دشمنون کے تو ڑنے اور شکست دینے مین اُنکے ساتھ شریک و معاون رہے اور پونان کی ریاست مین جو باہم پھوٹ واقع ہوئی ہی اُس خرخشے کے مٹانے کا بھی بند و بست ہو چکا تھا، پر اِس جہت سے کہ مرہٹے کے سردار آپس مین بدگمانی و نفاق رکھتے تھے اور بعض اُنمین سے سلطان کے خیر خواہ بھی تھے، پیشوا کو اِس مقدمے مین قدم رکھنے کی طاقت نتھی کہ باوجود ایسے خلاف نزاع خانگی کے اپنے قول قرار کو انگریزون سے نباہے یا اِس لڑائی مین اُنکے متفق ہو ہرچند گورنر جنرل اِس طور پر دشمن شکنی کا سامان آمادہ کر چکا تھا باوصف اِسکے اِس مہم پر بڑے خرچ کا سامھنا تھا پیش دستی کرنے سے اپنے کو روکے ہوئے تھا، آخر یہہ مناسب سمجھا کہ پہلے سلطان سے آشتی کی راہ کھولے تا وہ فیمابین کی اِس تنگ و پرخاش کو معقول طور پر فیصل اور شر و فساد سے دست بردار ہو کر سر نو مزید و معقول شرطون کے موافق بنیاد آشتی کی قایم کرے، چنانچہ اُسنے اِسی نیت سے کئی نامے سلطان کے پاس بھیجے اور جنگ و جدل کا مطلق اُنمین ذکر نکیا بلکہ یہ لکھے کہ بو اِس امر کی پائی جاے صاف صاف عبارت اور ہی انداز سے لکھکر سلطان کی اطلاع کے لیئے اتنے ہی پر اکتفا کیا کہ قوم فرانسیس کے ساتھ آپ کے نامہ و پیام کا من وعن حال واضح ہوا اب التماس یہہ ہی کہ میجر ڈفطن ہمعہد سرداروں کی جانب سے بارگاہ سلطانی مین بھیجا جاے تا مقدمات متنازع فیہا کا بخوبی تصفیہ عمل مین آنے ولیکن سلطان کے نامے جو اِن مکتوبون کے جواب مین بھیجے گئے یک قلم بہانے اور بناوٹ پر مشتمل تھے اور [illegible]ور کے آنے کا مطلق اباکیا تھا اِس اثنا مین گورنر جنرل کو خبر ہوئی کہ فرانس[illegible] کی

فوج نے مصر کے ملکون کی سمت کوچ کیا اور موشیر ڈوبک فرانسیسی ریاست کی طرف سلطان کی جانب سے بطور ایلچی گری کے ترنکبار مین جہاز پر سوار ہوا، اِن خبرون کے سننے سے فبروری مہینے سنہ ۱۷۹۹ مین حکم ہوا کہ انگریزی پلٹنین اور دوسرے ہمعہد سردارون کی فوجین سلطانی مملکت پر چڑھائی کرنے کے لیئے مستعد ہو جائین اور اِس امر مین تاخیر کو ناجائز جانین، اِسی بیچ مین گورنر جنریل کو سلطان کا ایک مکتوب اِس مضمون کا پہنچا کہ چونکہ ہمیشہ سے میری طبیعت سیر و شکار کی راغب ہی اندنون مین نے اِسی ارادے پر شہر سے باہر ڈیرا کیا ہی، لازم کہ میجر ڈَوٹن کو مختصر ساز و سامان کے ساتھ میرے پاس بھیجا جاے، فبروری کی گیارھوین کو جنریل ہارس کی سرکردگی مین ویلور سے ایک فوج کوچ کر اٹھائیسوین کو مقام کاریمنگالم مین نظام علی خان کے لشکر سے جو چھہ ہزار سپاہی تھے آملی، مارچ کی چوتھی تاریخ نے فوجین متّصل ریاکاتا کے میسور کی سرحد مین آاُترین یہان سے ایک مکتوب گورنر جنریل کی طرف سے سلطان کے پاس بھیجا گیا اِس مضمون کا کہ نامہ آپ کا پہنچا، اور باقی شرح وار احوال جنریل ہارس کی معرفت آپکے خدمت مین روشن ہو جائیگا، پانچوین کو قلعہ نیلدرگم اور انچیتی مسخّر کرنے کے لیئے مقدّمہ جنگ و پیکار کا قائم ہوا، نوین تاریخ افواج متّفقہ جسمین سینتیس ہزار جوان جنگجو تھے کلانزکالم کی نواح مین اکٹھی ہوئین بنبئی کی فوج قریب سات ہزار سپاہیون کے قبل اِسکے ساحل ملیبار سے کوچ کر کے کورگ کے راجا کی سرزمین مین پہنچ سیداپور اور سیداسیر کی راہ مین آاُتری تھی، جب سلطان اِس کثرت سے پہنچے، اُنکے مقابل سلطانی سپاہ کی جمعیّت نہایت کم تھی سلطان نے اپنے قلمرو کے گرد و نواح مین دشمنون کی گھر آنے کی

وقف

مجبر سن کر اپنے لشکر کے بڑے جمعیت سے کوچ کر مقام مادور مین بنگلور
جانے کی شاہراہ کے نزدیک خیمہ کیا اور یہان سے اپنے سوارون کے کتنے
غول کو جا بجا بھیجا کر اُن سرحدون کے اُجاڑنے اور دشمنون کے رستے مین
جسقدر علوفہ و اذوقہ پائین اُسکے جلا دینے مین سعی کرین، اِسی مقام مین
جاسوس خبر لائے کہ بمبئی کی فوج ممالکِ محروسہ کے پورب سرحد کے متصل
پہنچی اور کئی تولی ہو کر سیداسیر سیداپور اہمو تینت مین اُتری ہی، تب
سلطان والاشان نے مارچ کی تیسری کو مادور سے کوچ کر کے بارادۂ جنگ
اپنی فوجون کی کہ بارہ ہزار جوان جرّار تھے پرابند ہر کر ایک جنگل کی طرف پناہ کے
لیئے آگے کا قصد کیا، اور انگریزی تین پلٹن کے ہراول کو جسکا لفٹننٹ کرنیل
مانطریسار سرغنہ تھا دور مار گھیر لیا، ہرچند اُن لوگون نے بڑے استقلال
و جوانمردی سے اپنے بچاو کی تدبیرین کی تھین باوجود اسکے سبکے سب ضرور
مارے جاتے اگر جنریل اسطوارط فوج عظیم لیکر اُنکی پشتی و مدد کو نہ پہنچتا،
آخر افواج سلطانی بڑی کشش و کوشش کر کے کھیت چھوڑ نکلی، سلطان نے
بعد اِس شکست کے پریاپاتم کی طرف مراجعت کی، اور وہان پہنچکر مارچ
مہینے کی گیارھوین تک ڈیرا کر سریرنگپٹن کا عزم کیا پھر یہان سے بھی اپنے لشکریون
کو چار دن آسایش و آرام کی فرصت دیکر اُس فوج کے مقابلے کے ارادے
جسکا جنریل ہارس سرلشکر تھا کوچ کیا، دسوین مارچ کو افواج متفقہ نے مقام
ملامنگالم سے کوچ اور چودھوین کو منگلور کی اطراف مین آکر مقام کیا، اِس
چار دن کے عرصے مین سلطانی سوارون نے نہایت چالاکی و چستی سے ہر جنس کے
غلے علوفے کے برباد کرنے اور اُن دہات کے جلانے مین جو اعدا کی فوج کے
گذرنے کے رستے میں تھے قصور نہ کیا، ... تاریخ تک افواج متفقہ

اِس مقام مین آتری ہوئی تھین اسے سلطانی سواروں کے رسالے دار نے جو یہ قیاس کیا کہ اِس اقامت سے ان فوجون کے سرداروں کا یہ مطلب ہی کہ وے بانگلور کو اپنے لشکر کا ذخیرہ خانہ بنائین تب اُسنے اُسکے گرد و نواح کے کل دہات مین آگ لگا دی سولہوین کو جنریل ہارس کا نکیسلی اور سلطان پیتا کے رستے سے سریرنگپٹن روانہ ہوا تیسوین مارچ کو سلطان کی طرف سے افواج حریف کے مدافعے کے باب مین بڑی سستی اور فروگذاشت واقع ہوئی کہ اُسنے مادّور ندّی کنارے کی نہایت مضبوط و محکم منزلگاہ جہان سے دشمنون کو اُس گھاٹ پار ہوتے بخوبی روک سکتا چھوڑ کر مقام ملوالی مین جا ڈیرا کیا دوسرے دن افواج متّفقہ اُسی مقام مین جہان پہلے سلطانی لشکر پڑا تھا آ اُتری ستائیسوین کو جنریل ہارس نے ملوالی کی جانب کوچ کیا اور یہان پہنچکر دیکھا کہ افواج سلطانی توپ و تفنگ لیئے مستعد بجنگ ہی بلکہ ساتھہ ہی اِسکے اُن لوگون نے گولے اور گولیونکی بشدّت مار شروع کر دی اعدا بھی سرگرمی سے مقابلہ کرنے مین نچوکے آخر جنریل ہارس نے اپنے سپاہیون کو ڈیرے کی طرف پھر جانیکا حکم دیا اِس لڑائی مین سلطانی تین سپہسالار اور ایک ہزار جوان کام آئے اُنتیسوین کو افواج متّفقہ کاویری ندّی سے پار ہونے لگی سلطان اپنے پیادون کو توپخانے سمیت سریرنگپٹن جانے کا حکم دے آپ سوارون کی جمعیّت ہمراہ لے ندّی پار ہوا اور اپریل کی دوسری اِس قدر قریب جا پہنچا کہ اُسنے انگریزی پلٹنون کے تئین دیکھکر اپنے پیدلون کو قلعے کے پورب اور دکھن النگے کے متّصل اُترنے اور اعدا کے مدافعے کے لیئے مامور کیا پانچوین کو جنریل وہیں کے ساتھہ کے سپاہیون نے سریرنگپٹن کے پچھم طرف کے

سامھنے ایک محکم جگھہ مین آکر مقام کیا، دوسرے دن جنریل مذکور نے بڑی جد وکد سے سامھنا کرا فواج سلطانی کے ایک گروہ کو جو انگریزی لشکرگاہ کے مقابل اسلے اور اُبھار ستیون مین اُترے ہوئے تھے اُنکی جگھہ سے ہٹا دیا، سلطان نے عدا کے مقام کو جو خوب غور کر کے دیکھا تو معلوم کیا کہ اُنکے مدافعے کے واسطے دو مورچے جو دکھن اور پورب طرف بنوائے گئے ہین کچھ مفید مطلب نہونگے، اِس لیئے قلعے کے پچھم اور ندّی کے دونون کنارے پر دو نئی کھائی کھدوائی، ندّی کے پچھم کنارے کی خندق تو پریاپاٹم کے پل سے کاویری کے دکھن کنارے تک ممتد تھی اور در وبست وہ سرزمین جسپر گذشتہ محاصرے کے زمانے مین سواران سلطانی متصرّف تھے اِس احاطے کے اندر تھی، چھٹی کو جنریل فلائڈ سوارون کے چار رسالے سمیت پریاپاٹم کے رستے اِس ارادے سے بھیجا گیا کہ بنبئی کی فوج سے جاملے، سلطان نے یہہ خبر سنتے ہی جنریل کی افواج کے تعاقب کے واسطے اپنے سوارون کو میر قمرالدّین خان کی سپہسالاری مین روانہ کیا اور یہہ فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے تو اعدا کی اِن دونون جمعیّت کو باہم اکٹھی ہونے ندینا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِس مادّے مین سپہسالار مذکور کی کوشش و تدبیر ہرگز اُسکے مخدوم کی خواہش و اہتمام کے موافق ظہور مین نہ آئی کیونکہ خان موصوف اُسوقت جنریل کی فوج تک پہنچا جب بنبئی کی پلٹن اُسّے مل چکی تھی، اور یہہ پہنچنا بھی اُسکا، مقابلے و مدافعے کے قصد سے نتھا بلکہ صرف اُس فوج کی پچھلی طرف سے پس ماندون کے قتل کرنے اور بہیر و بنگاہ کے کچھ اسباب لے لینے کی گھات مین رہا جون ہی نوین کو سلطان نے اعدا کے اژدہام سے متحیّر ہو کر چاہا کہ انگریزی [illegible]سالار کے ساتھہ خط کتابت کی راہ نکالے اِس لیئے اُسکو ایک نامہ لکھا اِ[illegible]لی مضمون کا

کہ گورنر جنریل لارد مادنگٹن بہادر سنے ہمارے پاس ایک مکتوب بھیجا تھا جسکی
نقل آپ کے دریافت کرنے کے لیئے ملفوف بھیجی جاتی ہی مجھے اس حال سے
اطلاع دیجئیگا کہ ہمارے ممالک محروسہ پر انگریزونکے لشکر کشی کرنے کا سبب کیا ہی
حالانکہ مین اپنے قول قرار کی شرطون پر جیسا کہ چاہیئے قائم ہون زیادہ کیا لکھا
جاے جنریل ہارس نے اتنا ہی مختصر جواب لکھا کہ آپ گورنر جنریل کے
مکتوبون کو خوب ملاحظہ فرمائیے اُس مین ہر امر کو بتصریح و تفصیل مندرج پائیگا
گیارھوین کو مورچے اور نئی کھائی جزیرے کے گرد بگرد طیار ہو چکی اور سلطانی
پیدلون کی افواج مین سے کچھ لوگ بھی اُس مین جا رہے دوسرے دن حسب الحکم
سلطان کے انگریزی لشکر پر گولے برسانے لگے لیکن اُسسے کچھ فائدہ نہوا
چودھوین کو بنبئی کی پلٹن جنریل ہارس کی فوجون سے آملی سولہوین تاریخ سے
سب کاویری ندی پار ہوکر اُسکے اُتر کنارے پر ایک محکم جگہ مین آرہے سلطان نے
کہ حصار پر سے اُنکا آنا دیکھا تھا ترنت اپنی سپاہ کے ایک غول کو ندی پار ہونے
اور اکرام نامے گانون مین مورچہ بنانے کا حکم کیا لیکن اُدھر سے جنریل اسطوارط
نے دھاوا مار اِنھین ناکام پھرا دیا بائیسوین کو جنریل ہارس نے ندی کے
دکھن پچھم کنارے کے مورچے کو باوجودیکہ وہان ایک ہزار آٹھ سی
سلطانی سپاہی تھے ہٹا کر لے لیا سلطان نے جو اعدا کی طرف سے یہ درازدستی
دیکھی تو اس کا بدلا لینے کے واسطے چھہ ہزار جری پیدلون کو جنکے کل
پیشرو سردار قوم فرانسیس سے تھے ندی پار ہونے اور رات کے وقت
اندھیارے مین جنریل اسطوارط کی فوج پر حملہ کرنے کے لیئے حکم دیا اہتمام
اِس رغلام حسین اور محمد حلیم کے ذمے ہوا جو دونون نامور سرلشکر
تھے طولون نے بڑی دلیری و بہادری سے بنبئی کی فوج پر دوڑ مارا ری

لیکن اُنہی کی کئی ساعت مین چھہ یا سات ہزار آدمی قتل کروا جنریل اسطوارٹ کی آمد سے اپنی کل فوج سمیت باز گشت کی، بیسوین تاریخ سلطان نے پھر ایک مکتوب جنریل ہارس کو لکھکر صلح کی استدعا کی، بائیسوین کو سودہ اِس صلحنامے کا گیارہ شرطون پر مشتمل جن پر سرداران ہمعہد متفق ہوئے تھے کہ اگر سلطان اِن باتون کو منظور کرے تو پھر آپس مین مصالحہ ہوگا سلطان کے پاس پہنچا، اِن شرائط مین بڑی شرطین یہ تھین کہ سلطان یک قلم فرنگستانیون کو جو اُسکے نوکر ہین اپنے خدمت سے برطرف کر دے، فرانسیسون کے ساتھ کچھ خط کتابت نرکھے، اپنا آدھا ملک ہمعہد سرداروں کے حوالہ کرنے اور دو کرور روپیہ دینے کا وعدہ کرے، اِس طور پر کہ نصف سر دست نقد دے اور نصف چھہ مہینے کے عرصے مین ادا کرے، اور بالکل اسیرون کو چھوڑ دے، اپنے چار فرزند اور چار شخص نامی منصبدار کو احتیاطاً عہود مقررہ کے بخوبی انجام پانے کے لئیے یہان بھیج دے، سلطان کو اِن شرطون کے منظور کرنے کے باب مین ایک دن رات کی فرصت دی گئی تھی، نوین تاریخ جسوقت سلطانی افواج کی ایک جماعت مورچے والی کھائی اور ایک طرف ندّی کے پچھم کنارے کے مورچے کو متصرّف اور قلعے کے سرکوب دمدمون کے بنانے سے مانع و مزاحم تھی اور اُس کھائی کی نگہبانی پر سیّد غفّار ڈیڑھ ہزار جوانون سے مامور تھا جنریل ہارس نے اپنے سپاہیون کو اُس گروہ پر حملہ کرنے کے لئیے فرمایا چنانچہ چھبیسوین کو اِن لوگون نے ہلاّ کیا، اگرچہ سلطان کے سپاہی بھی اِس لڑائی مین بڑی جانفشانی سے خوب ہی لڑے پر حریف کے حملون کے مدافعے پر قادر نہوئے، آخر جب ڈیڑھ سی جوان کھیت رہے وہان سے پھر کر ندّی پار ہوئے، اٹھائیسوین کو سلطان نے جنریل [illegible]ن کے

پاس ایک نامہ بھیجا اِس مضمون کا کہ تمہارا خط بائیسوین تاریخ کا مجھکو پہنچا ٗ مطلب اُسکا معلوم ہوا ٗ شرطین جو اُس مین مرقوم ہوئی ہین جون نہایت گرانمایہ ہین اور طی پانا اُنکا بغیر وساطت سفیران شیرین بیان کے مشکل ٗ جنریل ہارس نے اُسکا جواب یون لکھا کہ بائیسوین تاریخ کی پیش کی ہوئی باتین پر ضرور شرطین ہین کہ بن اُنکے سرداران ہمعہد کسی طرح صلح پر راضی نہین ہونگے اور اِس بات کے جواب کے واسطے فقط کاٹھ ہی کا دن ہی کہ تین بجے تک انتظار کی جائیگی ٗ قصّہ کوتاہ ع مہینے کے غرّے کی رات کو حریف کی جانب کے غبّارون کے قلعہ شکن گولون کی مارسے قلعے کی تھوڑی سی دیوار ٹوٹ گئی اور جب تیسری تاریخ کو ہرکارون نے حضور والا مین عرض کیا کہ غنیم نے حصار مین حملہ کرنے کے لائق راہ پیدا کیا سیڑھیان وغیرہ سامان تاخت کا طیّار ہوا ٗ اور اُسکے دوسرے دن تمام فوجین پناہگاہ کی آڑ مین آمادہ اور ہلّا کرنیکے حکم کی منتظر تھین ٗ سلطان ابتداے محاصرہ سے حصار کے متّصل ہی رہا کرتا تھا تا حملے اور تاخت کے مقام سے دور نرہے ٗ پر دلی اور حمیّت کی راہ سے بارہا زبان پر لاتا کہ جبتک دم مین دم ہی قلعے کی حمایت مین کوتاہی نہ کرونگا آخر ایک دن تو مرنا ہی ہی ٗ

بیت

دم بمردی میزنم تا در تن من جان بود
جان چہ کار آید اگر در مردیم نقصان بود

مثنوی

رخ از دشمن تیز چنگ که مرگم به از زندگانی به ننگ
ز ـــے بود رفتنم زین سرا همان روز انگارم این روز را

چوتھی تاریخ سلطان نے پچھم طرف کی دیوار کے پاس جاکر اُسکے شگافون کو
خوب دیکھکر معلوم کیا کہ اب اُسکی اقامت وہان پر خطر ہی پر اُسکے
چہرے پر ذری بھی ترس و بیم کی نشانی ظاہر نہ ہوئی، بلکہ سیّد غفّار کو کہ اُن
سپاہیون پر ماسور تھا جو حصار کے شگاف کے آس پاس متعین تھے کمال
استقلال و تحمّل سے کتنے کام کرنے کا حکم دیا، جب سلطان اپنے دولت سرا کو
پھرا تو منجّمون نے یہہ عرض کی کہ آج ذات عالی پر بڑا خطرا ہی، سو اگر صالحونکی
دعا سے استمداد کی جاے اور محتاجون مسکینون کو بطور صدقے کے کچھ خیرات
دی جاے تو شاید یہہ بلا مندفع ہو، بہرصورت سلطان نے اُنھون کے کہنے سے
دولتخانے مین داخل ہوکر جو صدقہ اور نذر اُن لوگون نے مقرّر کیا تھا اُسکے سرانجام
کے باب مین بتاکید حکم دیا اور منجّمون کو بہت سا انعام دیکر سرفراز کیا، نواب
خلد مکان حیدر علی خان منجّمون کے قول کا بہت معتقد تھا اور بغیر اِنکی اجازت کے
کوئی کام شروع نکرتا، اِسی باعث اِنھین بڑی آسایش و آرام سے رکھتا
تھا لیکن سلطان دین پناہ کا عقیدہ اِس خصوص مین برعکس عقیدے نواب مغفور
کے تھا اور یہی ایکبار اِس جنگ کے زمانے مین ایسا اتفاق ہوا والا کبھی ہم نے
نہین سنا کہ اُسنے برہمنون سے کچھ پوچھ پاچھ کی ہو، دوپہر کے وقت سلطان
محل سے باہر نکلا بے اُسکے کہ وہان کے لوگون سے ملاقات کرے، اِسوقت لباس
سلطان کا نیم رنگ کپڑے کی قبا بدن مین اور شاہانہ پگڑی سر پر تلوار مرصّع کار پرتلے
مین پڑی ہوئی دہنے بازو پر ایک کلام اللہ بندھا ہوا، خیر جو نہین وہ بہادر کلالی دیڑی
یعنے دروازۂ خرد پر پہنچا، ہرکارون اور منصبدارون نے جو وہان کے کام پر
تعینات تھے یون ظاہر کیا کہ انگریزی پلٹن کی طیّاری سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ
آج ہی خواہ دن کے وقت یا رات کو قلعے پر ہلّا کرینگے، سلطان نے فرمایا کہ یہہ

قیاس مین نہین آتا کہ دن کو وے تاخت کرین اور رات کے وقت تو خود ایسی
خبرداری کی جاویگی کہ دشمنون کا کوئی حملہ پیش رفت نہوگا یہان یہہ گفتگو
ہو رہی تھی جو خبر آئی کہ سید غفار گولا لگا کر مارا پڑا سلطان اِس حادثہ جان سوز
کے سنتے ہی نہیت اندوہگین ہوا اور فرمانے لگا کہ سید غفار ایک ہی مرد
جری تھا موت سے ڈرتا نتھا آخر درجہ شہادت کا پایا محمد قاسم کو کہو کہ اُسکے
قایم مقام اُن سپاہیون کی سرداری مین جو حصار کے رخنے پر تعینات ہین
سرگرم ہو اِس اثنا مین سلطان کے کان مین قبل اُسکے کہ خاصہ نوش جان فرمانے
سے فارغ ہو آواز بڑے غل اور شور کی پہنچی تب اُسنے فی الفور کھانا کھاتے
کھاتے ہاتھ دھویا تلوار پرتلے مین ڈالی اور اپنی بندوقون کے بھرنے کو حکم دیا
بعد اُسکے فصیل کے دکھن کی راہ ہو کر پچھم جانب کے توتے حصار کا قصد کیا
اُسکے پیچھے پیچھے بہت سے ملازم و خدمتگار بھی جنگ کے حربے اور ہتھیار سمیت
گئے اور کئی سپہدار بھی چیدہ چیدہ جوانون کا ایک غول لئے اُسکے ساتھ
ہوئے جب سلطان اِس حصار کے قریب پہنچا تو اُسنے بھگیترون کی ایک
جماعت کو دیکھا اور معلوم کیا کہ انگریزی ہلّے والے پہلی صف کے سپاہی اِس
توٹی دیوار کے رستے اندر آکر فصیل پر چڑھے ہین چاہا کہ اُنھین بھاگنے سے روکے
چنانچہ اِسی ارادے پر دیوار کے قریب کھڑے ہو کر اُن سہم زدہ فراریونکو
اپنے قول اور فعل مردانے سے دل دیتا اور بھاگنے سے منع کرتا تھا اور اِس
عرصے مین کئی بار حریف کی جماعت پر بندوق داغی اور سپاہ غنیم کے کئی سپاہی کو
مار گرایا باوجود اِس تگاپو کے جب حریف کی سپاہ سلطان کے قریب آگئی تو
اکثر — اُسکے بہادرون اور منصبدارون مین سے سلطان کو چھوڑ جی چرا نکل
بھاگے پھر سپاہیون مین سے بھی کوئی ساتھ نرہا تاہم اُسنے اپنی جگہہ سے بسان

ہونے کو آئین حمیّت و شجاعت مین ننگ اپنے مرتبے کا جانا ۔ اسی مابین مین دشمن کی سپاہ نے دروازے کے آدمیون پر گولیان مارین جسّے ایک گولی سلطان کے سینے کی بائین جانب آلگی ۔ باوصف اسکے چاہا کر بزور وہانسے باہر آئے ولیکن اسی جد و جہد مین فرنگستانی سپاہیون کے ایک غول نے دروازے کے اندر سے بندوقین سرکین ایک گولی سلطان کے زانو مین دوسری گولی داہنے پہلو مین لگی ۔ اور گھوڑا ابھی زخمی ہو کر بیٹھ گیا ۔ سلطان زین پرسے زمین پر گر پڑا اس دردناک حالت مین ایک ملازم نے سلطان کی خدمت مین عرض کیا کہ کاش اسوقت بھی خود بدولت انگریزونکے نزدیک تشریف لیجاہین وے البتّہ جناب عالی کے وقار و تمکین کے لایق ہرطرح کی رعایت و پاس کرینگے ۔ لیکن اُسنے اپنی غیرت سلطانی کے سبب بڑی حقارت کے ساتھ اس امرسے ابا کیا ۔ اس روداد پر بھی دیر نہین ہوئی تھی کہ فرنگی سپاہیون کا ایک جتھا اس رستے آنکلا ۔ انمین سے ایک نے شمشیر سلطانی کی بیش قیمتی دوال کو دیکھکر اُسکے لینے کا قصد کیا پر سلطان نے اُس زخم کی حالت مین بھی کہ ابھی قبضہ تلوار کا اُسکے ہاتھ سے نہین چھوٹا تھا ۔ لپک کر اُس حریص سپاہی پر وار کر گھٹنے کے قریب ایک زخم کاری مارا تب اُسنے نرنت اپنی بندوق سلطان پر چھوڑی گولی اُسکی سلطان کے ماتھے پر آلگی جسّے وہ بہادر جان بحق تسلیم کی ۔ جب انگریزون نے سرینگپٹن کا قلعہ بخوبی عمل کر لیا ۔ اور سلطان کے مارے جانے کا احوال معلوم کیا تو اُسکے دوسرے دن جنریل بیرڈ نے شام کے وقت سلطان کے قلعہ دار اور نوکرون اور دو شاہزادے سمیت اُس دروازے پر جہان اُس شہید کی لاش پڑی تھی آکر بڑی تلاش سے اُسکے جسد پاک کو اور مقتولون کے د[illegible]ے نکالا ۔ بشرہ سلطان کا مطلق متغیر نہوا تھا ۔ مگر شجاعت و پردلی کی علامتیں[illegible]

پائی جاتی تھین ، دستار تلوار معہ دوال جواہرنگار اُنمین سے ایک بھی اب نہی جسم مبارک کو اُسکے ملازمون نے بخوبی پہچانا اور بحفاظت اُسے پالکی کے اندر رات بھر سلطانی قصرمین رکھا ، محل شاہی کے ہرمکان پرچوکی پہرے کو سپاہی تعینات ہوگئے تاوہ دامان شاہی کے باقی ماندون مین سے کوئی کہین نکل نجاے اور تمام خزینہ اور بیش قیمتی مال متاع خانون کے دست برد سے محفوظ رہے بعد اُسکے انگریزون کی تجویزسے فورًا سلطان کے سپہسالارون اور سردارون کے گھرون پربھی نگہبانی کے واسطے انگریزی سپاہی مقرّر ہوئے ، یہہ معقول تدبیرجوانگریزون کی طرف سے سلطان کے سرلشکرون اور عمدہ ملازمون کی جان و مال کے بچاو کے باب مین عمل مین آئی ، سو سلطنت میسور کے سرتاسر مسخّر کرلینے مین اُنکے لئے نہایت مفید پڑی ، کیونکہ جب اُن سردارون نے دیکھا کہ اُنکی عزّت و مال کی انگریزکسقدر حفاظت کرتے ہین تب وے ازخود بالکل فوجون سمیت جنرل ہارس کے مطیع و منقاد ہوگئے سلطانی قلعے مین نوسو اُنیس ضرب توپ ننانوے ہزار بندوق و قرابین ، تراسی بار وتخانے انگنت گولیان اور گولے زنجیری گولے وغیرہ نکلے ، چونکہ جنرل ہارس نے بتاکیدیہہ حکم دیا تھاکہ ہرطرح سے سلطان مرحوم کی نعش کے احترام و تعظیم کرنے مین بھرمقدور قصور نکیاجاے ، لہذا شہر سرینگپٹن کے قاضی القضات نےسلطان فردوس مکان کے کفنانے دفنانے کی شرطون کو بوجہ احسن ادا کیا صرف زرکا کسی نوع سے اِس مادّے مین ملحوظ نتھا رسمین جنازے کی جوپچھلی سواری اُس سلطان زیبندہ تخت و عماری کی کرُاسے تو زک اور شان سے کہ اِس حالت و وقت کے شایان تھی عمل مین آ ـے مہینے کی پانچوین ظہرکے وقت سلطان کی لاش جواُسکے نوکرون

نکے کندھے پر تھی اور فرنگی سپاہیون کی چار کنپنی سرداروں معیت اُنکے ہمراہ، قلعے سے روانہ ہوئی، جنازے کے پیچھے پیچھے شاہزادہ عبد الخالق فرزند دوم سلطان مرحوم کابڑے سوز وگداز سے گریہ وزاری کرتا تھا اور قلعہ دار و قاضی مفتی اور سر برنگپٹن کے اور مسلمان لوگ پیچھے جاتے تھے جب لال باغ کے دروازے پر جا پہنچے، نظام علی خان کی فوج کے باکل سردار اور مسلمان آکر جنازے کے شریک ہوئے، رستے مین. جس گلی کوچے مے سلطانی جنازہ گذرا باشندے وہان کے دونون طرف راہون کے کھڑے بڑے اندوہ و سوگواری سے ٹکٹکی باندھ دیکھتے تھے، بہتیرے خاک مین لوٹ لوٹ پھوٹ پھوٹ روتے اور ہاے ہاے کر سر دھنتے اور خاک اُڑاتے، جب نواب حیدر علی خان خلد مکان کے مقبرے کے دروازے پر جنازہ پہنچا سپاہیون نے دورویہ پرا جما اپنے ہتھیارون کو جھکا تکریم و تعظیم کا دستور ادا کیا، تب قاضی نے جنازے کی نماز پڑھا، آخر اُسکے والد ماجد کی قبر کے نزدیک اُسکو مدفون کیا، پانچ ہزار روپیہ گداؤن بینواؤن کو جو جنازے کے ساتھ ساتھ گئے تھے خیرات کیئے گئے، جب سلطان کا جنازہ لیکر لال باغ کو چلے تھے اُسوقت سے لے اِس دم تک کہ جسد پاک اُسکا قبر مین رکھا گیا قلعے سے ماتمی شلک کی توپین برابر سر ہوتی رہین اتّفاق سے اُسدن شام کو بڑا طوفان اُٹھا، ساتھ اُسکے بجلی اور باد و باران بھی تھا، اکثر جگہون مین صاعقہ گرا خصوصاً مسجدون اور دیوانخانہ و محلسرا ے سلطانی پر، گویا کہ یہہ اُس واقعے کا تتمّہ تھا،

قطعہ

تاریخ شہادت متضمّن تعزیت بادشاہ سلیمان جاہ ٹیپو سلطان جنّت آشیان جو شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۱۳ ہجری میں واقع ہوئی

مویہ کنید اے مہان سینہ زنید اے گوان
در غم تاج شہان و اندوہ فخر انام
مرگ چنان بازلی واقعۂ نیست خرد
قتل چنان باسلی خطبی باشد عُظام
کز گہر و از ہنر داشت کلاہ و کمر
وز پئی مجد و خطر کوچش بود و مقام
صاحب سیف و قلم واہب کوس و علم
کاسر بیت الصّنم عامر بیت السّلام
سرور والا نسب مہتر زیبا حسب
خسرو بیضا لقب ٹیپو سلطان بنام
حامی دین متین ماحی کفر مکین
وارث تاج و نگین از پدر بو الکرام
والی ملک دکھن حیدر لشکر شکن
چون سمیش بو الحسن صفدر عالی مقام
رزم ندیدہ چو او پہلوے اعدا گداز
بزم ندیدہ چو او خسروے شیرین کلام

وقف

(۵۰۱)

هند نیاورده بر چون او روائی دگر
در فر و برز و هنر کجکلهای کشخرام
ذکر اخبار او شیرین سازد زبان
نشر آثار او مشکین سازد مشام
چون ز جهان بست رخت داد بجا تاج و تخت
با این فرخنده بخت پور مهینش همام
پیرو گام پدر در ره ننگ و خطر
لیک ازو پیشتر در دین بنهاده گام
قاتل اعدای دین از پئی کسب ثواب
رنجبر و گرم کین از پئی تحصیل نام
از نیرنگ خسان جوقی رذل از صغار
وز مکر ناکسان مشتی نذل از لیام
بر دست دشمنان کامده از هر کران
کشته شد آن پهلوان ناکام و تلخکام
کشته شد ای فغان مظلوم آن نامدار
کو را دولت کنیز بود و جلالش غلام
در صف ناورد و حرب اوّل مردان کار
در هنر طعن و ضرب ثانی دستان سام
با فرس و با حسام بود بجان مهرورز
در سفر و در حضر مونس شان بردوام
اسپش تازی نسب تیغش هندی نژاد

اینت جواہر فشان آنت مرصع ستام

ہندی او چون نہنگ تشنۂ خون عدو

تازی او چون پلنگ گرسنۂ انتقام

تیغ ورا ہمسفرین ہمچو دلارام جفت

اسپ ورا زیر زین دانش راگشتہ رام

سلطان بد شاہ مرد وین دو بناج ہمش

داشتہ از مردیش ہردو را شادکام

ہردو بفرّش بہم ہمدم و ہم ہمقدم

این آن را ہرکاب آن این را ہمنیام

بیوہ شدہ ہردو تن از مرگش وز حزن

چاک زنان پیرہن خاک بسر مستہام

سال شہادت از ان خامۂ معجز بیان

گشت عزادار ہم اد ہم گفت وحسام

۱۰۹۸ ۱۱۵

سنہ ــــــــــــــــــــ ہجری

۱۲۱۳

سلطان اِس جہان گذران سے رحلت کرنے کے زمانے مین پچاس برس کے سن کو پہنچ چکا تھا لیکن سلطان شہید کے خانہ انکے معتبر لوگون سے یہہ معلوم ہو کہ وقت شہادت عمر اُسکی پچپن برس کی تھی بشرہ اُسکا گندمی رنگ ٗ اعضا قوی ٗ منہہ گول ٗ آنکھین بڑی بڑی اور کالی ٗ ناک نکیلی اند کے مایل بکجی جسنے [illegible] کی شکوہ کو دو بالا کیا تھا موچھین لنبی رکھتا اور داڑھی کو ترشواتا تھا ٗ

ووف

(۷۰۳)

٭فطرت ہی سے چابک و چست تھا گھوڑے کی سواری کا شتاق اکثر دور تک پاپیادہ چلنے مین مشاق ۔ ان کے اکثر اوقات کو قرآن شریف کی تلاوت اور کتابونکے مطالعے مین صرف کرنا اپنے پدربزرگوار کے حین حیات مین ہردل عزیز تھا ؛ لیکن بعد اُسکے کہ وہ تخت سلطنت پر بیٹھا اکثر منصبدار اور عالی خاندان والے لوگ چونکہ سلطان کے اطوار و کردار مین ثبات و قرار نہین دیکھتے تھے اِسلیئے اُسّے دل برداشتہ و بیزار رہتے با اینہمہ اُسکے ملک کے سب چھوٹے بڑے مسلمان اِس راہ سے کہ وہ دین و شریعت کی طرفکشی اور اہل اسلام کی پشتی مین بدل مصروف تھا اُسکے جان نثار و خیرخواہ تھے ؛ اور سلطان موصوف اِسی دین محمدی کی حمایت کی برکت سے تمکین و وقار کے ساتھ شہادت کے رتبے عظیم کو حاصل کیا ؛ الحق تمام شمالی روحانی مین اُس بادشاہ کے جسکو سیرنویسانِ انگریز جبّارون سے سلاطین مشرق کے گنتے ہین تعصّب و سخت گیری دین اسلام مین سرحد بدادی و ستمگری کو پہنچی تھی چنانچہ کہہ سکتے ہین کہ جسطرح عالمگیر کا غایت تعصّب دینی اُسکی سلطنت کا قوی رخنہ گر واقع ہوا تھا اُسیطرح اِس بادشاہ کی مذہبی سختگیریون نے اُسکی ریاست کو بربادکیا ؛ دشمنی و عداوت اُسکی انگریزون کے ساتھ جسکا سبب وہی تعصّب و تشدّد دینی تھا اِس مرتبے کو پہنچی تھی ؛ کہ ایک انگریزی کتاب مین ایک شیر کی تصویر کے تلے جو ایک فرنگی کو دبوچے ہوئے ہی یہہ عبارت لکھی ہوئی تھی جسکا ترجمہ ٹھیک ٹھیک ہندی مین یہہ ہی

The following sentences have been taken from the Review of the Origin, Progress, and Result of the decisive War with the late Tippoo Sooltan in Mysore, with Notes by James Salmand Esq. of the Bengal Military Establishment.

Printed by Luke Hansard. Lincoln's in Fields Strand London, 1800.

ایک ارغنون کہ جسے شیر کی ہیئت پر اُستاد نے بنایا ہی اور وہ شیر ایک فرنگی کو ڈبوچے ہوسے ہی ٔ

پیٹ مین اِس شیر کے ساز موسیقی اور سرونکی کنجیان و چونگیان بترتیب چنی ہوئی ہین ٔ

آواز جو اِس ارغنون سے نکلتی ہی ٔ ملی ہوئی ہی غرّش سے پلنگ کے اور نالے سے آدمی کے جو ایک بڑی بلا کے پنجے مین گرفتار ہی ٔ

اِس ساز موسیقی کو اُسنے اِسطرح بنایا ہی کہ جب وہ بجتا ہی بیچارہ فرنگی بار بار ہاتھ اُٹھاتا ہی اور گویا اپنی بیچارگی اور بیکسی کو دکھاتا ہی ٔ

شیر و آدمی اِس ارغنون کا تمام قد یا کامل اندام بنایا گیا ہی ٹیپو سلطان کے حکم سے جو دیکھنے سے اِس ساز کے اور سننے سے اُسکی آواز کے (جسمین فرنگی تو کنایہ ہی قوم انگریز سے اور شیر سرکار خداداد سلطانی سے) اکثر خوش ہوتا تھا ٔ

یہہ ارغنون بعد فتح سرینگپٹن کے راگ محل مین پایا گیا جہان اور بہت سے آلات موسیقی کے رکھے ہوئے تھے ٔ

یہہ ارغنون جو بین اِسی موسم کے کوئی جانے والے جہاز پر حضرات ڈیرکٹار س کو ولایت انگلستان مین بھیجا جایگا تا وے حضور مین پادشاہ کے گذرانین ٔ

ووف

(۷۰۲)

بارہ شاہزادے سلطان کی اولاد اور ایک بھائی بعد شہادت سلطان کے اسیر ہوئے اور اپنے اہال و عیال معیت و یلور کو ' پھر کئی برس کے بعد وہان سے سنہ ۱۸۰۶ مین بنگالے کی طرف روانہ کیے گئے اور اُسکے سرداروں اور سپہسالاروں نے امیران ہمعہد سے جاگیرین پائین ؑ

مجمل احوال سلطان فردوس
مکان کی اولاد وغیرہ کا ؑ

جب سرنگپٹن کا قلعہ مفتوح ہوا اور میسور کی ریاست جسکا بانی نواب حیدر علی خان مغفور تھا ' بعد ساٹھ برس کے تقریباً انگریزون کے قبضۂ اقتدار مین آئی تب ملک ہند کے ناظم ارل مارننگٹن کی راے صواب انتما نے اُن مہمات کے درمیان جو ممالک مفتوحہ کے انتظام و بندوبست سے متعلق تھین اِن دو ضروری امر کو مقدم اور اہم سمجھا اور اُنمین متوجہ ہونے کو فرمانروائی کے سود و بہبود کی نظر سے پرضرور جانا ' ایک اُن دونون امر سے یہہ تھا کہ نامی سپہداروں کی استمالت و خاطرداری اور صاحب اقتدار قلعداروں کی استرضا و دلجوئی کرے اور دوسرا یہہ کہ نواب حیدر علی خان خلد مکان کے لواحق اور سلطان فردوس آشیان کے فرزندون و منتسبون کو دارالملک سرنگپٹن سے قلعۂ راے ویلور مین جو ریاست مدراس کے متعلق ہی روانہ کرے چنانچہ ہر واحد کی مدد معاش کے لیئے کنپنی بہادر کی سرکار سے پچاس ہزار روپیہ سالیانہ مقرر فرمایا اور بعد اِسکے ایک سوپر نٹنڈنٹ بھی مہربان و زباندان کر نجو بی شاہزادون کی دلجوئی اور خاطرداری کر سکے بھیجا گیا تا یہ لوگ [illegible]

وحرمت سے بیگالے ملک مین گذران کرین ' کئی برس تو اِسی طور پر خرّمی و کامرانی کے ساتھ وہان بسر ہوے یہانتک کہ لارڈ ولیم بنٹک کی حکومت مین ایک شورش وہنگامہ واقع ہوا کہ ویلور مین سرکار کمپنی بہادر کے سپاہیون نے باغی ہو کر بلوا کیا ' تفصیل اِسکی آیندہ ورقون مین معلوم ہو گی ' ہرچند جناب گورنر بہادر اور مدراس کے ارباب کونسل پر پاکدامنی و بیگناہی شاہزادون کی اِس باب مین بخوبی روشن وہویدا ہو گئی تھی لیکن احتیاط وحزم کی راہ سے صاحبان کونسل کی رایون مین یہہ امر مستحسن ٹھہرا کہ دودمان سلطانی کی کئی بیگمات کے سوا سبکے سب شاہزادے کیا صغیر کیا کبیر اُس قلعے سے بنگالے کی طرف روانہ کئے جائین چنانچہ اِسی قصد پر قریب آٹھ برس کی سکونت کے بعد شاہزادے تری کے رستے اور بیگمات اُنکی خشکی کی راہ سے کلکتے کو روانہ کی گئین ' اِن صاحبون کے درمیان نواب کریم شاہ بہادر چھوٹا بھائی سلطان جنت آشیان کا سب سے بڑا تھا جسکا مختصر احوال شجاعت اشتمال گذشتہ ورقون مین لکھا گیا ' یہہ بزرگ معہ اپنے فرزند ارجمند نواب صفدر شکوہ عرف غلام علی اور نواب حیدر شکوہ عرف امام بخش ' اور بارہ شہزادے سلطان کی اولاد صلبی اِس تفصیل سے ' فتح حیدر سلطان ' عبد الخالق سلطان ' محیّ الدین سلطان ' معزّ الدین سلطان ' محمد یاسین سلطان ' محمد سبحان سلطان ' شکر الله سلطان ' نور الدین سلطان ' جامع الدین سلطان ' منیر الدین سلطان ' محمد سلطان ' احمد سلطان ' اور چودھوان شخص اُنمین نواب حیدر حسین خان داماد سلطان فردوس مکان کا ' بے طرح [illegible] اپنے لواحق ووابستون سمیت سنہ ۱۸۰۶ مین کلکتے پہنچکر مقام رسا[illegible] سکن وماوا دیئے گئے ' بعدکتنی مدت کے نواب سید شہباز مرحوم کے

دوم

تر کے یعنے سلطان مغفرت نشان کے نواسے بھی ان لوگون مین آملے ، سبکے سب شاہزادے آسایش و آرام کے ساتھ نوع بنوع کے ناز و نعمت مین پلے ، رفتہ رفتہ ہر ایک باب مین اُنکے حال پر ہر طرح کی غور و پرداخت ہوئی ، اور ایک اسکول بھی مخصوص واسطے تربیت شاہزادون کی اولاد کے سرکار دولتمدار کنپنی بہادر کی طرف سے عہد حکومت مین گورنر جنریل لارڈ آکلنڈ بہادر دام اقبالہ کے در سنہ ۱۸۳۸ ع مقرّر ہوا اور استادان کامل ہر علم کے نوکر رکھے گئے ، اب وے خرّم و شاد قید و بند سے آزاد بود و باش کرنے لگے ، یے چار شاہزادۂ بزرگ فتح حیدر سلطان ، عبد الخالق سلطان ، محی الدین سلطان ، معز الدین سلطان ، ہر ایک کی گذران کے واسطے مشاہرہ اڑھائی ہزار اور ہر واحد باقی شہزادون کے لیئے دو ہزار روپیہ جناب لارڈ منطو اور ارباب کونسل کی تجویز سے مقرّر ہوئے ، نواب کریم شاہ و حیدر حسین خان اور سلطان کے نواسون کے واسطے بھی معقول تنخواہین معیّن ہوئین ، چنانچہ یے سبکے سب اپنے زمانۂ زندگانی کو سایۂ حمایت و رعایت مین اِس دولت ابد مدّت کے بہ عیش و کامرانی بسر کرتے رہے ، اور اب بھی کرتے ہین ، اکثر اُنمین سے غریق رحمت ہوئے ، جنکے ایک ایک کے انتقال کی تاریخ و تفصیل یہ ہی عبد الخالق سلطان سنہ ۱۲۲۲ مین شہر شوّال کے غرّے کے دن بواسیر کی بیماری کے سبب اِس دار فانی سے دار باقی کا راہی ہوا ، جسّے یے دو بیٹے شاہزادہ منعم الدین اور شاہزادہ مقیم الدین یادگار رہے ، نواب حیدر حسین خان داماد سلطان شہید نے بعارضہ سپرز ماہ رجب سنہ ۱۲۲۴ مین رحلت کی . جسّے ایک بیٹا نواب خیر اللہ خان اور ایک بیٹی یادگار رہین ، محی الدین سلطان نے چوتھی ربیع الثانی سنہ ۱۲۲۶ مین اپنے تئین بندوق کی گولی سے

ہلاک کیا، جسّے بہ پانچ بیٹے شاہزادہ سعید الدین شاہزادہ برہان الدین شاہزادہ قطب الدین شاہزادہ محمد ٹیپو شاہزادہ غلام دستگیر و کئی بیٹیان یادگار رہین، فتح حیدر سلطان سنہ ۱۲۳۰ مین شہر شعبان کی اکیسوین کو سرسام کے مرض مین اِس سراے پرآلام سے منزل دار السّلام کو سدھارا، جسّے بہ سات بیٹے شاہزادہ جعفر الدین شاہزادہ محمد باقر شاہزادہ غلام محی الدین شاہزادہ شہاب الدین شاہزادہ محمد سلطان شاہزادہ سلطان حسین شاہزادہ محمد علی وکئی بیٹیان باقی رہین، معزّ الدین سلطان نے بائیسوین جمادالاول سنہ ۱۲۳۳ مین ہیضے کے عارضے سے اپنی جان شیرین خالق آسمان و زمین کو سونپی، جسّے بہی ایک بیٹا شاہزادہ نظام الدین اور تین بیٹیان یادگار رہین، اگرچہ اِس شاہزادے پر اِس شبہے کے سبب کہ اُسے اُس بلواے عام مین جو ویلور کے درمیان واقع ہوا تھا شرکت تھی مقام رسائین بہ نسبت اور شاہزادون کے تھوڑے دنون تک قید و بند مین زیادہ سختگیری عمل مین آئی تھی ولیکن جب اُسکی بیگناہی اور بلکداسنی کی خبر اُس مادّے مین دار السلطنت لندن سے جہان بہہ امر بعد بڑی تحقیقات کے مقام ثبوت مین پہنچا تھا کلکتے مین آئی تب قید و بند سے اُسنے بھی رہائی پائی اور دوسرے شاہزادون کی طرح خوش و خرّم و آزاد رہنے لگا، احمد سلطان دسوین شعبان سنہ ۱۲۳۹ مین بعارضہ سرسام اِس دیرفنا سے دار بقا کو روانہ ہوا، جسّے تین بیٹیان یادگار رہین، نواب کریم شاہ بہادر نے بر اسی برس کے سن مین جمادی الثانی کے مہینے سنہ ۱۲۴۶ مین اِس عالم ظلمانی سے عالم نورانی کا رستا لیا، جسّے بہ دو بیٹے نواب غلام علی و نواب امام بخش اور دو بیٹیان باقی رہین، نواب امام بخش نے بھی سنہ ۱۸۳۲ع مین انتقال کیا جسّے ایک بیٹا نواب نور الحق یادگار رہا، سرور الدین سلطان سنہ ۱۲۴۹ کے

جمادالثانی کی چھٹی کو تپ اور مرگی کی بیماری مین اِس جہان غرور سے طرف گلشن راحت و سرور کے روانہ ہوا جسکے فقط دو بیٹی باقی رہین شکراللہ سلطان جمادالثانی کی چوبیسوین تاریخ سنہ ۱۲۰۳ مین ہیضے کے عارضے سے اِس شبستان فرودین سے طرف فرازستان برین کے رحلت گزین ہوا جسکے یہ چھہ بیٹے شاہزادہ بشیرالدین شاہزادہ جلال الدین شاہزادہ اعظم الدین شاہزادہ محمد مہدی شاہزادہ وارث الدین شاہزادہ محمود شاہ اور دو بیٹی یادگار رہین منیرالدین سلطان دوسری رمضان سنہ ۱۲۰۳ مین سپرز کی بیماری مین اِس خاکدان ظلمانی سے عالم نورانی کو گیا جسکے ایک بیٹا شاہزادہ انورشاہ اور دو بیٹی یادگار رہین جامع الدین سلطان سنہ ۱۲۰۸ سترھوین شوال کو پارس مین جوفرانسیسون کا دارالملک ہی روضۂ رضوان کا رہنورد ہوا جسکے ایکہی بیٹا شاہزادہ بدرالدین یادگار رہا سلطان محمد سبحان نے شہر رمضان کی چوبیسوین تاریخ سنہ ۱۲۶۱ مین ہیضے کے عارضے سے تلخابۂ مرگ کا چکھا جسکے چار بیٹے شاہزادہ شوکة الدین شاہزادہ پاک اختر شاہزادہ اللہ نواز شاہزادہ غلام محمود و کئی بیٹیان یادگار رہین اور نواب سید شہباز مرحوم کے لڑکون مین سے جو سلطان شہید کے نواسے ہوتے ہین اب صرف یہ تین شاہزادے محمد رفیع الدین محمد رحیم الدین محمد عظیم الدین باقی ہین اب سلطان جنت آشیان کی اولاد سے یہی دو شاہزادے یاسین سلطان و محمد سلطان کہ اللہ تعالیٰ اُنکے ایام حیات کو عمر خضر و الیاس کی سی درازی بخشے باقی ہین شاہزادہ یاسین سلطان کے یہ پانچ بیٹے شاہزادہ کیقباد شاہزادہ عالی گوہر شاہزادہ فیروز شاہ شاہزادہ مظفر شاہ شاہزادہ [illegible] م شاہ اور کئی بیٹیان زندہ و حاضر ہین اور شاہزادہ محمد سلطان کے یہ دو بیٹے

شاہزادہ فیروز شاہ شاہزادہ حلیم الزمان اور تین بیٹیان زندہ و حاضر ہین‌ٔ شاہزادہ محمد سلطان عرف شاہزادہ غلام محمد عالی منشی و والا نہادی اور قدر شناسی وجوادی ٔ نیک نیتی و پاک طینتی ٔ اور محامد اوصاف ٔ و مکارم اخلاق مین ممتاز و شہرۂ آفاق ہی ٔ ہمیشہ حوصلہ بلند اُسکا خیرات اور حسنات پر مائل اور اوقات گرامی نیکنامی کی دولت باقی اور فرخندہ فرجامی کے گوہر بےبہا کی جستجو مین مصروف ٔ فرزند کلان اُسکا شہزادہ فیروز شاہ جوان رشید و پرتمیز ہی. جسمین برگزیدہ سیر شرافت و نجابت کے مجتمع ہوئے ہین اور فضائل کسبی نے اُسکے شمائل ذاتی کو دوبالا کیاہی اور فضل وہنر نے جوہر گوہر کو فروغ و ضیا بخشا ٔ

شاہزادۂ فرخندہ نہاد غلام محمد کی ابنیہ صوری سے دو مسجد رفیع البناہی ٔ ایک تو مقام رسامین نہایت آب و تاب اور بڑی نزہت و لطافت کے ساتھ. جسکی بلندی و رفعت اور تعمیر کی متانت و حصانت وصحن کی وسعت و فضا اِس قطعے سے جو اُس خانۂ پاک کے طیار ہونے کی تاریخ پرناطق ہی ٔ قدرے ظاہر ہوگی ٔ

قطعه

تاریخ بنای مسجد جو در سنه ۱۲۰۱
هجری مقــام رسا مین بنائی گئی ٔ

نام خدا مسجدی پر ز بہا و صفا ‌ ‌ قبلۂ اہل سجود کعبۂ اہل قیام

نامش گردون حنا بومش مینو نشان ‌ ‌ رضوان ہر بامداد دادہ ز خلدش سلام

گر بہ بنای جدید ہمسر بیت العتیق ‌ ‌ نیست دوئی درگذر بیت اللہ خوانش نام

چیست صربر درش طالب حق را درآ ‌ ‌ اینک مروہ صفا زمزم و رکن و مقام

وصف

(۷۲۱)

حال بنایش ازان گفت سروش ایچین — گر نہ دوئی خاست ثانی بیت الحرام

۳۰۳
۲
۱۲۰۱

اور دوسری مسجد ناف شہر دار الامارۂ کلکتے مین ایسے مقام نضارت و لطافت آگین او رموضع فرحت و نشاط قرین پر جسکے دکھن طرف ایک سبزہ زار وسیع الفضا و نزہتگاہ دلکشا ہی جو طراوت و نفاست سے ہوا کے تندرستی و آسایش کا آرامگاہ اور اِس شہر خجستہ بنیاد کے متمولون اور امیرون کے لیئے صبح و شام کا رمنا ہی ؛ چنانچہ یہہ قطعہ اُس مکان میمنت بنیان کے بہت سے محاسن مین سے کچھ بیان کرتا ہی ؛

قطعہ

تاریخ بنای مسجد جسکی تعمیر نے شہر کلکتہ مقام دھرم تلے میں درسنہ ۱۲۰۸ ھجری اتمام پایا ؛

ابن سلطان ٹیپوی مغفور — ہم محمد بنام و ہم بہ ثنا
نہ محمد کہ بندہ اش از دل — پیرو دین او بصدق و صفا
کردہ تعمیر این نشیمن پاک — بہر ذکر و نماز و ورد و دعا
ہمچو سبع شداد محکم بام — ہمچو ذات العماد خرّم جا
در تمتّع چو کعبۂ اسلام — در ترفّع چو مسجد اقصا
خویشتن چون بمسجد اقصا داشت — دوئی اندر میانہ ناپیدا
گفت روح الامین ازان تاریخ

عمرک اللہ مسجد الاقصی ـ بر سول حق و باہال عبا

ــہ ہجری

۱۲۵۸

فی الواقع ابتک دارالامارہ کلکتّے مین اِس خوبی و خوش اسلوبی کی مسجد نہین ہی ' اور اُس شاہزادۂ عالی ہمت نے بہت سی جایداد واسطے اخراجات مسجد ونکے اور ایک باغ وسیع معہ تالاب و گھاٹ سنگین کو غریبان کے لیئے وقف کیا ہی

اور اُس شرف رتبۂ سروری کی ابنیہ معنوی سے کتاب فارسی کارنامہ حیدری ہی ' جسکا لقب تاریخی تواریخ گزیدہ ۱۲۶۳ ' اور جسنے اُسکی کمال جہد و اہتمام و جرح و تعدیل سے زیور اختتام و درسنہ ۱۲۶۳ ہجری پیرایہ انطباع پہنا ' اور یہہ کتاب ہندی حملات حیدری جسے اُسکے سلیقہ درست و فطرت بلند نے آراستہ و پیراستہ کیا ہی '

ترجمہ جلد ثانی کے بارھوین رسالے کا

مارکوئس ویلزلی کے رسالون مین سے '

ارل اِف مارننگٹن کی طرف سے ' لفطننط جنریل ھارس ' کرنیل ارثر ویلزلی ' انرئیبل ھنری ویلزلی ' لفطننط کرنیل ولیم کرکپاطرک لفطننط کرنیل باری کلوز کو جوامور میسور کے انتظام وبند وبست پرامین تھے '

صاحبان رحیم دل کریم نہاد

یہہ سند جو اِس نامے کے ساتھ جاتی ہی تمھین اُن حالات سے جنکا اختیار ہمے

ووف

تم کفایت شعارون کو دینا مصلحت سمجھا ہی مطلع کریگی، چونکہ میسور کے امور وابستہ نظم و نسق ایسے آسان و سہل نظر آتے ہین کہ بغیر حاضر رہنے مخلص کے سریرنگپٹن مین سرانجام پانا اُنکا ممکن ہی، اِس لیئے مین نے مدراس مین اقامت کا قصد کیا ہی، جو تین شخص امینان مذکور سے کہ بروقت پہنچنے اِس نامے کے سرنگپٹن مین حاضر رہے، چاہیئے کہ ترنت انجام کرنے مین ان امور کے جو سند مین مذکور ہوئے ہین آمادہ ہو جاے اور احکام مرقومہ کو بجالاے، جب سرداران ہمعہد مین ملک کا بٹوارا ہونے لگے اِسمین حصہ مرہٹون کا باقی رکھنا البتّہ ضرور ہی، اور خاندان سے راجہ میسور کے ایک وارث کا راج پاٹ پر بٹھانا میرے نزدیک امر اہم جسکے لیئے مین نئی بند و بست کی بنا ڈالتا ہون، دو دن کے عرصے مین اِس امر مہم کی شرطین ٹھہرا اور درست کرکے تمھارے پاس بھیج دونگا، اِس پیش آیندہ دو کامون مین تاخیر و تساہل مطلقاً جائز نہ سمجھا چاہیئے تا وہ نظم و نسق جو منظور نظر ہی بخوبی انجام ہو، اُن دونون سے پہلا کام جلیل القدر عہدہ دارون کی دلجوئی و خاطرداری اور کتنے حصار کے قلعدارون کی استمالت و رضاجوئی ہی جو مسلمان ہین، اور دوسرا کام سلطان مرحوم کے اہل و عیال کو ملک میسور سے نہایت دلاسائی و خاطرداری کے ساتھ روانہ کرنا، امر اوّل کے باب مین ہمنے سطر ہنری ویلزلی کی خدمت مین میر عالم کے نام کا خط اور نقل نظام الدولہ کے مکتوب کی راقم سطور کے نام پر ہی بھیج دیا ہی، اور مجھے اعتماد ہی کہ تم صاحب لوگ سکے وسیلے سے نواب میر قمرالدین خان کی رضاجوئی مین اچھی طرح سرگرم دکنی کتے ہو، اور رہنا اُسکا سرنگپٹن کے درمیان اِس جہت سے کہ اُسکی عزّت و آبرو لوگون کے دلون مین ثابت ہی، وہان کے مسلمانون کے ملا لینے

مین بغایت مفید ہوگا ٭ مین چاہتا ہون کہ تم لوگ بہت ہی جلد اُسے اِ سپہر لاؤ کہ
وہ گرم کند ایکو چلا جاے ٭ اور دوسرے سرداران اہل اسلام کے ساتھ ایسے
قول و قرار پیش کرو کہ اُنکے دلون مین نئے بندوبست کا ذرا بھی خوف و کھٹکا
نرہے ٭ اور پھر مقدور کامون کے انتظام مین سدا اِس امر کا لحاظ رکھیو کہ بھاری
اخراجات سرکار کنپنی کے خزانے سے متعلّق نہو جائین ٭ اور سلطان کے سارے
سرداروں کا وظیفہ بھی فقط کنپنی بہادر کے ذمّے مقرّر نہو بلکہ سب امیران
متّفق اور راجۂ میسور پر تقسیم کیا جاے اور سلطان مرحوم کے اُن سردارون
کے واپس ماندگون کو جو اِس لڑائی مین مارے گئے بھی مناسب وظیفہ مقرّر
کیا چاہیئے ٭ قلعداروں مین سے جن لوگون نے اپنا اپنا حصار حوالے کر دیا اور
وے جو ابتک اپنے خاص قلعون پر قابض ہیں اِن سبکی اپریل وے مہینے کی
باقی تنخواہیں البتہ کنپنی کی سرکار سے دی جائینگی بلکہ جتنے دنون وے اُن
حصارون کی نگہبانی و خبرداری پر تعینات رہینگے مہینا پائینگے ٭ اور مناسب ہی
کہ تم پہلے کام کے انجام دینے کے بعد ٭ دوسرے کام مین کہ سلطان مرحوم کے
اہل خاندان کا روانہ اور اُنکا اسباب و اداے سفر کا طیّار کرنا ہی بدل متوجّہ
ہو کر اُن مراتب کو جو اِس مادّے مین لازم و ناگزیر ہیں بجا لائیو ٭ مین اِس مہم
دردانگیز کے سپرد کرنے کے لیئے جسکے بن انجام کیئے دلجمعی متصوّر نہین کنپنی
کے کارپردازون کے درمیان کسی کو ایسا سردار اور جو اِس بھاری کام کی
شرطین بجا لاسکے نہین دیکھتا ٭ سواے کرنیل ویلزلی کے ٭ اِسواسطے بالکل اِن
ضروری کامون کا اختیار اُسکے ذمّے کرتا ہون ٭ کرنیل ڈوطن حصار ویلور کی
قلعداری پر جو عنقریب سلطان مرحوم کے لواحق و توابع کے رہنے کی جگہ ہو گی
مامور ہوا ٭ اور اِن لوگون کے ماہواری وظیفون کا پہنچانا اور ویلور مین اُنکے

وقف

سلئیے ہر طرح کی ضروری چیزون کا طیّار کرنا بھی اسی کرنیل کے ذمے ہی
اور یہہ بھی مین چاہتا ہون کہ اُنکے واسطے معقول وظیفہ عالی ہمّتون کے حوصلے
لایق مقرّر کرون ، تم صاحبون کو بھی ضرور ہی کہ ہرایک شاہزادے کی وجہ گذرا
اور زنانہ اخراجات کے لئیے تجویز کرو کہ کسقدر روپیہ کفایت کرینگے ، مگر
اِس امر مین یہہ شرط ہی کہ کل اہل خاندان کے وظیفے کے لئیے مبلغ زا
سالیانہ تین لاکھ یا نہایت درجے کو چار لاکھ ہون سے زیادہ نہون ، سلطان کے
فرزندون کو اجازت ہی کہ اپنے اپنے خاص ملازم ساتھ لانے کے واسطے
اختیار کرین اِس شرط سے کہ اُنکی ایسی کثرت نہو جسّے سلطان مرحوم کے
ہوا خواہون کا جتھا طیّار ہونے کا گمان ہو ، اور بہتر تو یہہ ہی کہ علی رضا خان جو کمپنی
کے ایک خیر خواہون اور شاہزادون کے غمخوارون مین سے ہی ساتھ
کر دیا جاے ، دودمان سلطان کے ہر ایک گھر کی بیگمات اور اُنکے فرزند جسقدر
جلد تر کہ امکان ہی شاہزادون کے ساتھ کر دیئے جائین ، کرنیل ویلزلی میری
طرف سے بخوبی اُنکے ذہن نشین کریگا کہ کسدرجے مجھے پاسداری اور راعانت
اُنکی منظور ہی ، اور شاہزادون کے نام کا فارسی خط* جو ملفوف ہی اُنھین
پہنچا دیگا ، اور لفطننٹ جنرل ہارس اور میور کے بالفعل کے ہرج مرج
مین جو جو مشکل پیش آئیگی اُسکی آسانی کے لئیے ہر طرح کی سعی و
کوشش مین کوتاہی نہ کریگا ،

یہہ ترجمہ اُس خط کا ہی جو گورنر جنرل لارڈ مارننگطن بہادر نے شاہزادون کی خدمت مین لکھا تھا ،

* صاحب نہایت شفیق واستظہار اخلاص کیشون کے سلامت
چون اِندنون نواح ویلور مین جو اُس مہربان کی جاے سکونت تجویز ہوئی ہی

خيريت وآسايش كے ساتھہ اُس مہربان كے پہنچنے كي خوشخبري سے دل اخلاص منزل كو نشاط وخرّمي حاصل هوئي ؛ اب يہہ بات خاطر مين گذري كه اِسي عرصے مين محبّت نامے كے وسيلے دوستي وارتباط كے كتنے مراتب كے لكھنے سے اُس مہربان كي تسلّي كرے ؛ آپ بيشك بخوبي خاطرجمع ركھيئے كه مخلص هميشه رضا جوئي اور نيك انديشي كے آثار ظاهر كرنے مين مائل ومشغول رهيگا اور منظور سب طرح سے يہہ تھا كه حتي الامكان اقامت كا مكان تنگ وكلفت نہو چنانچہ اِس بند وبست وانتظام كے لئے حكم بھي ايسا هي ديا تھا كه جستجو وتكا پو مين كسي عنوان سے غفلت نہونے پاے ؛ چونكه كاركزاران سركار كنپني انگريز بہادر كي نيتين هميشه اُس مہربان كے آرام وآسايش سے زندگاني كرنے پر متوجه رهينگي ؛ اور لفطننط كرنيل ڌفطن بہادر بھي مدام هر نوع سے حق مين اُس مہربان كے حسن سلوك كے لوازم خدمتگزاري بجا لائيگا ؛ اِس تقدير مين اُميد قوي هے كه وهان كسي قسم كا تصديعه وملال اُس مہربان كو نہوگا ؛ اور آپ كي خرشي وراحت بلا تكلف خاطر دوستي مظاهر كي خوشي كا باعث هوگي اور مخلص كو يقين هے كه اُس مہربان كے اطوار واوصاف جميله كي ايسي كشش هوگي كه مجھے بيش از بيش طريقۀ اُلفت وارتباط كے آداب پيش كرنے پر پہنچے اور خاص كر يہہ امر دل محبت گزين كي رضامندي كا باعث بريگا كه آپ بے تكلفانه صاف دلي كي راه سے كرنيل موصوف كے پاس دلي اور مخفي باتون كے بيان كرنے مين ازحد اعتماد واعتبار كو دل مين جگہہ ديجئے اور صاحب موصوف اِس آرزومند كے اشارے كے موافق جو كبھي كبھي اُس مہربان كي خدمت مين كچھہ ظاهر كرے اُسے بگوش رضا سن ليجئے ؛ اور چشم داشت يہہ هے كه جب اِس اخلاص شعار سے كسي امر كا اظہار ضرور هو تو اُسے آپ صاحب موصوف كي معرفت ظاهر كيجئے آپ كا خيرخواه يہہ چاهتا هے كه تھوڑے دنون مين كسي صاحب كے هاتھہ جسپر اپنا اعتماد هو كچھہ تحفه بطور اپني دوستي كي نشاني كے بھيج كر اپنے دل كو مسرور ومحفوظ كرے ؛ اُميد كه هميشه مخلص كو وهان كي خيريتون كا مشتاق سمجھكے مسرت بخش مكتوبون كے لكھنے سے خرم وخوشدل فرماتے رهيئے اور زياده كيا لكھے والسلام ؛

(Signed,)　　MORNINGTON.

مجھے اِس امر کے سننے سے بڑا تاسّف گذرا کہ سرینگپٹن مسخر ہو جانے کے بعد، سلطان کا زنانہ محل دفینے و خزینے کی طمع سے تلاش کیا گیا اور تم لوگون نے کنپنی کے نام و مرتبے کا پاس نکیا، کیا کہون کہ کسقدر اِس بات سے مجھے افسوس ہوا، کاشکے سلطان کے محلسرا کی بیگمات اِس سبب سے حیران و پریشان نہ کی جاتین، ہان ہلّے کے ازدحام اور چڑھائی کی دھوم دھام کے زمانے مین بے اختیار اِس وضع کی زیادتیان اکثر وقوع مین آتی ہین، مین سدا اس حسرت و افسوس سے آہ بھرا کرونگا اگر یہہ زبردستی جنگ وحرب موقوف ہونے کی دیر کے بعد جب تمام و کمال وہ مقام جسپر جھگڑا تھا ہم پر چھوڑ دیا گیا، اور سبھی سب وضیع و شریف وہان کے ہمارے مطیع و فرمانبردار ہو چکے سرزد ہوئی ہوگی، اگر زنانہ محل سے نفائس سے کوئی بیش قیمتی چیز اور کسی رقم کا زیور اُس منحوس گھڑی مین اِدھر والون مین سے کسی نے اُٹھالیا ہو تو مجھے کمال اعتماد ہی کہ وہان کا فرمانروا سپہسالار اِس مادے کی جستجو کو اپنی ضروری خدمتون سے جان کر اُن چیزون کے پھروا دینے مین قرار واقعی کوشش کریگا، بڑی آرزو سے مجھے اُمید یہہ ہی کہ اُسوقت تک کہ وہان سے اُن لوگون کے روانہ ہونے کا دن آوے ہر ایک شاہزادون اور اُنکی ستورا تون کے مال ومتاع کی پاسبانی و چوکی مین بڑی ہشیاری و خبرداری کی جاوے، سلطان مرحوم کے اہل خانہ ان کو اُنکے مسکن مقرر مین لیجانے کے لئے تمھین جتنے انگریزی سپاہی درکار ہون ضرور سپہسالار فرماندہ سے لے لیجیئو کہ رستے میں کسی طور کے خوف وخطرے کا کھٹکا نرہے، لفظنط دفطن کے پہنچنے تک بہتر یہہ ہی کہ سپاہیون کے عہدہ دارن مین سے ایک شخص جو اِس ملک کی زبانون اور چالون سے خبردار ہو شہزادون

سے کے ساتھ کر دیا جاوے اور صوبہ کنڑیکے نظم و نسق کے باب مین جبتک میرا کوئی حکم نپاؤ لازم ہی کہ اُس مین تمھاری طرف سے کچھ دخل و تصرف نہو، بہرحال اسطوار ط کو لکھا گیاہی کہ کچھ دنون موافق فرمانے اُس صوبے کے انتظام کے کام کو انجام کرے، اور مین تا وقتیکہ اُسکے حالات اُس نواح کے دریافت نکرلون وہان کے دستور و قانون کے باب مین حکم ناطق دے نہین سکتا، اگلے امینون کو جو برطرف کیئے گئے ہین میری طرف سے بخوبی اُنکی کارگزاری کی شاباشی دینا اور اِن خدمات کے عوض مین اُنکو میرا سلام و شکر پہنچانا، بنیاد اِن ضابطون کی اِس راے پر رکھی گئی ہی کہ وہانکے فرمانروا سپہسالار کو ملکی حکمون اور دیوانی کامو نمین ہمیشہ اختیار نرہے اور وہ سواے ایک عصایا اعتماد کی وردی کے اپنے پاس نرکھے دل مین ایسا گذرتا ہی کہ کاش تمھاری کچہری سرینگپٹن سے اُٹھکے بنگلور کو جاتی تو اُسسے سردست ایک فائدہ نفع رسان ہاتھ لگتا یعنے اُسکے ضمن مین سرینگپٹن سے غول کے غول مسلمان ساتھ چلے جاتے اِس کام مین نہایت جلد سعی کیاچاہیئے کیونکہ یہہ امر میسور مین ہمارے اطمینان کے واسطے بہت ہی ضرور ہی،

ووف

(۷۱۹)

عہدنامہ یا وثیقہ

عہدنامہ جو منہ و ستانی انریبل کنپنی بہادر اورنواب نظام الدولہ آصفجاہ بہادر اور پیشوا راو پنڈت پردھان بہادر کے درمیان آپس مین ہمقول و متفق ہونے کے استحکام اور سلطان شہید کے ملکون کے بند و بست و انتظام کے اتمام کے لئے لکھا گیا تھا

اِس نظر سے کہ سلطان مرحوم نے بغیر اسکے کہ اُسکے ساتھ امیران ہمعہد کی طرف سے جنگجوئی کے سببون سے کسی طرح کی چھیڑ چھاڑ عمل مین آمی ہو قوم فرانسیس سے ملکر اُنکے سپاہیون کا ایک گروہ انریبل کنپنی انگریز بہادر اور اُسکے خیرخواہون نظام الدولہ بہادر اور پیشوا راو پنڈت پردھان بہادر کے ساتھ حرب و کارزار کی بنیاد قائم کرنے کے عزم پر اپنے لشکر مین منگوایا اور انریبل کنپنی انگریز بہادر اور اُسکے ہواخواہون نے جو اپنی حفاظت و بچاو کے لئے اُن عزیمتون سے جن پر سلطان نے جماعت فرانسیس کو اپنے ساتھ متفق کیا تھا ضامن اور اول دینے کے باب مین بجا درخواستین کین اور سلطان نے اُنکے اقبال سے پہلو تہی کیا پس انریبل کنپنی انگریز بہادر اور نظام الدولہ آصفجاہ نے بیگانی فوجون کے خطرون اور ایسے بیرحم ستمگر دشمنون کے لوٹ و تاراج سے اپنی اپنی خاص حقیت و ملکیت یا سرحدون اور ملکون کی پشتی اور حمایت کے واسطے لشکر متفقہ بہ نیت حرب و نبرد روانہ کیا اور چونکہ خواہش ایزدی مین انریبل کنپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ بہادر کے امیران ہمعہد کی فتحیابی و کامیابی اور اُنکے ہاتھون سلطان مغفور کا قتل اوزنا سکے

رعیتون اور متعلقونکا منفاد ہونا مقدر تھا اور چونکہ امیران ہمداستان یہہ چاہیے تھے کہ اِس مکنت و اقتدار جدید کو کہ خداے تعالی نے اُنھین عطا کیا تھا گذری لڑائی کے اخراجات کی تلافی مین اور اپنے اپنے ملکون کی رعیتون اور آس پاس کے صوبون کے امن چین کے واسطے کام مین لائین لہذا سلطان مرحوم کے ملکون کے بند و بست کے واسطے انربُل کنپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ آصفجاہ بہادر کے درمیان بالفعل عہد و پیمان باندھا گیا بمعرفت لفطننط جنریل ہارس بادشاہ انگلستان کی فوجون اور انربُل کنپنی انگریز بہادر کی اُس فوج کا سپہسالار فرمانروا جو کرناٹک اور ملیبار مین ہین اور انربُل کرنیل ارثر ویلزلی اور انربُل ہنری ویلزلی اور لفطننٹ کرنیل ولیم کرکپاٹرک اور لفطننٹ کرنیل باری کلوز ریٹ انربُل ریچارڈ ارل اف مارننگٹن گورنرجنریل کی طرف سے اور بمعرفتِ نواب میر عالم بہادر نواب نظام الدولہ بہادر کی جانب سے تا موافق آیندہ شرطون کے کہ تائید ایزدی سے جبتک مہر و ماہ آسمان پر جلوہ گر ہین پایدار و برقرار رہینگی وے اور اُنکی آل اولاد بدل متوجہ رہکر فیمابین اِن باتون کی رعایت کرین

پہلی شرط

چونکہ دستور عدالت مقتضی اِس بات کا ہی کہ سرداران ہمعہد اِس عہدنامے کے ذریعے سے اپنے اپنے دلی مطالب کے پورا کرنے یعنے جبر نقصان مین اُن اخراجات کے جو خود اُنھین کی حفاظت و پشتہ مین ہوئے ہین اور بھی اپنے خاص ملکون کی قرار واقعی نگہبانی مین کہ آگے کو اعداسے بے کھٹکے رہین ضرور کوشش کرین اسبواسطے اِس بات پر اتفاق کیا گیا ہی کہ فرد ا کی مندرج کی ہوئی سرزمین جسکی تفصیل ذیل مین اِس عہدنامے کے ہی

وقف

(۷۲۱)

سلطان مرحوم کے ملکون کی اُن شاہراہون معیت کہ کمپنی انگریز بہادر یا اُنکے
ہواخواہون یا خراج گزارون کے اُن محالون اور سرکارون سے ملی ہوئی ہین جو
درمیان پائین گھاٹون کے پورب پچھم کے دونون ساحلون پر ہین یا اُن قلعون
جو اُن راہونکے آس پاس ہین سرکار انگریز بہادر کے دخل مین رہیگی اور کمپنی
انگریز بہادر اِسی سرزمین کے خراج سے نواب حیدر علی خان مغفور کے
خاندان اور سلطان مرحوم کے بالکل متعلقون اور لواحقون کی بخوبی گذران و
پرورش کے لیئے معقول خرچ جو دو لاکھ استارہون سے کم نہوگا (اور
یہ حساب کے روسے دو لاکھ چالیس ہزار کانتریہ ہون ہوتا ہی جو سات
لاکھ بیس ہزار روپیے کے برابر ہی اور قیمت ایک کانتریہ ہون کی تین
روپیہ) مقرر کرنے اور اُسکا بار اپنے ذمے لینے کا اقرار کرتی ہی چنانچہ
فرد آ مین جو سرزمین مذکور ہوئی ہی اُسکا خراج سنہ ۱۷۹۲ مین سلطان کے
تعین کے موافق سات لاکھ پچھتر ہزار ایک سو ستر کانتریہ ہون ہی اِسمین سے
بعد منہا کرنے دودمان حیدر علی خان اور سلطان مغفور کی مدد خرچ کے کمپنی بہادر
کے حصے مین پانچ لاکھ سینتیس ہزار ایک سی کانتریہ ہون باقی رہتا ہی

دوسری شرط

موافق پہلی شرط کے فرد ب کی لکھی ہوئی سرزمین نواب نظام الدولہ بہادر
کے عمل دخل مین اور ہمیشہ اُسکے ملکون کے منضاف رہیگی اور نواب
ممدوح اِس سرزمین کے خراج سے میر قمر الدین خان بہادر اور اُسکے اہل
وعیال اور متعلقون کی وجہ گذران کے خرچ دینے کا کفیل ہوا ہی اور اِس
مطلب کی تکمیل کے لیئے اُسکے واسطے گرم کنڈے مین ایک جاگیر خاص جسکی
مالیانہ آمدنی دو لاکھ دس ہزار روپیہ یا ستر ہزار کنتریہ ہون ہو الگ کردیگا

اور یہہ بھی اُسکا عہد ہی کہ وہ سوا اِس جاگیر کے خان مذکور کے نام پر ایک محال بھی اُن سپاہیون کی تنخواہ کے لیئے جو سرکار نواب موصوف کی ملازمت کے واسطے جمعیّت معقول میر قمرالدین خان بہادر کی سرداری مین نگاہ رکھی جائیگی مقرر کریگا اور چونکہ زر خراج اِس سرزمین کا جو فرد ب مین مرقوم ہی سنہ ۱۷۹۲ مین سلطان مرحوم کی تعین کے موافق چھہ لاکھہ سات ہزار تین سو بتّیس ہی ۶ اِس صورت مین میر قمرالدین خان کی خاص جاگیر کے وضع کرنے کے بعد نواب نظام الدولہ بہادر کے حصے مین پانچ لاکھہ سنتیس ہزار تین سی بتیس کنتریہ ہون باقی رہیگا ۶

تیسری شرط

کافۂ انام کی رفاہ و آرام اور امیران ہمعہد کے بند و بست کے دوام کی نظر سے یہہ نیک صلاح ٹھہری ہی کہ سرینگپٹن کا قلعہ کنپنی بہادر پر چھوڑ دیا جاے اور اِس بات پر اتفاق ہوا ہی کہ وہ قلعہ معہ جزیرہ اور اُس قطعہ زمین کے جو اُسکے پچھم ہی اور مغرب کی طرف محدود ہی اُس ندّی سے کہ میسور نالے کے نام سے مشہور ہی اور جنگل گھاٹ کے قریب کاویری ندی سے جاملی ہی ۶ کنپنی موصوف کے حصے والی سرزمین کے منضاف کیا جائیگا اور ہمیشہ کے واسطے تمامتر اُسی کے عمل دخل مین رہیگا ۶

چوتھی شرط

یہہ ہی کہ میسور مین بالتخصیص ایک علحدہ حاکم مقرر کیا جائیگا یعنے کشنہ راجہ اودیاور بہادر میسور کا مہاراجا کہ یہان کے قدیم راجاؤن کی اولاد سے ہی اُس سرزمین کا متصرف و مالک رہیگا جو تحدید کی گئی ہی اُن شرطون پر کہ عنقریب اُن کا ذکر کیا جائیگا ۶

وصف

پانچوین شرط

امیران ہمداستان بایکدیگر متّفق ہوئے ہین کہ بیشک فرد ج کی لکھی ہوی سرزمین جو اِس عہدنامے کے ذیل مین مرقوم ہی مہاراجہ ممدوح کو ان شرطون پر کہ مذکور ہونگی چھوڑ دی جائیگی ؛

چھٹھی شرط

کنپنی انگریز بہادر کو اِس بات کا اختیار حاصل رہیگا کہ وہ اُس مبلغ کو جو موافق شرط اول اِس عہدنامے کے نواب حیدر علی خان اور سلطان مرحوم کے اہل خاندان کا وظیفہ مقرر ہوا ہی جب کبھی چاہے درصورت سرزد ہونے انواع و اقسام واردات کے مثلاً اِس خاندان مین سے کسی رکن کے فوت ہونے یا کسی طرح بغاوت اختیار کرنے یا سردار ان ہمعہد کی ریاست و حقیت پر ہاتھہ یا اُنکے اور راجۂ میسور کے ملکون کے درمیان امن چین کے مقدمے مین کچھ خلل اور فساد ڈالنے کے زمانے مین جیسا بہتر جانے عمل مین لاوے خواہ اُسے کسی خاص وقت پر منحصر کرے یعنے کچھ مقرر کئیے ہوئے ایام تک روک رکھے خواہ یک قلم بند کر دے یا کچھ اُسمین تخفیف کرے ؛

ساتوین شرط

پیشوا راو پندت پردھان بہادر ضرور اِس عہد و پیمان مین شریک کیاجائیگا ؛ ہرچند وہ اِس حرب و قتال کے ایام کے درمیان نہ اُسکے ضروری خرچون اور کوششون مین سرداران ہمداستان کے شامل تھا اور نہ اب کسی وجہ سے فتح کی غنیمتون اور منفعتون مین خواہی نخواہی فریقین مشارک یعنے کنپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ کے ساتھہ حصّہ دار ہونے کا مستحق ہی ؛ بااینہمہ چونکہ مابین پیشوا بہادر اور کنپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ بہادر اور مہاراجہ

میسور کشتنہ راجہ بہادر کے حق دوستی ثابت ہی اس رعایت سے راین
اس بات پر قرار پائی ہین کہ وہ خاص سرحد جسکی تفصیل فرد و اور ذیل مین
اس عہد نامے کے مرقوم ہی اُسکے تصرف مین دینے کے لئے باقی رکھی جائیگی
تا در و بست پیشوا بہادر کی ملکیت اور اُنکے ممالکات کے داخل رہے اس
طور پر کہ گویا پیشوا بھی اس عہد نامے کے ہمد استانون مین ایک رکن تھا
مگر اس شرط پر کہ پیشوا مذکو رسراسر اس عہد نامے کو اُس دن سے ایک
مہینے کے اندر جسمین امیران ہم آہنگ دستور کے موافق اس عہد نامے
کی اطلاع کرینگے منظور کرے اور بھی اُن امور مین کہ ابھی نواب اور پیشوا
کے درمیان شک وشبہے مین ملتوی ہیں اور بھی اُن باتون مین جنکی خبر کنپنی
انگریز بہادر کی طرف سے گورنر جنریل انگریزی رزیڈنٹ کی معرفت پونان مین
اُسکے پاس بھیج دیگا کنپنی اور نواب موصوف کی دلجمعی اور اطمینان کر دے

آتھوین شرط

اگر پیشوا موصوف امیران ہمعہد کی امید دوستانہ کے برعکس اس عہد نامے
کے منظور کرنے یا اُن باتون کے خاطر نشان کر دینے سے جنکا ساتوین شرط
مین اشارہ ہوا ہی پہلو تہی کرے تو اس تقدیر پر وہ سرزمین کہ اُسے پہلے اسکے
لئے مقرر کی گئی ہی کنپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ بہادر کے شرکت
اور ملکیت مین رہیگی اور اب ئے اُس سرزمین کو چاہین راجہ میسور کے
ساتھ اُسکے اُس محال و صوبے سے جو اُنکے خاص ملکون کے نزدیک ہی مبادلہ
یا معاوضہ کرین خواہ کسی اور طور سے اُسکا بندوبست جیسا بہتر سمجھین تھہرائین

نوین شرط

مہاراجہ میسور کشتنہ بہادر کو یہان کے تخت سلطنت پر بٹھلانے کے واسطے

ووف

یہہ بہتر پسند ہوئی ہی کہ ملکی فوجون کی ایک معقول جمعیت سے اُسکی پشتی وحمایت کی جاے؛ اور اسپر اتّفاق کیاگیاہی کہ یہے فوجین کنپنی انگریز بہادر کے ذریعے سے موافق اُس جداگانہ قول قرار کے جوعنقریب کنپنی انگریز بہادر اور مہاراجہ مذکور مین ہوگا مقرّر کی جائینگی؛

دسوین شرط

یہہ عہد وپیمان دس شرطون پر مشتمل آج کے دن کہ جون مہینے کی بائیسوین سنہ ۱۷۹۹ اور محرم کی سترھوین سنہ ۱۲۱۴ ہی رایٹ انربل ارل اف مارننگٹن گورنرجنریل بہادر اور نواب نظام الدولہ بہادر کے نام پر روبرو ایک طرف کے وکلا لفٹننٹ جنریل جارج ہارس؛ انربل کرنیل ارثر ویلزلی؛ انربل ہنری ویلزلی؛ لفٹننٹ کرنیل ولیم کرکپاطرک؛ لفٹننٹ کرنیل باری کلوز؛ اور دوسری جانب کے وکیل میر عالم بہادر کے؛ منعقد ہوا؛ طرفین کے وکیلون نے اِس عہدنامے کی ایک ایک نقل پر اپنی اپنی مہرودستخط کر ایک دوسرے کے حوالے کرکے اِسکا اقرار کیاکہ یہہ عہدنامہ آج سے ایک اٹھوارے کے درمیان گورنرجنریل کے دستخط ومہر سے اور پچیس دن مین نواب نظام الدولہ کے دستخط ومہر سے بیشک مزیّن ومستحکم ہوجائیگا؛

مہرنواب نظام الدولہ کی

نواب نظام الدولہ نے حیدرآباد مین مہرودستخط کیا؛ سنہ ۱۷۹۹ کی تیرھوین جولائی کو؛ رایٹ انربل گورنرجنریل بہادر نے سنط جارج نام قلعے مین مہرودستخط کیا؛ سنہ مذکور کی چھبیسوین جون کو؛

AN ACCOUNT OF THE MUTINY AT VELORE

IN THE YEAR 1806,

BY J. DEAN, ESQ. M. D.

TRANSLATED FROM THE UNITED SERVICE JOURNAL AND NAVAL AND MILITARY MAGAZINE.

PART II.

1841.

بیان اُس شورش اور قتل عام کا جو ویلور کے قلعے مین سنہ ۱۸۰۶
کی دسوین جولائی کو واقع ہوا ' مسطر جونس سرجیٹن اور
مسطر ڈین معین سرجیٹن کی روایت سے جو دونون
اِس واقعۂ شوم کی ابتدا سے انتہا تک وہان موجود تھے '

اُسوقت قلعے کا پاسبان سپاہیونکا سرغنہ کرنیل سنط جان فنکورط تھا ' اور نگہبان سپاہی وہان چار کنپنی بادشاہی اُنہترھوین رجمنط کی ' چھہ کنپنی ہندستانی پیادونکی پہلی رجمنط سے ' دوسرا رسالہ ہندستانی پیادون کی تائیتسوین رجمنط کا ' ایک غول فرنگستانی گولندازونکا ' بارکل ہندستانی سپاہی ڈیرتھ ہزار سے تھے ' سنہ مذکور کی دسوین جولائی کے پہلے اِس واقعے کا کچھ بھی خیال اور بدگمانی نتھی ' مین کرنیل ماکراس کے ساتھ گذشتہ رات کھانا کھاکر قواعد کے میدان ہو کے جاتا تھا کہ قلعے کے اندر والی دولتسرا مین غلغلہ عیش و نشاط کا معلوم ہوا شہزادون کے محل مین روشنی کی کثرت تھی ' ساز و سرود کی آواز سے جشن و انبساط کا سماں بندھا تھا ' مگر کچھ شر و فساد واقع ہونے کا ہرگز گمان نہ تھا ' شبکو مین بندوقون کی شلک سے چونک پڑا ' کھڑکی سے نگاہ کیا تو دیکھا کہ کتنے آدمی دوڑے چلے جاتے ہیں ' بعد تھوڑی دیر کے میرے رسالے کے دونو جوان عہدہ دار نے مجھے آکر کہا کہ

ہتر ھوین رجمنٹ کے فرنگستانی سپاہیون نے باہر نکل کر باغی سپاہیون پر بندوقین
رنی شروع کی ہین ، مین نے کہا کہ مین اِسی دم کپڑا پہنکر تمہارے ساتھ
ث پاھیون کے بارک مین چلتاہون پر وے نہ ٹھہرے اپنے اپنے گھر کو چلے گیے
عد اسکے مین موزہ پہن رہا تھا کہ پہلی رجمنٹ کے لفٹنٹ کٹکلیف نے آکر کہا
ہ میرے بازو پر ایک گولی لگی ہی ، مین اُسکو اپنے ہمراہ لیکر مسٹر جونس
راج کے گھر گیا اور اُسکا زخم دکھلایا ، الغرض اُس مجروح کا زخم بند ہوا ہم
ندوستانی پیدلون کی پہلی رجمنٹ کے دستۂ اول کے اجیٹن کے گھر گئے ،
ور وہان ہندوستانی پاسبانون کے ہتھیار لیکر کل نو آدمی لڑنے کے لئے
لیار ہوئے ، اِس اثنا مین قلعے کی ہر ایک انگ سے بندوق کی بار کی آوازین
نے اور گولیان چارون طرف سے برسنے لگین اس گھر کے صدر رستے پر
ہمنے کئی آدمیون کے تگ و دو کرنے کی آواز سناتب باہر نکلتے وقت آدھا
روازہ کھلا رہنے دیا اِسلئے کہ اگر کوئی اندر آنے کا ارادہ کرے تو دکھلائی
ے ، اب اُن متمردون کا ایک جتھا جن مین تخمیناً بیس آدمی ہونگے گلی سے
کل کر صدر بر آمدے مین گھس آئے اور اُنھین جو گولی سے گھائل اور کشتہ
تھے بھی اپنے ساتھ لیتے گئے ، پھر اُنکا کچھ نشان ظاہر نہوا ، ہم لوگون نے یہ
خیال کیا کہ مسٹر جونس کا گھر جو ن بارک کے متصل ہی اِن بلاؤن سے
بہت محفوظ ہی ، ایک لحظہ یہی شش و پنج رہا کہ اب کسی طرح ہم بارک
مین داخل ہو جائین پر اِس جہت سے کہ وے بغاوت شعار سپاہی گھر کے
گرد بگرد محیط تھے وہ تدبیر پیش رفت نہوئی یہانتک کہ رات آخر ہوئی اور
صبح کو یہ آہٹ آتی تھی کہ بہت سے سپاہی ہمارے گھر کے پیچھے اِدھر اُدھر
گھومتے اور اندر آنے کی راہ ڈھونڈھتے ہین لیکن اُنسے کچھ نہ بن پڑا ، آخر الامر

جوق جوق باغیون نے ہمارے گھر کی پچھواڑے کے باہر والے گھرون کی دیوار پر چڑھ گئے اور بندوق سر کرنے لگے ہم دروازے کے بچاو مین مصروف ہوئے جب وے قریب آئے تو ہم برامدے کی جانب گئے اور گولی کی جگہہ بندوق کا کندا لے تے اُنکے مدافعے مین سرگرم ہوئے اُنکی طرف سے ہم پر گولیون کی بوچھاڑ تھی مین ایک ضرب کھاکر گر پڑا اس بیچ مین انہترھوین رجمنٹ کے آدمیون نے بندوق کی آواز سن بارک کی کھڑکی جو ہماری جانب تھی کھول کر ہم کو بارک مین داخل ہونے کے لیئے آواز دی باغی لوگ یہہ حال معلوم کرتے ہی ہمارے پیچھے دوڑ پڑتے پر خیریت یہہ گذری کہ ہم اُنکی بندوقون کی مار سے بہ سبب اُن گولیون کے کہ اُنہترھوین رجمنٹ کے جوان ہمارے بچانے کو اُن پر مارتے تھے بچکر اُس گھائل مصیبت کھڑکی کی راہ سے بارک مین داخل ہو گئے اب اِن متمرّدون نے تین ضرب توپ سلاح خانے سے لا قدیم بارک کے اُدہر لگا اُنہترھوین رجمنٹ کے بارک پر کہ اِن دونون کے درمیان ایک چھوٹا سا راستا تھا علی الاتصال گولیون کی بوچھاڑ مچادی گولیان بارک کے دریچون سے اندر آتی تھین جہندا بھی ٹیپو سلطان کا استاد تھا اور گروہ گروہ بے سرکش سپاہی عہدہ دارون کے مکانون پر آتے جاتے دکھلائی دیتے تھے اسلیئے کہ اُنھین اِس درمیان سے نکال باہر کرین اب دو منصبدار نظر آئے کہ وے باغی لوگ قیدیون کی طرح اُنھین قلعے کی جانب لیئے جاتے تھے اور قلعہ بھی سر تا سر اُن باغیون کے دخل مین آگیا الغرض بارک کے درمیان عجب طرح کی ہل چل مچ رہی تھی بارک کے سپاہی بھور ہوتے ہی اِس بات پر مستعد ہوئے کہ جبرًا بارک کے دروازے کی راہ اپنے قبضے مین کرلین لیکن چونکہ توپین اُسکے قریب ہی لگی تھین کتنے اُنمین سے گولون

(۷۲۹)

سے اُڑ گئے، آخر کو سپاہیون نے بارک کے دروازے کا رستا بند کر دیا، پھر بھی بارک کی کھڑکیون کی جانب سے پیہم گولیان برس رہی تھین اور ہم لوگون کو ایک دم لینے کے واسطے کوئی اور پناہ کی جگہ سوا بارک کے پیلپایون کی اوت کے نہ تھی، ایسے مین کپطان مکلاکلن نے فرصت کا وقت دیکھ بالکل حربی اسباب و ہتھیار جمع کرنے کو فرمایا اور یہ کہا کہ جسکو چلنے کی طاقت ہو وہ یہان سے قلعے کی دیوار کے پاس کی کھڑکیون کے رستے باہر چل کھڑا ہو، چنانچہ اُن دریچون کے رستے دو دو آدمی نکلے، اور بھروسا یہ تھا کہ ہم حریف کی مار سے عیالدار سپاہیون کے گھرونکی آڑ مین بچکر نکل جائینگے اور یہ بھی اِس نکلنے کا بڑا سبب تھا کہ ہم چھوٹے ذخیرہ خانے کے پاس جا کر مقام کرینگے چنانچہ کپطان مکلاکلن بھی سپاہیون کے ساتھ اُنہین دریچون سے نکلا، مین اور سطرجونس دونون، سپاہیون کی ٹوپی پہن بندوق ہاتھ مین لے سپاہیون کے ہمراہ معہ اُس رفیق مجروح کے باہر آئے، قصہ کوتاہ جو لوگ اُن گھرون کی پناہ مین جاتے تھے اُنمین سے کئی آدمی زخمی ہوئے، اور جتنا ہم قلعے کی دیوار کے نزدیک ہوتے اتنا ہی گولیون کے زیادہ نشانے بنتے، بہرصورت اُس ذخیرہ خانے تک پہنچ کے کیا دیکھتے ہین کہ اُسکا دروازہ کھلا ہی معلوم ہوا کہ اعداوہان کی گولیان لیگئے ہین فقط گولیون کے خالی لفافے ہمکو ملے، تب ہم حصار پر چڑھے، کپطان مکلاکلن نے حکم دیا کہ تم اُس گمٹی مین (جو قریب ہی تھی) جا کر ٹھہرو، جبتک اور سپاہی بھی پہنچ جائین، الغرض بھاگ اُسی گمٹی کے جسمین ہم تھے ہندوٴن کا ایک دیول تھا جسپر باغی لوگ مجتمع تھے، قرب کے سبب بیطرح اُنھون نے ہم پر گولیان برسائین، سامھنے ہم لوگون کے ایک برج تھا جہان صبح شام کی توپ سر ہوا کرتی تھی

اُس برج پر بھی باغیون کی ایک بڑی فوج مسلّط تھی ' کپطان مکلاکلن نے اُسیدم بہت سے سپاہیونکو جو آکر جمع تھے آگے بڑھنےکو حکم کیا اور آپ بھی اُن سپاہیون کے آگے آگے چلا جاتا تھا کہ ران مین ایک زخم کاری لگنے کے سبب گر پڑا ' ساتھ ہی اِسکے کپطان بارد جو قلعے کی دیوار پاس اپنے گھر والون سمیت سکونت رکھتا تھا ہمارے سپاہیون کی جماعت مین آملا ' اب جھٹ پٹ ہم لوگون نے وہ برج لے لیا ' اِس تگ و تاز مین دونون طرف سے کئی آدمی مارے پڑے ' آخر کار متمرّدون نے وہ مکان چھوڑ دیا ' تب کپطان بارد اور اُسکے ساتھ والے دروازے کی جانب چلے ' پھر اُس دیول سے لگاتار ہمپر گولیون کی بارش رہی ' جب ہم بخشی خانے کی طرف گذرے ' تو معلوم ہوا کہ اُسے باغیون نے لوٹ لیا ہی اور روپے کے توڑے حصار کے نزدیک رکھا ' بعضے سپاہی اُنہترھوین رجمنٹ کے جو حصار سے اُسطرف جاتے تھے مارے گئے ' اُدھر صدر برامدے مین جو سپاہی تھے وے پکار پکار گولیان مانگ رہے تھے مین نے کہا آرکاٹ کے روپے گولی کی جگہہ استعمال مین لاؤ ' جب اِن مکانون کی محافظت سے فراغت ہوئی تو ہم دروازے کے رستے کی جانب چلے ' اُدھر اُن بہادرون نے کہ وے ہم سے پہلے ہی یہان پہنچ گئے تھے باغیون کو اُنکے مقام سے ہٹا دیا جہان ایک توڑا روپیونکا جسے وے باغی بخشی خانے سے بھالتے وقت چھوڑ گئے تھے ہاتھ لگا ' جن پر بعضے سپاہیون اور عہدہ دارون کا جی للچایا بلکہ بعضون نے حصار پر سے بھی اُترنے کا قصد کیا ' کپطان بارد نے یہہ طور دیکھکر پاسبانون کو اُن پر تعینات کر حکم دیا کہ جو شخص پہلے اپنی جگہہ سے آگے بڑھنے کا ارادہ کرے اُسکو گولی مارین ' جسوقت ہم دروازے کی راہ پر تھے عجیب مصیبت جان سوز دیکھنے مین

آئی کہ قواعد کی ایک بڑی فوج آ کے بیمار خانے سے تخمیناً پندرہ آدمی
فرنگستانیوں کو پکڑ کر صدر دولتخانے تک لیگئی اور اِن بچارون کو اُن
بیرحمون نے شلنگ مار مار قتل کیا، سلاح خانے سے اُن گمراہون نے
دو توپ دروازے کی بھیتر والی راہ پر لگائی تھی شاید اِس ارادے سے
کہ ہم کو قواعد کے میدان مین جاتے روکین، اب گولیون کی نوبت آخر ہوئی،
کپطان بارو یہہ سوچا کہ سلاح خانے مین بم بروف مل سکتا ہی کیونکہ گولی کے
بدلے روپیون کے استعمال کرنے مین بہت وقت ضایع ہوتا تھا، یہان حصار
سے لگے ہوئے کئی گھر تھے، کپطان دیو ڈویلسن جو تئیسوین رجمنط کا عہدہ
دار تھا اُسکے گھر کے سامھنے لاش اُسکی ملی، حصار کی دوسری النگ
ایک گھر تھا جسمین لفطننط ایلی اُنہترھوین رجمنط کے عہدہ دار کے
لڑکے بالے رہتے تھے، جب اُسکے اندر ہمارے گروہ کے بعض بعض آدمی
گئے تو اُنھون نے اِس بچارے کے لڑکون مین سے ایک کو مقتول پایا
اب باغیون کا غول کا غول قلعے کی جدی جدی جگھون مین دکھلائی دیتا تھا اور
شدّت سے گولیان اُن آدمیون پر جو دروازے کی راہ مین تھے برستی تھین
چنانچہ ایک گولی لفطننط میکائیل اُنہترھوین رجمنط کے منصبدار کی کلائی مین لگی
اور اُسسّے خون اتنا بہا کہ وہ کمزور و سست ہوگیا، اب فقط کپطان بارو، مسطر
جونس اور مین سپاھیون کے ساتھ باقی رہ گئے، باغیون کی گولیون سے محفوظ
پناہ گاہون کے مختلف مقامون پر سنگین چوکیان بٹھلا ہماری طرف کی سپاہ
کپطان بارو کے ہمراہ حربی سامان کی کھوج مین سلاح خانے کی جانب گئی، سامھنے
ہم لوگون کے فرنگی بیمارستان اور کپطان فنکورط قلعدار کے گھر کے قریب
ایک برج تھا، جسے باغیون نے بڑی مضبوطی سے اپنے دخل مین کرلیا تھا؛

جب ہم اُسکے نزدیک پہنچیے بری طرح سے حریف کی مار سے شا مے ہوئے ' کپطان بارو اور راقم سطورکو ایک ایک گولی لگی ' مجھے تو پشت پا پر جسے اذیت نہ پہنچی ' لیکن کپطان بارو کو پھلّی مین جسّے اُسے براہی صدمہ پہنچا ' تب اُسنے سپاہیون کے ساتھ جانے کے لیئے مجھسے التماس کیا چنانچہ مین اُنکے شامل برج مین داخل ہوا ' ہرچند اِس مکان مین مختلف جگہون سے بشدت گولیان برستی تھین پر جب اُنہترھوین رجمنط کے دلاورون نے اُسکو دخل کرلیا ' سبکے سب باغی بھاگ نکلے ' سپاہیون نے کپطان بارو کے گھایل ہونے اور چند اول مین اُسکے لیجانے کا حال معلوم کرکے کہا کہ اب تو ہم بےسردار ہوگئے ' مین نے کہا کہ ہم اور مسطر جونس دونون تمہارے ساتھ ہر ایک مشکل مین شریک ہین ' اسی بیچ مین بیمارستان کا ایک شخص ہم مین آملا اور اُسنے ظاہر کیا کہ غت کے غت باغیون نے بیمارخانے مین آکر بالکل بیمار سپاہیون کو مار ڈالا مین اُنسے بھاگ بچا ' الغرض ہم لوگ اُسوقت کہ چند اول کے اکثر جوان آکرا کٹھے ہوئے اُس سلاح خانے کے جانے پر مستعد ہوئے ' رستے مین ہم پر گولیان چلین ' دو آدمی مقتول اور دوسرے مجروح ہوئے ' ایسے مین کئی سپاہی آکر ہمارے ساتھ ہوئے ' اب ہم حصار سے اُترکر بہیئت مجموعی غلّے کے انبار خانے کی دیوار کی آڑ مین پہنچیے ' مین نے ایک باغی کے پکڑنے کا ارادہ کیا ' اُسنے بندوق چھوڑی ' ٹوپی میرے سر سے گرپڑی ' مین نے اِس شخص کو دیکھتے ہی پہچانا کہ وہ ہمارے ہی رسالے کے سپاہیون سے ہی ' بےساختہ میری زبان سے یہہ کلمہ نکلا تیرا کخیر تو ہُی آدم خان یہہ کیا تھا ' تب وہ بھی مجھے پہچان گیا ' اور اب ہم سلاح خانے کی جانب چلے ' رستے مین پھر بندوقین چھپھر چلین ' بارے کئی آدمیون سمیت ہم سلاح خانے مین جا پہنچیے ' یہان ایک

تئیں وحشت انگیز تماشے کا سامہنا ہوا کہ تمام پاسبان کیا فرنگستانی کیا سپاہی سبکے سب کشتہ پڑے تھے ؛ اور عہدہ دار بھی اُنکا مارا گیا تھا ؛ ہمنے چاہا کہ بندوق کی سنگین وغیرہ سے سلاح خانے کے قفل کو توڑ ڈالین ؛ نہوسکا ؛ جب سٹمر جونس سے مین نے یہ حال بیان کیا تو وہ مجھے حصار پر چڑھنے کو کہکر آپ نیچے اُترا اور بول اُٹھا شکر کہ گنج مقصود ملا ؛ الحاصل بارود بھرا ایک خم حصار پر لایا گیا لیکن گولی ندارد جب گولی کے پانے سے ہمین یاس ہوئی تو سلاح خانے کی جانب جانے اور راہ مین سلطان کے نشان کو گرا دینے کی صلاح ٹھہری چنانچہ ہم اسی قصد پر سپاہیونکے بارک سے کئی جوان ساتھ لیکر قلعے کی برج تک ایسے وقت مین جا پہنچے کہ سپاہیان باغی اسباب غنیمت کے باندھنے چھاندنے مین لگ رہے تھے ؛ باوجود اسکے وے ہمین دیکھتے ہی بندوقین چھوڑنے لگے ؛ ہم وہانسے پھرے ؛ اور اُن لوگون نے ہمارا پیچھا کیا ؛ ہم جلد اپنے رفیقون مین آکر بندوق سر کرنے مین سرگرم ہوئے ؛ اِسی طرح لڑتے بھڑتے علم تک پہنچ گئے ؛ لیکن رستے بھر گولیون کے نشانے تھے ؛ ہم مین سے تین شخص نشان کی نردبان پر چڑھ جانے کے مستعد ہوئے ؛ پہلا تو گولی سے مارا پڑا ؛ بعد اسکے سارجنٹ ماکہلس اِس کام پر مستعد ہوا ؛ اگرچہ اُسپر قریب کے گھرون سے گولیان برستی رہین ؛ تیسرا شخص پریویٹ فلیپ باطم سیڑھی کے نیچے اِس ارادے پر کھڑا تھا کہ اگر سارجنٹ مذکور کو کچھ صدمہ پہنچے تو وہ اُوپر چڑھ جائے ؛ اِس عرصے مین کتنے لوگ مقتول اور زخمی ہوگئے ؛ چونکہ میرے دوست جونس نے سارجنٹ سے علم لے لیا تھا ہم دروازے کے رستے کی جانب پھر آئے اور اب ہمین اُن زخمیون کو بھی وہان سے اُٹھالانا ضرور ہوا (ہرچند اِس لانے مین

کثرت سے گولیان ہم پر برسین) کیونکہ اگر ہم لوگ وہین پڑے رہتے تو بے شبہ مارے جاتے ۔ مین نے ان مجروحون کو بیمارستان کے ایک کمرے مین جو قریب تھی رکھا ۔ تب کئی بیکار منصبدار میرے پاس آئے اور بڑی محبت و دلسوزی سے کہنے لگے کہ ابتو تمہارے نزدیک نہ سامان جنگ باقی رہا نہ ازوقہ اور نشانیان یاس کی ہر نوع ظاہر ہین اور مدد کی بھی کچھ اُمید نہین ۔ اِس لئے مقتضاے وقت تو یہہ ہی کہ یہ جو کتنے بقیۃ السیف رہگئے ہین اُنکی جانون پر ترس کرکے بوجہ معقول کہ امکان سے خارج نہو میل ملاپ کی تدبیر کی جاے ۔ مین نے اُسکا جواب دیا کہ قلعے سے باہر جو کچھ عہدہ دار لوگ رہتے ہین اُنمین سے مقرّر بعضون نے آرکاٹ کے ناظمون کو اِس سانحے کی اطلاع کی ہوگی ۔ کیونکہ ایسے واقعۂ خطرناک کی خبر جو یکقلم فروگذاشت ہو یہہ بات کسی طرح خیال مین نہین گذرتی ۔ بعد اِسکے مین نے کہا کہ بالفعل تو صدر دروازے کا رستا بھی ہمارے اختیار مین آگیا ہی ۔ علاوہ باغیون مین کون ایسا شخص ہی کہ اُسکے نزدیک التجا لاؤن اور اِسمین بھی شک نہین کہ کمک عنقریب آن پہنچی اور چاہیے کہ ہم دم آخر تک جو کچھ ہمارے تحت مین ہی اُسکے محافظت کی کوشش کرین اِس عرصے مین جونس میراموس بھی کپطان ملکر اس کے گھر سے حصار پر آن پہنچا مین نے اُن خانہ نشین عہدہ دارون کی یہ سب باتین اُسسے کہین اُسنے اِس امر مین میری بات کی تقویت کی کہ ابھی کوئی دم مین کمک آ پہنچتی ہی ۔ اِس گفتگو کو چندان دیر نہوئی تھی کہ کرنیل گلسپی اور کپطان ولسن انیسوین ڈراگون کے فرمانفرما دروازے کی راہ سے لگ بھگ کمک کو آپہنچے ۔ لوگون نے کرنیل مذکور سے ظاہر کیا کہ ابھی بہت سے باغی پوشیدہ کھڑکی کے رستے بھاگتے ہین چنانچہ کتنے ایک سوار اُس طرف تعینات ہوئے ۔

ووف

بعد اسکے کرنیل نے میرا حال پوچھا اور ہم دونون حصار سے باہر آئے ٗ جونس نے میسور کا جھنڈا جو ہاتھ آیا تھا کرنیل کے ہاتھ مین دیا اُسنے کرنیل فنکورٹ کا حال پوچھا چونکہ ہم کچھ اُسکا حال جانتے نتھے بیان نکرسکے ٗ بعد اسکے کپطان بارو کی خبر پوچھی ٗ مین نے اُس گمتی کی جانب جسمین وہ تھا اشارہ کیا اور اُسکے زخمی ہونے کی کیفیت بھی ظاہر کی ٗ تب مجھسے پوچھا کہ تم کو بھی کوئی زخم لگا ہی ٗ مین نے اپنا پانو اور زخم دکھلایا ٗ بعد اسکے مجھکو کہا کہ کپطان بارو جس برج مین ہی وہان تک تم میرے ہمراہ چلو ٗ بتیسوین رجمنط کے جھنڈے کپطان ماکراس کے گھر سے قلعے کے صدر دروازے پر لائے اور حصار کے نیچے رکھے گئے تھے ٗ ایک سپاہی بادشاہی علم لیکے ہمارے ہمراہ دمدمے کی گمتی مین آیا ٗ رستے مین ہرچند باغیون نے ہم پر بندوقین داغین پر خیریت گذری ٗ ہم نے اُس برج مین پہنچکے دیکھا کہ اور بھی کتنے سوار جنکے ساتھ میدانی توپین بھی تھین آرکاٹ سے قلعے کی جانب دوڑے چلے آتے ہین ٗ کرنیل گلسپی نے دمدمے کی گمتی چھوڑنے کے وقت کپطان بارو سے کہا دیکھنا مین توفیق یزدانی کی یاوری سے کیسا تم لوگون کا بدلا لونگا ٗ جسوقت ہم دروازے کی طرف پھرے پھر ہندوونکی دیول سے گولیون کے نشانے بنے یہانتک کہ دور نکل آئے ٗ جب دروازے پر پہنچ گئے تو دو کمک کی توپین بھیتر والے دروازے پر منگوائی گئین اور کرنیل گلسپی نے توپون کے سر کرنے کا حکم دیا چنانچہ لفطننط بلاکسطین عہدہ دار جو سوارون کے ہمراہ آرکاٹ سے آیا تھا اس سلیقے سے اِس کام مین در آیا کہ دروازہ پہلی ہی شلک مین کھل گیا ٗ اب کرنیل گلسپی نے جنگ کے لیئے طیار ہونے کو حکم کیا ٗ اگرچہ وہان لڑنے کے قابل پچاس آدمی سے زیادہ نتھے ٗ پھر کیفت ہم کرنیل گلسپی کے ہمراہ حصار سے چلے ٗ ہمارے پیچھے ا

رسالہ ڈراگونون کا اور ایک رسالہ ہندوستانیون کا تھا، جونہین کرنیل نے آگے بڑھنے کا حکم دیا ہم میدان کی جانب روانہ ہوئے، وہان پہنچتے ہی اُس دیول اور قدیم پارک سے ہم پر خوب ہی گولیون کی بوچھاڑ برسی، غول ہمارے سپاہیون کا صدر محلسرا کی طرف آگے بڑھا اور جب ہم متصل اُس مقام کے جہان ہمارے سپاہی مارے پڑے تھے جا پہنچے، یہان بھی اعدا نے بڑے زور شور سے گولیونکا مینہہ برسایا، اکثر لوگ ہماری جماعت کے مقتول اور مجروح ہوئے، الغرض ہماری جمعیّت کے انتظام مین خلل واقع ہوا یعنے جب کرنیل گلسپی ہم کو اِس ارادے سے کہ ڈراگون کے رسالے کے سوارون کو حملہ کرنے کا حکم دے داہنی طرف جانے کو رستا دکھلا رہا تھا کہ اتنے مین ایک سوار جسکو شاید کوئی زخم پہنچا تھا صف چھوڑ اپنی جگہہ سے اُچھل پڑا جسکے دھکّے سے کرنیل زمین پر گرا، مین اور سارجنٹ برادی نے اُسے پکڑ کر اُٹھایا، ہرچند صدمہ برا پہنچا تھا پر جانکی خیریت ہوئی، اب سوارون نے صدر دولتسرا کی طرف جاکے بانکل باغیون کو جو وہان سے بھاگتے تھے قتل کر ڈالا، بعد اِسکے مین نے دیکھا کہ کرنیل مار بِط اپنے گھر سے نکلا چلا آتا ہی اُسے کرنیل گلسپی کو دکھلا دیا اور ترنت مین نے بھی اُسکے پاس پہنچکے مصافحہ کیا، یہ دونون کرنیل آپسمین گفتگو کر رہے تھے جو ہم دولتسرا کے اندر پہنچ گئے، تعجب تھا کہ دولتسرا کی چھت پر سے کتنے باغیون نے بندوقین سر کر فرار کا رستا پکڑا، کرنیل گلسپی نے مجھکو فرمایا کہ اُنھین پکڑ کر قید کرو، کتنے باغیون نے تو آپہی ہتھیار رکھدیا تھا اور جو بندوقین ہاتھ مین لئے ہوئے تھے اُنمین سے بعضون کو مین نے کہا کہ بندوق زمین پر رکھدو اور اپنی راہ لو، اور اِدھر پہلے ہی سے مین نے دروازے پر بندوقین تانے ہوئے لوگ کھڑے کر رکھے تھے کہ ایسے لوگ باہر نکلنے پائین، تب مین نے اُنکا کمربند کھولا

وقت

(۷۳۷)

اُنکی جیب سے ہم لوگون نے کتنی گولیان نکالین جن سے اپنی بندوقین بھرین ۔ کرنیل گاسپی اور کرنیل ماریط آپسمین گفتگو کر رہے تھے ۔ کرنیل ماریط نے کہا شاہزادون مین سے ایک بھی اپنے دولتخانے سے باہر نہین نکلا بلکہ میرا دل گواہی دیتاہی اور یقین کلی ہی کہ اُنمین سے کوئی اِس بلوے مین باغیون کے ساتھ شریک نہین ہی ۔ جبکہ کرنیل گاسپی محاسرا کے بھیتر جانے کے باب مین گفتگو کرتا تھا مجھکو اُسکے صحن مین اُسنے قیدیون کی نگہبانی پر مامور کرکے اِس کام مین خوب چوکس رہنے کے لئے قدغن کیا ۔ یے قیدی تیئیسوین رجمنط کے لوگ تھے ۔ جب سوار دروازے پر جا پہنچے تو سپاہیون کا ایک غول بھیجا گیا جنھون نے بہت سے سرکشون کو جو کھڑکی کے رستے چھپکر بھاگتے تھے مار لیا ۔ ابتک جنگی سپاہیون کے ہمراہ کوئی عہدہ دار سوائے کرنیل ماریط کے نہوا تھا ۔ کرنیل گاسپی نے مجھسے کہا کہ تم بھی میرے نزدیک منصبدارون مین داخل ہو ۔ ذرا وہان کا حال تو جاکے دریافت کرو کہ کیا ہی اور اگر اٹھترھوین رجمنط کا کوئی منصبدار ملجائے تو اُسے تاکید کر دینا کہ جلد اپنے سپاہیون مین آن ملے ۔ خیر مین رخصت ہو کر قواعدگاہ سے سلاح خانے کی جانب گذرا ۔ جہان ڈراگون کے ایک سارجنط کو مین نے دیکھا اور کہا کہ مین کرنیل گاسپی کے پاس سے یہان کا احوال معلوم کرنے کو آیا ہون اُسنے کہا کہ ابھی کوئی دم مین سلاح خانہ آگ لگاکے اُڑا دیا جائیگا ۔ خدا کے واسطے اُسکے بھیتر نجائیو ۔ آخرالامر مین اندر گھسا ۔ دیکھتا کیا ہون کہ ڈراگونون اور سپاہیون مین جو وہان آچھپے تھے ۔ بیطرح گولیان چل رہی ہین ۔ لفٹنٹ بلاکسطی کو وہان دیکھکے اُسسے جو مین نے حقیقت حال پوچھی ۔ بولا باغیون نے سلاح خانے مین آگ لگا دی پر جلد بجھائی گئی ۔ جب مین اُدھر سے پھرا اُنہترھوین رجمنط کے دو عہدہ دا

مین نے کرنیل گلسپی کا پیغام اُنھین پہنچایا کہ تم جھٹ پٹ اپنے سپاہیون مین جا ملو، بعد اِسکے کرنیل گلسپی کو دولتخانے کے صحن مین آکر پایا، اُسکو اُس لفٹننٹ نے جو کچھ کہنے کہا تھا کہا بالکل مضبدار جو اپنے طالع کی یاوری سے باغیون کے ساتھ ظلم و ستم مین شریک نہوئے تھے ترت آن پہنچے، مین نے دولتخانے سے باہر آکر اپنے گھر کا رستا لیا دیکھا کہ گھر تو لوٹ ہو گیا ہی مگر گھوڑا اور کئی ایک چیز تاراج سے بچ رہی ہی، مین نے فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر پھر قواعد کے میدان مین جاکے دیکھا کہ بندیون کو دولتخانے سے لیجا کر ایک دیوار تلے بٹھلایا ہی اور اُنکے قتل کرنے کا اسباب مہیا کیا جاتا ہی چنانچہ قلعے مین میدانی توپین متصل انہترھوین رجمنٹ کے سپاہیون کے جو بانی فساد و شر کے نکلے تھے لائی گئین، اُنمین سے ساتھ آدمی توپ کے منہہ پر اُڑائے گئے، دو پہر ڈھلے ایک گروہ باغی سپاہیون کا جنھون نے صبح کو قلعہ چھوڑ کر پہاڑ پر کی گھاٹی اپنے قبضے مین کر لیا تھا گرفتار ہو آیا، اِنھین بھی اُن کشتون کی لاشون کے پشتون پر بٹھلا وہی سیاست کا لقمہ چکھایا گیا، بعد ایک لحظے کے ظاہر ہوا کہ تیئیسوین رجمنٹ والے ہنگامہ و شورش کا قصد نہین رکھتے تھے بلکہ یہہ فتنہ و فساد پہلی ہی رجمنٹ سے اُٹھا وے ہندوستانی عہدہ دار جنکی فجر کے وقت رہائی ہوئی تھی جنگی عدالت کی تجویز سے قتل کئے گئے، بعضے تو توپ کے منہہ پر اُڑائے اور کتنے بندوق کی گولی سے مروائے اور باقی سولی پر چڑھائے گئے، یہہ تعزیر کئی ہفتون بعد عمل مین آئی، دونون رجمنٹ کے سپاہی معزول کئے اور جھنڈے اُنکے قواعد کے میدان مین جلا دئے گئے، مجھے یاد ہی کہ قلعے کے درمیان اُن ضلالت کردارون کی [illegible]عت سے قریب ساڑھے چار سو آدمیون کے جان سے مارے گئے،

[illegible] دانکے مقتول و مجروح عہدہ دارونکے نام لکھنے پر خاتمہ اِس روایت کا کیا جاتا ہی،

ووصف

تفصیل کشتون لی یہ ہی ' پادشاہی چونتیسوین رجمنط کا فرمانر و الفطننط سنط جان فنکو رط قلعہ دار ' انہترھوین رجمنط کا لفطننط ایلی السبن پو فم ' پہلی رجمنط کے دستہ اول کا کپطان میلر ' لفطننط طکیورن ' ریلی ' اصمارط ' تئیسوین رجمنط کا لفطننط کربیل جیمس ماکراس ' کپطان دیو ڈوولیسن ' لفطننط وطیشیت ' لفطننط رجالی اسمتھ اسکوئیر بخشی من ' توپخانے کا ڈیپوطی کمساری ' سطرگیل کا تقرا کطرا سی توپخانے کا ' ہندوستانی پیادون کا فرمانروا میجر چارلس ارم اسطرانگ ' تفصیل مجروحون کی ' انہترھوین رجمنط کا کپطان باروا ورمکلا کان ' لفطننط میکائیل ' پہلی رجمنط کے دستہ اول کا لفطننط کطکلیف ' یہ سب کے سب چور زخمی ہو گئے تھے '

روایتین مسطرجونس سرجنٹین اور مسطر
ج دین معین سرجنٹین کی تمام ہوئین '

نامۂ نواب حیدرعلیخان بہادر فرمان فرماے ملک دکھن کا چوشاہ ایران کریم خان کو نوین رمضان سنہ ۱۱۷۹ مین بھیجا تھا مسودہ لالہ مہتاب راے سرکار حیدری کے منشی کا '

جبتک آفتاب انور کے نور اور ماہتاب منوّر کے نور سے ساحت آسمان و زمین نوریاب او رگلزار کائنات ابرآذری سے سرسبز و شاداب رہے محفل سلطنت و دولت اور گلشن مکنت و حشمت

بیت

خداوندا او رنگ شاہنشہی سپہدار اقلیم فرماندہی

خدیو زمان شاہ عالی تبار شہ دادگر خسرو نامدار
فرازندۂ رایت سروری فروزندہ خورشید اوج سری

زیب و زینت چار بالش تمکین و جاہ نوازندۂ خلق اللہ کا شمع تائید ایزدی اور ابر کرم سرمدی سے منور و سیراب رہیو'

آپ کا الطاف نامہ جسکے مضمون سے سراسر اخلاص و محبّت کا رایحہ فایح تھا ایسے وقت مین کہ دل آرزومند کو وہان کی خبر خیریت کی انتظار تھی بساعت سعود اور زمانۂ محمود سیادت پناہ شرافت و ستگاہ شاہ نور اللہ اور والا جاہان رفیع الشان میرزا محمد سلیم اور زین العابدین خان کی معرفت چہرہ افروز وصول ہوا' اُسکے مشاہدے اور مطالعے سے دل و دماغ مین کمال بسطت و سرور حاصل ہوا' مخلص نیازمند سنّے سے اُن مراتب موالات و مصافات کے جو سفیران مذکور کی زبانی معلوم ہوئے الطاف سامی کا شکرگزار و مشکور ہوا' چونکہ اتّفاق و وفاق عامہ بنی آدم زایندہ خیرات و حسنات کا ہوتا ہی جب صاحب شوکت حاکمون اور ذی اقتدار شہریارون کے درمیان موالفت و موانست کی بنیاد قایم ہو تو ظاہر ہی کہ بیحد و شمار فواید اسپر مترتب ہونگے' اسلیئے یہہ وفاکیش اُس زیبندۂ تاج و دیہیم کے اوصاف ذاتی و کمالات فطری سنکر برحسب مضمون اِس شعر کے'

بیت

مصاحبت چہ ضرور است آشنائی را
ہنوز باد یمن محو نکہت عربیست

۷۸ن جناب سے الفت و ارتباط کا خواہان ہوا تھا' الحمد للہ کہ دل نیاز منزل کو آئین فتوت و مروت سے اُس والا تبار کے جسقدر رشتہ اشت تہی نو بجو،

ووف

(۷۴۱)

ظہور مین آئی ۔ اتّحاد و وفاق کا خورشید دلون پر پرتو افگن اور کاشانۂ وداد و اتّفاق روشن ہوا ۔ یہہ بات جو ازراہ لطف و کرم قید تحریر مین آئی ہی کہ یہہ اخلاص شعار اپنی سرکاری کشتیون اور جہازون کی لنگرگاہ کے لیئے جو بندر کہ ممالک ایران سے متعلّق بنادر سے درکار و ضرور ہو آپ کو لکھہ بھیجے ۔ الحق جب بنا ے یکجہتی و اتّحاد کی قایم ہوئی تو جانبین کے امصار و دیار حکم واحد مین داخل ہوئے ۔ نیاز مند ملک ایران کے علاقے کے کل جزیرون اور ساحلون کو از آن خود سمجھتا ہی ۔ اب اُس فروغ اکلیل شہریاری سے بھی بحکم القلب یہدی الی القلب چشم داشت یہہ ہی کہ اِس صفاکیش کے قلمرو کے سراسر جزائر و بنادر کو اپنا ہی جان کر جس بندر کی خواہش ہو اُسّے اپنے خیر خواہ کو آگاہ اور سرکاری معتمدون کو وہان روانہ فرمایئے کہ بسرو چشم اُنکے حوالے کردیا جاے تا یہان سے بڑے بڑے شہتیر اور کندے اور تختے وغیرہ جہازون کی طیاری کا سامان جو اِس اطراف مین کثرت سے ہی اور بھی اِس دیار کے تحایف اور عجایب ہمیشہ وہان پہنچا کرین ۔ باقی مراتب سیادت دستگاہ سید نوراللہ کے ذریعے سے راے جہان کشا پر روشن ہونگے ۔ شفقت دلی سے رجاے واثق ہی کہ مدام بھیجنے سے مکتوبات محبت طراز کے جو ذات مجمع محاسن و فیوضات کی صحّت و آسایش اور تحایف کی فرمایش پر متضمّن ہون دل آرزومند کو خرّم و خورسند کیجیئیگا ۔ الٰہی خورشید سلطنت و اقبال مشرق جاہ و جلال سے طالع رہیو ۔

مسودہ اُس مکتوب کا جو حاکم افغانستان زمان شاہ نے شہریار دکھن تیپو سلطان کو لکھا تھا

بعد حمد یزدان پاک اور نعت نبی صاحب لولاک اور القاب سلطان مکتوب الیہ کے مشاطۂ خامہ شاہد مدعا کے رخ سے اِسطرح نقاب کھولتی ہی
خط مسرت نمط جو اہر محبت و وفا کا مخزن کنوز مودت و ولا کا معدن جو آپکی اہتمام و توجہ پر شریعت محمدی کے رواج دینے اور بد دنیان بدعتی کے تباہ و تاراج کرنے مین متضمن تھا اور اِس بات سے مخبر کہ سلطانی قلمرو کی جامع مسجدون مین ہر آدینے کے دن بعد فارغ ہونے نماز کے اِس نیاز مندکی و سعت مملکت اور نصرت رایات فتح آیات کے واسطے ایزد سبحانہ کی جناب مین مناجات کیجاتی ہی اور اِس امر پر مشعر کہ اُس عالی جاہ کے ایلچی سید حبیب اللہ اور سید محمد رضا کی زبانی باقی حالات وہان کے اِس نیاز مند درگاہ الٰہی کو معلوم ہونگا اور کئی سوغات اُن سفیرون کے ہمراہ بھیجی گئی تھی معہ اِس درخواست کے کہ اُس سرکار کے دو شخص ہمیشہ اِس مخلص کے دربار مین حاضر رہا کرین علاوہ اور بھی کتنے مراتب محبت و ولا کے جو اُسمین مندرج تھے ساعت نیک مین پہنچا جسّے دوستی و یکجہتی کا گلزار تر و تازہ ہوا
چونکہ اُس سلطان والا شان کو نیست و نابود کرنا بد دنیان مخذول اور جاری کرنا شرع اطہر رسول مقبول کا منظور رہی ہم بعون الٰہی معہ لشکر قاہرہ جلد اُسطرف کوچ کرتے ہین تا کفّار بد کردار و ثلیث کے قائلان ضلالت شعار کے ساتھ غزا و جنگ کر بضرب تیغ آبدار اُس ملک کو لوث کفر و بدعت سے صاف کرین آپ اِس امر مین خاطر جمع رہئے کہ شتاب باشندے اپنی داد کو پہنچکے مہاد امن و آسایش مین چین سے رہینگے

اور اُس سلطنت پناہ نے جو فیمابین استواری محبّت و ارتباط کے واسطے اپنی سرکاروالا کے دو شخص ہمارے یہان بھیجنے کے باب مین درخواست کی تھی ، ہمنے بخوشی اُسے قبول کیا ،
اُس عالی منزلت کے سفیرون کی معرفت کہ وے اپنی سفارت و رسالت کے مراتب و مطالب جسکی گزارش اُنکے مفوّض ہوئی تھی بخوبی محل بیان مین لائے کچھ ہدیے و تحفے جو ہمارے وفور محبّت و التفات کی نشانی ہی موافق تفصیل ذیل کے بھیجے گئے ،
مدام اپنے مرکوزات خاطر مع خصوصیات دیگر کے اعلام سے ہمارے دل مشتاق کے مذاق کو شیرین رکھا کیجئیگا ،

ٹھیک ٹھیک ترجمہ اُس انگریزی مکتوب کا ، جو پہلے
عربی سے انگریزی عبارت مین لکھا گیا تھا ،

ہندی ترجمہ انگریزی عبارت سے خوندکار روم سلطان سلیم کے عربی مکتوب کا کہ فرمانروا ے دکھن ٹیپو سلطان کے نام پر آٹھوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۳ کا لکھا ہوا تھا اور سلطان ممدوح کی سرکار سے مسٹر اسپنسر اسمتھ کو جو اس دربار مین بادشاہ انگلستان کی طرف سے اُندنون رزیڈنٹ مقرر تھا ملا تھا ،

اُس سلطان برادر قدر دان کو معلوم ہو جیو کہ اس ایّام مین کہ فرانسیس لوگ دیار فرنگ کی اکثر ریاستون کے ساتھ سرگرم حرب و پیکار تھے ہماری سے اُن لوگون کے تعارف و دوستی کے سبب جو سابق سے چلی آتی ہی

طرح اُنکی دشمنی کے ارادے دوسرون کے شریک و طرفدار نہو کر صلح کا کا طریقہ اختیار کیا بلکہ اس جانب سے اُنکے حال پر یہانتک لطف و توجہ مبذول ہوا تھا کہ اور سرکارون کے شامل ہونے کی نوبت پہنچی تھی ؛ سرکار عالی کو چون بہ نسبت اُن لوگون کے نہایت درجے میلان و التفات تھا اور اُنکے تپاک و لگاوٹ کی باتون کا کمال اعتماد ؛ یہی باعث تھا کہ رزم آرا سرکارون کی طرف سے جو بہتیرے سوال اور پیغام طرف کشی کے مشتمل ہماری دولت کے سود و بہبود پر حضور مین درپیش کیے گئے مسموع نہوئے بلکہ ہمنے باقتضاے حلم و حق بینی جو ہماری سرکار والا کا دستور العمل ہی اُنکی مخاصمت کو تا وقتیکہ قطعی حجت اور کوئی سبب ظاہر سرزد نہو طرح دینا لازم جانا اور کمال استقلال سے طرف گیری کی چال نہ اختیار کی چنانچہ ساری خلقت اِن حالات سے مطلع ہی ؛ اِسی عرصے مین اِس قوم کے رؤسا کہ ہمارے ایسے سلوک و مراعات کے بڑے بڑے آثار دیکھہ چکے تھے اور سرکار عالی کو خیال یہہ تھا کہ وے بھی اُن مدارات کے بدلے لوازم مروت و دوستی بجا لاوینگے ؛ پر برخلاف اِسکے اُن لوگون نے اندنون حالانکہ کوئی ایسا سبب قوی جسّے آپس کے میل ملاپ مین خلل پڑے واقع نہوا تھا ایکا ایکی دغابازی اور مکاّری کا طریقہ اختیار کیا ہی چنانچہ پہلے تو اُنھون نے تولون مین جو ملک فرانس کے متعلق بندرون سے ہی جہازون کی طیاری کی اس طور پر کہ اُسکی غرض و غایت دوسرون کے مخیلے مین نہین آسکتی تھی اور اِن جہازون کے روانہ کرنے کا لوازمہ و اسباب مہیا کرنے کے بعد لشکر انبوہ اُنپر چڑھایا ؛ اور بعضے آدمیون کو جو عربی زبان کے ماہر اور قبل اِسکے مصر کے ملک مین گئے تھے ساتھہ کیا اور سرداری کی بوناپارطی کو دی جو اُس قوم کا سپہ سالار تھا چنانچہ سپہسالار نامبردہ

آن جہازون وغیرہ بجمعیت جزیرۂ مالطہ کی سمت کوچ کر اُس مقام کو اپنے قبضے مین لایا، پھر یہان سے اسکندریہ کی جانب روانہ ہو کے سترھوین محرم سنہ ۱۲۱۳ مین اُسکے آمنے سامنے جا کر اکبارگی اپنے ساتھ کے کل لشکر کو وہان اتار جبرًا شہر مین داخل ہو گیا، کچھ دنون بعد اُسنے وہان کے تمام فرقون کے نزدیک عربی عبارت مین اشتہارنامے اِس مضمون کے بھیجوا کر مشہور کر دیا کہ ہم کو سرکار عثمانیہ کے ساتھ کچھ حرب و پیکار کا سروکار نہین فقط تادیب و تعذیب مصر کے بیگون کی جنھون نے گذشتہ دنون مین قوم فرانسیس کے سوداگرون کے حال پر ذلت و ستم جائز رکھا البتہ منظور رہی۔ اور سرکار موصوف سے بدستور سابق میل ملاپ کی راہ و رسم جاری و استوار، علاوہ عرب کے جتنے آدمی فرانسیسون کی موافقت اختیار کرینگے اُنکے ساتھ حسن سلوک عمل مین آئیگا اور جو لوگ مخالف رہینگے موت کا مزہ چکھینگے، تعجب تو یہہ ہی کہ اُن مفتریون نے اور بھی بعضے دوسری جگہون خصوصاً ہمارے کسی کسی ہوا خواہون کی سرکارون مین کنایتًہ یہانتک مشہور کر دیا تھا کہ مصر کی مہم ہماری مرضی و صلاح سے واقع ہوئی اور حالانکہ یہہ بات محض جھوتھ ہی، بعد اِسکے اُس مکّار نے شہر روضہ مین دخل کر لیا، تب تو دولت عثمانیہ کی فوجون کے ساتھ جو شہر قاہرہ سے اِن مصیبت زدون کی مدد کو تعینات ہوئی تھین مقابلے کی نوبت آئی، ہر ایک قوم اور ریاست کا قدیم سے معمول ہی کہ صلح کی مدت باقی رہتے کوئی آپس کی مملکت و علاقے پر دست انداز نہین ہوتا بلکہ جب خلاف عہد و دستور کوئی نئی بات سرزد ہوتی ہی تو پہلے اُسکی وجہون سے ایک دوسرے کو آگاہی دی جاتی ہی اور تاوقتیکہ جنگ کا پیغام آپس درمیان نہ آیے جانبین کے تعلقون پر چڑھائی کی قصد سے سبقت عمل مین

آتی ؛ برخلاف اِن ضابطون کے فرانسیسون نے ہماری سرکار کے ساتھ بلیم اِسکے کہ ہمارے اور اُنکے درمیان صلح و آشتی کے مقدمے مین کچھ خلل و رخنہ یا اور کسی طرح کی نااتّفاقی یا بگاڑ واقع ہو فریب کی راہ سے ایسی بے موقع و بے جہت حرکتین کین جنسے صریحاً ہماری سرکار کی سبکی اور اُن لوگون کی دغابازی ظاہر ہوئی اور مصر کی سرزمین چون اِس اعتبار سے کہ متّصل قبلۂ اہل اسلام مکۂ معظّمہ اور بھی مدینۂ منوّرہ سے کہ مزار بابرکت حضرت رسالت پناہ علیہ السلام کا ہی واقع ہی سب مسلمانون کے نزدیک متبرّک و مکرّم اور حرمین شریفین کے باشندون کے اذوقہ اور رسد کا ذخیرہ گاہ بھی ہی؛ اِسکے سوا قوم مذکور کے بعضے نامے جو پکڑے گئے اُنکی عبارتون سے ایسا معلوم ہوا کہ اُن لوگون کا اِس طور پر قصد ہی کہ عرب کے ملک کو لیکے اُسمین چھوٹے چھوٹے صوبے بنائین اور مسلمانون کے ساتھ اُنکے دین و مذہب کے نیست نابود اور خراب کرنے کے ارادے تیزی کی لڑائی لڑین اور رفتہ رفتہ یکقلم اُنھین دنیا سے ناپدید کر دین اِس تقدیر مین اتنی وجہون کی جہت سے جو اُوپر لکھنے مین آئین ہمارے دل مین یہہ بات سمائی ہی کہ توفیق الٰہی اور تائید رسالت پناہی کی استمداد سے اِن دشمنون اور دین کے بدخواہون کے دفع کرنے مین ہرطرح کی تگاپو عمل مین لائین؛ پس اُس برادر قدردان کے ساتھ کہ دین و اسلام کی پشتی و حمایت مین بواقعی شہرۂ آفاق ہین چون حقیقت کی علاوہ دینی اخوّت کے مدّت سے مراسم یکجہتی ثابت و مستحکم ہین اور ارتباط و یگانگی کی جو رسمین ہمین طرفین سے ظہور مین آئین جنسے جانبین ملکون مین بخوبی ملاپ کا طریقہ جاری ہوا؛ تو اب اُس برادر کی بابت سے اُمید قوی یہہ ہی کہ غالبا وہ برادر مہربان اِس خرخشے کی صفائی کے

لیئے اپنی خواہش دلی اور ثابت قدمی کے اقتضاسے حمیت دین داری کا
پاس کرکے حتی الوسع اس سرکار عالی کے ساتھ درمیان عزم و رزم کے
متفق و معاون ہونے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے اور ہمنے سنا ہی کہ اِنہون
قوم فرانسیس نے اپنے قدیم دستور کے موافق سرکار انگریز کے علاقے کی
سرحدون مین ہندوستان کے درمیان درپردہ اقسام طرح کی سازش کی
ہی اور اِس تقریب سے درمیان قوم مذکور اور اُس برادر کے نہایت
موافقت و میل پیدا ہوا ہی چنانچہ اُنکے سردارون نے اُس برادر جلیل القدر
کی نوکری کے واسطے مصر کے رستے فوجون کی جمعیّت تعینات کرنے کا
اقرار کیا ہی سو ہم کو یقین حاصل ہی کہ فرانسیس لوگ جو اِنہون سعی و
کوشش کررہے ہین انجام و نتیجہ اُسکا فراست کی نظر سے اُس برادر
خردہ دان کے نزدیک پوشیدہ و پنہان نرہیگا اور اُنکے مکر و فریب کے اظہارونکا
بھی کچھ اعتبار و فروغ نہوگا، چونکہ اِس قوم کے مقابلے کو اُدھر سے تو ناظمان
سرکار انگریز مستعد ہین اور اِدھر ہم بھی اُنکے فتنہ و شورش کے دفع
کرنے پر آمادہ اِس لیئے کہ اُنھین دونون سرکار سے عناد ہی اِس صورت
مین دونون سرکارون کے سردارون کو آپس کی یکجہتی کے سبب مناسب ہی
کہ ہرطرح سے ایک دوسرے کی تائید و تقویت کے شریک رہین، اور
یہ بات ایک جہان کے گوش زد ہوگئی ہی کہ فرانسیسون کے سردارون نے
سب دین و مذہب کے نیست و نابود کرنے پر کمر باندھکے آزادی نام کا
ایک نیا پنتھ نکالا اور در حقیقت دہریکا طریقہ اختیار کیا ہی یہانتک کہ ملکو
پوپا پاے روم کے جو یہان کے قدیم رئیسون سے ہی اور دیار فرنگ
ساری قوم کے پاس صاحب عزت و توقیر ہی ظلم و تعدی کا ہاتھ پھیلا

اور ریاست بیشگران بھی جو بطور ریاست اجماعی کے تھی باوصف اسکے کہ مالک اُس ریاست کے قوم مذکور کی مہم مین اُنکی دشمنی کے ڈر سے الگ رہے تھے بلکہ اُس زمانے مین اُنکی خدمتین بجالائے تھے اُنکے قبضے سے اُس ریاست کے بالکل ملکون کو دوسرون کی مدد سے لیکر آپس مین بانٹ لیا اور اُس ریاست کا نام ونشان دفتر ایام سے مٹا دیا اور یہہ سرکار عثمانی کے ملکون پر قوم مذکور نے تاخت کی اور بھی بعد اسکے جو اُنھین ہندستان کے خزانے اور مال کی دھن ہی اِس سے بیشک غرض اُنکی صرف یہی ہی کہ انگریزون پر اذیّت پہنچانے کے بہانے خدا نکرے تمام ہند لے لین اور ہر ایک مسلمان کو وہان سے باہر نکال دین ٭ کچھ ہو اِس قوم کو ایک بار ہندستان مین دخل کر لینے کی بڑی خواہش ہی تا دے خاطرخواہ اپنے جلے دل کے پھپھولے توڑین اور اپنے دل کا بخار نکالین جہان کہین اُن لوگون نے دخل پایا ہی اِسیطرح کی حرکتین کی ہین ٭ الحاصل فرانسیسون کی قوم ایسی بے مروّت ہی کہ اُنکے چھال اور دغل آمیز کی لگاوٹ کا کچھ پایان نہین اور جس جگہہ وے قابو پاتے ہین وہان سواے خلق اللہ کی جان و مال پر دست ستم دراز کرنے اور مذہب وملت کے استیصال کرنے کے کچھ اور خیال نہین رکھتے ٭ پس جب یہہ سب احوال اُس برادر قدر دان کو معلوم ہوجائیگا تو رجاے واثق ہی کہ وہ برادر طریقہ دین و اسلام کے اقتضا سے اپنے تمام ہم مذہبون کی کمک و مدد مین بلکہ قوم فرانسیس کے شر و تزویر سے خطۂ ہند کے بھی بچانے کے لئے جد و جہد مین دریغ نفرماٸینگے ٭ اور ہر تقدیر یکہ درمیان اُس برادر قدر دان و قوم مذکور کے کچھ ارتباط و میل ملاپ ہوا ہی جیسا کہ ہم سنتے ہین تو اُمید ہی کہ وہ برادر والا قدر حال و استقبال کے آغاز و انجام تک بتبحون اور

ونوٹ

(۷۴۹)

اُس نشیب و فراز کو جو اِس ڈھب کی ملاقات مین متصوّر و ممکن ہی
ترازوی دانش مین تول کر اُس سے احتراز لازم جانین اور اگر کسی طرح
فرانسیس کے ساتھہ شریک ہونے کا ارادہ یا انگریزون سے لڑنے کا
قصد رکھتے ہون اُمید یہہ ہی کہ اِس نیت کو دل سے محو کر ڈالین ؛ الحاصل
خلاصہ مطلب ہمارا یہہ ہی کہ وہ قدر شناس انگریزون پر چڑھائی اور معرکہ
آرائی کرنے سے باز آئین اور فرانسیس کے لطف و لبق نہ سنین ؛
اور جس صورت مین کہ اُس برادر کو انگریزون کی سرکار سے کچھہ شکایت
ہو تو ہمین مفصّلاً اُسکا حال لکھہ بھیجین کہ اُسکی صفائی کے لئے ادھر سے ہر طرح
کی دوستانہ کوشش عمل مین آوے ؛ تمامتر خواہش ہماری یہہ ہی کہ وہ
برادر فرانسیسون کا میل ملاپ چھوڑ کر انگریزون کے ساتھہ موافقت اختیار
کرین ؛ اور ہم کو اِس بات مین بڑی توقّع ہی کہ وہ برادر قدردان اِس
مکتوب کی عبارت اور بھی اِس ضرورت پر کہ اِس جہاد مین تمام مسلمانون
و ہم مذہبون کو اُن مکانات متبرک کتئین اعداے بدخواہ کے دخل سے نکال لینے
کے لئے آپس مین شریک و معاون ہو کر اُسکی شرطون کا انجام کرنا واجب
ہی خوض و فکر کرکے بہ پاسداری دین داری اِس مہم مین جو تمام سرکارون کا
متد مہی ہر قسم کی سعی و کوشش اِس معاونت مین بجا لا کر اِس وسیلے
سے قدیم دوستی و ارتباط کی بنیاد کو کہ جانبین سے بطور شایستہ اُن دونون
سرکارون مین ثابت و قایم ہی مضبوط و استوار کرین ؛ زیادہ کیا لکھے ؛

جواب خوندکار روم کے مکتوب کا شہریار دکھن ٹیپوسلطان کی طرف سے جو عربی عبارت مین مرقوم تھا؛

سب ستایش وحمد سزاوار ہی اُس دادار کو جسنے ملوک صاحب احتشام اور سلاطین عالی مقام کے نظم ونسق سے دین واسلام کو ایسا نور و ظہور بخشا؛ اور درود و سلام اُسکے رسول مجتبا محمد مصطفا اور اُنکی آل و اصحاب امجاد پر جنھون نے شریعت خیر الانام کے طریقے کو اوج کمال پر پہنچایا؛

بعد اُسکے شہنشاہ جمجاہ؛ حکومت و بہجت پناہ؛ ظل ملک صمد؛ الطاف ربانی کا مورد؛ منبع دانش و عرفان؛ مجمع بر و امتنان؛ مقدمۃ الجیش فیروزی و اقبال؛ برگزیدہ حضرت ذوالجلال؛ بادشاہ بر و بحر؛ نائب ایزد داور اعنی سلطان روم کی بارگاہ والا مین (پایندہ و دایم رکھے خدا اُسکے ملک و بادشاہی کو؛) پوشیدہ نرہے؛ کہ آپ کا مکتوب گرامی جو قوم فرانسیس کی توہین و تذلیل اور جمیع مسلمین کے ساتھ اُنکے عناد رکھنے اور یکقلم مذہب و طریقے کو صفحۂ جہان سے محو کر ڈالنے پر مشتمل؛ اور انگریزون کی توصیف و تحسین اور درمیان اُنکے اور ہمارے صفائی کر دینے کے لیئے اُس عظمت دستگاہ کے کفیل و عازم ہونے اور ہم مین اُنمین جو خصومت و دشمنی واقع ہی اُسکا سبب بیان کرنے پر محتوی تھا؛ نیکترین ساعتون مین پہنچا اور سر اسر مضمون اُسکا معلوم ہوا؛ خاطر عاطر پر روشن و مبرہن ہو جیو کہ ہمنے فی سبیل اللہ جہاد اور دین محمد کی بنیاد قایم رکھنے سطے کمر باندھی ہی؛ اور فی الواقع فرانسیسون کی ذات جیسا کہ نے لکھا ہی بڑی بیوفا اور سنگدل ہی ہم اُنکی بڑائیون سے خوب آگاہ ور چونکہ انگریزون کی قوم نے اندنون ہمارے ملک پر تاخت کرنے مین ستی اور حرب و نبرد کی طیاری کی ہی ہم پر بلکہ سب اسلامون پر جہاد

وقف

(۷۹۱)

موا جب ہوئی ہی ، توقع کہ جناب عالی اوقات خاص مین مناجات کرکے ہمت و دعا سے ہماری معاونت فرمائین ، بعد اسکے ہم سبکو فضل الٰہی اور توفیق ایزدی کی اعانت بس ہی ، قبل اسکے ہمنے ایک نامہ سید علی محمد اور مدار الدین کی معرفت بھیجا ہی . جسمین بخوبی مفصّل حالات مندرج ہمین ، علاوہ اسکے مدینے کے رستے یوسف وزیر بھی ایک دوسرا مکتوب لیکر گیا ہی ، عنقریب بارگاہ والا مین حاضر ہو کر بالکل مقاصد و مطالب شرح وار گزارش کریگا ، صلوٰۃ و سلام خدا کا نبی برحق اور اُسکی آل امجاد و اصحاب پر ہو جیو ،

مکتوب مارکوئس ویلزلی گورنر جنرل بنگالہ کی طرف سے ریٹ انر ئبل ولیم بنطک گورنر مدراس کو ، اور یہہ ایک سو اتھتالیسوان مکتوب ھی اُس جناب ثروت مآب کی کتاب رقعات و مکتوبات کی تیسری جلد مین سے ،

حضرت من ، آپ کا خط مسرت نمط پچیسوین نومبر کا لکھا متضمن کرنیل کنبل ناظم ویلور کی چٹھی کی نقل پر . جسمین شاہزادہ عبد الخالق کے حکم سے ایک کنیزک کے قتل ہونے کی روایت مشکوک مرقوم تھی آج پہنچا ،

از انجاکہ ٹیپو سلطان مرحوم کے فرزندون کی عزت و آبرو اِس بات کا اقتضا کرتی ہی کہ یہ لوگ ہمارے دار العدالت کی تقیّدات و تکلیفات سے معاف و آزاد رہمین ، پر ایسی رعایت خاص اُنھین کے واسطے ہوگی اور اُنکے حشم خدم و ملازم اِس حکم سے خارج ہمین ، پس وہ شخص کہ عبد الخالق کی جانب سے اس شبہے کے قتل پر مامور ہوا تھا اُسّے بیشک اس امر کی تفتیش و پرسش کی جائیگی ، تا بہ نسبت اُسکے عدالت کے آئین کے رو سے فیصلہ ... مباد نہو اور بے قصور یا مجرم ہونا عبد الخالق کا ظاہر ،

اُس کاغذ سے کہ مشتمل ہی اس مقدمے کے تفحص و تجسس پر جو ڈز میان ویلور کے عمل مین آیا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اُس لونڈی کے پاس زہر لیجانیوالے کو یہہ خبر دی گئی تھی کہ صرف سچ کہد ینے سے اُسکی جان بخشی اور رہائی ہو جائیگی،

حق تو یہہ ہی کہ اسطرح کے خبر کرنے سے اُسکی مخلصی عدالت کی تجویز اور تعزیر سے نہین ہو سکتی ہی، با اینہمہ اگر اُسکے قصور ثابت ہونے پر بھی اسطور کا وعدہ ہوا ہی جسکا اوپر ذکر گذرا تو بالضرور اُسکی جان بخشی کے حکم دینے کا اُس جناب کو اختیار ہی،

اگر گماشتہ مذکور کی تحقیقات سے عبد الخالق پر تہمت ثابت ہو تو وہ ایسی سزا کے لایق ہی کہ اُسکی تنخواہ کم کر دی جاے اور قید و بند کی سختی زیادہ،

اگر سچی گواہی سے صاف ظاہر ہو کہ عبد الخالق نے ایسا سنگین جرم کیا ہی تو آپ ویلور کے ناظم کے نام حکم صادر فرمائین کہ شاہزادہ مذکور کو جواب دہی کی مہلت دے تا وہ اپنی صفائی آپ کی جناب مین ظاہر کرے، اور جب وہ اپنی صفائی آپ کی جناب مین ظاہر کرے اور اپنی بیگناہی کا حال لکھے تو اُسکے اظہار کے دریافت کرنے کے بعد اگر عبد الخالق آپ کے نزدیک مجرم ٹھہرے تو التماس یہہ ہی کہ کم سے کم اُسکی تنخواہ آدھون آدھ کمانے اور ویلور کے قلعے مین مقید رکھنے کو چھہ مہینے سے کم نہو حکم کیجئیگا،

یہہ مناسب ہی کہ عدالت کے آئین قدیم کے موافق عبد الخالق کی بازخواست کی جاے لیکن عبرت کے لئے چونکہ مصلحتاً ایسے بڑے گناہ کی راہ بھی بند کرنی ہی چاہیئے کہ لااقل مدت مذکور تک اُسپر حد و دو تعزیر عمل مین آوے،

لکھا ہوا تیسری نومبر کی نوین سنہ ۱۸۰۳ ع کا،

تمام شد

ووقف

غلطنامہ حملات حیدری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۴	بانگالہ	مانگالے
۷	۱۳	کرتے	کرنے
۸	۱	رکھے	رکھتے
۹	۹	اسکارس	اسکریس
ایضاً	ایضاً	اسکار	اسکری
ایضاً	۱۱	دار	وار
۱۰	۴	چشمہٗ	چشمہ
ایضاً	۲۰	رہتے	رہتے
۱۶	۱	حصّہ	حصے
۱۷	۶	دار	وار
۱۸	۱۳	جوتیان	چوتیان
ایضاً	۱۷	ہزار	تین ہزار
۲۴	۵	اودہ	اودھ
ایضاً	۱۸	یونان	پونان
۲۵	۵	چھبوترا	چھُترا
۲۶	۲	کے	کا
۲۷	۱۴	۲۹۰۰۰۰۰	۳۹۰۰۰۰۰
	۶		کر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۲۰	۰۰۰۶	۶۰۰۰
ایضاً	۲۱	۰۰۰۲	۲۰۰۰
۲۹	۳	پہورا	پہور
۳۱	۳	مبذل	منذل
ایضاً	۲۰	حما	جما
۳۲	۷	ذارا	وارا
۳۳	۹	چو	چون
ایضاً	۱۳	نشتہ	نبشتہ
ایضاً	۱۵	ساز	باز
۳۴	۱۶	دار	وار
۳۵	۱	بی	بیٹی
۳۶	۸	چھورا	چھُترا
۳۷	۸	رسمہ	رسم
ایضاً	ایضاً	عقیدۃ	عقیدے
ایضاً	۹	لہ	
۳۸	۱۴	کئی	
ایضاً	۱۸	ساتھ	
ایضاً	۲۱	یک	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹	۵	زیاد	زیادہ
(الف) ۴۰	۱	اُسکے	اُسکی
ایضا	۳	سرے	سری
ایضا	۹	اپنے	اپنی
ایضا	۱۳	زمان	زبان
ایضا	۱۶	موافق اُنکے	موافق اُنکی
۴۱	۱۱	افرایش	افزایش
ایضا	۱۷	باشندہ	باشندے
ایضا	۲۰	اپنے	اپنی
۴۲	۳	کے	کی
ایضا	۱۳	روز کی	روز کے
۴۳	۶	مرتبہ	مرتبے
ایضا	۲۱	کی	کا
۴۶	۱۲	کے	کی
۴۹	۵	رکھتا	رکھنا
۵۱	۴	کے ساتھ	کے ساتھ
	۶	طبقہ	طبقے
	۳	کے	کی
	۱۵	سرگردگی	سر گردگی
	۲۰	کے	کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	ایضا	بنکی	بلکتی
۵۴	۷	عالیمقدارکے	عالیمقدارکی
۵۵	۲	سلیقکی	سلیقگی
ایضا	۳	سعادہ	سعادة
ایضا	۵	تہورتھی	تہور تہی
ایضا	ایضا	مرتے	مرتبے
ایضا	۶	سرگردگی	سر گردگی
ایضا	ایضا	کے	کی
ایضا	ایضا	معرکہ	معرکے
ایضا	۱۰	سکر	سکرا
ایضا	۱۳	سینہ	سینے
ایضا	۱۶	لیے	لے
ایضا	ایضا	صاہ	صلے
ایضا	۲۰	پیدا ہو	پیدا ہوا
ایضا	ایضا	نے	
۵۶	۵	استیفا	استعفا
ایضا	۸	تی	تے
۵۷	۴	یک	ایک
ایضا	۱۱	کے	کی
۵۸	۱	ماری	ماری نے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۳	کے	کی
ایضا	۱۸	کے	کی
ایضا	۲۰	لیارہ	گیارہ
۶۰	۱۱	اعماد	اعتماد
۶۱	۱۳	کوح	کوچ
۶۲	۵	کرے	کرنے
۶۳	۳	سرگردگی	سرکردگی
ایضا	۸	کے	کی
ایضا	۱۳	او	اور
۶۷	۱۸	درا	ورا
۶۸	۶	روز	روزہ
ایضا	۸	بد	بدٌ
۶۹	۱۸	بھرا	بھرائی
۷۰	۱۷	ہوئی	ہوئیں
۷۱	۳	کی بھاری تھی	کا بھاری تھا
ایضا	۶	کی	کے
ایضا	۹	کے	کی
ایضا	۱۱	بڑے	بڑا
۷۲	۱	لے	کا
۷۳	۳	جنشں	جنس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۳	دیکھائی	دکھائی
ایضا	۱۴	میرے	میری
۷۴	۱۳	چیز	چیزیں
ایضا	۲۰	بڑھانا	بڑھانے
ایضا	۲۱	بہانہ	بہانے
۷۶	۳	کال	کامل
ایضا	۱۳	کا	کی
ایضا	۱۷	مکارکے	مکارکی
۷۷	۱۲	کے	کا
۷۸	۳	جہاں خانہ	جیل خانہ
ایضا	۱۱	پرور	پرورد
۷۹	۷	پانڈے	پانڈی
ایضا	۱۲	بسرگردگی	بسرکردگی
۸۰	۱۶	پانڈے	پانڈی
۸۳	۹	بسرگردگی	بسرکردگی
ایضا	۱۴	چھوڑا	
ایضا	۱۴	پھوہارین	
۸۶	۱۳	کی	
۸۷	۱۲	اُسکے	
۸۸	۱۸	قبضے	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	ایضا	پرور	پروز
۹۰	۱۰	اُسکے	اُسکی
ایضا	۱۶	اوترا	اُترا
۹۲	۱۳	کے	کی
ایضا	۱۸	اپنے	اپنی
۹۳	۲	گٹری	گٹھری
ایضا	۵	اپنے	اپنی
۹۵	۳	قلعہ	قلعے
۹۶	۱۲	قلعہ	قلعے
ایضا	۱۳	قلعہ	قلعے
۹۷	۴	نہنی باب	نہ بنی تاب
ایضا	۹	حوالہ	حوالے
ایضا	۱۸	خانہ	خانے
ایضا	۱۹	کے	کی
۹۸	۱	اوترا	اُترا
ایضا	ایضا	پانچے	پہنچ
ایضا	۸	حیلہ	حیلے
	۲	زیان	زبان
	۱	وز	دز
	۲۱	کے کان	کی کان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۵	۱	قلعہ	قلعے
ایضا	۲	قلعہ	قلعۂ
ایضا	۳	روسے	روپے
ایضا	۱۲	بر	پر
ایضا	۱۵	کے	کی
۱۰۸	۱۶	جارو	چارو
ایضا	ایضا	کھاں سے	کھاتے
ایضا	ایضا	چاو	چارو
ایضا	۱۹	زمہ	ذمّے
۱۰۹	۸	رکھنا	رکھنے
ایضا	۱۸	دے	دیئے
۱۱۲	۴	زمانے	زمانہ
ایضا	۵	زمانہ	زمانے
ایضا	۱۱	لر	کر
۱۱۷	۱۶	کرتا	کرتی
ایضا	۱۹	اُسکے	اُسکی
۱۱۸	۲	اُسکی	اُسکے
ایضا	۱۱	پاندہ پکاری	پاندہ نگاری
ایضا	۱۳	نا	نے
ایضا	ایضا	قصبہ	قصبے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	١٦	ماپلے	ماپلہ
١١٩	٦	بھی	ہی
ایضا	ایضا	اُنھون نے	وے
ایضا	١٦	جمرے	جھمرے
١٢٠	١٦	لے	بے
ایضا	١٨	رکھے تھے	رکھی تھی
١٢١	٣	تھین	تھین
ایضا	ایضا	طیاو	طیار
ایضا	١٢	دئی	دی
ایضا	٢٠	جلے	چلے
١٢٣	٩	تھا	تھی
ایضا	١٥	دیکھا	دکھا
١٢٤	٢١	اُوسے	اُسے
١٢٥	٥	ضور	منصور
ایضا	١٣	اپنے	اپنی
ایضا	١٨	کئی	کی
١٢٧	١	نقماز	نذماز
ایضا	٦	پچھلے	پچھلے
١٢٦	١٧	راجونکی	راجاؤنکی
١٣٢	٧	چڑونی	چڑولی
ایضا	ایضا	ہڑونی	ہڑولی
ایضا	٨	ہڑونی	ہڑنی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٣٣	١٤	فاصاہ	فاصلے
١٣٤	١٠	مفقصنی	مقفصی
١٣٥	٣	اُسکی	اُسکے
ایضا	١٣	مادہو	مادھو
ایضا	١٦	پے	پی
ایضا	٢١	کی	کے
١٣٦	١٥	سپینہ	سینے
ایضا	٢١	بثت	پشت
١٣٩	٣	سولا	سالا
١٤١	٣	کی	کے
١٤٢	٩	زمرہ	زمرے
ایضا	١٢	بہادرکے	بہادرکی
ایضا	١٨	خان نے	خان کی
١٤٤	٤	تیراسی	تراسی
ایضا	١٣	ملاحظہ	ملاحظے
ایضا	١٩	جسکے	جسکی
١٤٨	٣	جسکے	جسکی
ایضا	١٦	گرہ	گرھ
ایضا	٢١	دھارواڑکے	دھارواڑکی
١٤٩	٨	قتنہ	
١٥٠	١٠	مبت	
ایضا	١٧	اسپنے	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۸	ہمین	نہین
۱۵۲	۱۰	ساتھہ	ساتھہ
۱۵۴	۶	اُٹھا	اُٹھا
ایضا	ایضا	جہم	جہنم
ایضا	۱۰	کر	کے
ایضا	۲۱	ہمین	نہین
۱۵۶	۱۳	کی	کے
۱۵۹	۷	سائے	سایۂ
ایضا	۱۳	گو	کو
۱۶۱	۷	بزگوا	بزرگوار
ایضا	۱۰	یجی	یجے
ایضا	۱۶	اُسکی	اُسکے
۱۶۳	۵	درخشان کے	درخشانکی
۱۶۵	۶	بالاگھات کے	بالاگھاتکی
ایضا	۱۳	اُسکی	اُسکے
ایضا	۱۷	اُسکی	اُسکا
ایضا	ایضا	گذری	گذرا
ایضا	۲۰	کے	کی
[illegible]	۱۵	مرہٹہ	مرہٹے
	۱۶	تھی	تھین
	۱۶	حیلہ	حیلے
	۱۸	خزانہ	خزانے
۱۷۲	۳	مرہٹہ	مرہٹے
ایضا	ایضا	اپنی	اپنے
۱۷۳	۲	سر	بسر
ایضا	۱۴	خانہ	خانے
۱۷۶	۸	خیمہ	خیمے
۱۷۷	۱	جیسے	جینے
ایضا	۴	ہفتہ	ہفتے
ایضا	ایضا	عشرہ	عشرے
ایضا	۱۴	پیادہ	پیادے
۱۷۹	۲	پروانہ	پروانے
ایضا	۱۲	مظفر	مضطر
ایضا	۲۰	قلعہ	قلعے
۱۸۰	۱۵	ہاتھیون نے	ہاتھی
۱۸۱	۱۸	مرہٹہ	مرہٹے
ایضا	۱۹	متابلہ	مقابلے
۱۸۳	۱۶	کی	کے
۱۸۴	۱۴	کے	کی
ایضا	۱۸	توشک خانہ	توشکخانے
۱۸۶	۱۰	قلعہ	قلعے
ایضا	۱۴	قلعہ	قلعے
ایضا	۱۵	قلعہ	قلعے
۱۸۸	۳	نحوت	نخوت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	ایضا	اسـتکبار	استکبار
۱۹۱	۴	ابروی	آبروی
۱۹۳	۱۱	اُٹھایا تھا	اُٹھائی تھی
ایضا	۱۳	تمھارا	تمھارے
۱۹۴	۱۲	قلعہ	قلعے
۱۹۵	۱	قلعہ	قلعے
ایضا	۵	قلعہ	قلعے
ایضا	۸	قلعہ	قلعے
ایضا	۹	گولہ	گولے
ایضا	۱۰	قلعہ	قلعے
۱۹۷	۱۰	قلعہ	قلعے
۱۹۹	۱۶	قلعہ	قلعے
۲۰۰	۸	ازوقہ	ازوقے
۲۰۱	۱۲	قاعدہ	قاعدے
۲۰۳	۱	سواز	سوار
ایضا	۱۹	ازوقہ	ازوقے
۲۰۵	۷	مصالحہ	مصالحے
۲۰۷	۱۲	معروضہ	معروضے
ایضا	۲۱	روسی	روپی
۲۱۱	۳	داحل	داخل
ایضا	۱۰	صلخ	صلح
۲۱۲	۲	تشفی	تشفیٔ
۲۲۱	۱۸	ترکہ راو	ترکہ راونے
۲۲۳	۱۷	لے	لے
۲۲۴	۴	نیگات	ینگت
ایضا	۱۹	معروضہ	معروضے
۲۲۵	۷	اندیث	اندیشے
ایضا	۸	اپنے	اپنی
ایضا	۱۴	معروضہ	معروضے
۲۲۶	۱	معروضہ	معروضے
ایضا	۱۴	ازوقہ	ازوقے
ایضا	۱۶	مثوبات	مثوبات
۲۲۷	۱۶	او	اور
ایضا	۲۰	کی	کے
۲۳۱	۷	حیمہ	خیمہ
ایضا	۸	حلم	حلیم
۲۳۲	۵	کے	کی
۲۳۳	۱۴	بہالت	جہالت
ایضا	۱۶	نرلھاہ	نرکھ
۲۳۵	۹	باہم	باہ
۲۳۶	۱	لو	
۲۳۸	۲۰	ملا	
۲۳۹	۲۰	سنل	
۲۴۳	۹	کے	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۰	ازوقہ	ازوقے
۲۴۴	۱۸	ایسے	ایسی
ایضا	۲۰	بھرتے	بھرنے
۲۴۹	۸	لیے	کیے
۲۵۳	۳	جلا	جالا
ایضا	۱۹	کی	کے
۲۵۶	۳	پالہ	پالے
ایضا	۱۶	ازوقہ	ازوقے
۲۵۷	۱۳	کوتہ	کوتے
۲۵۹	۲۱	بر	پر
ایضا	ایضا	برشادین	برساوین
۲۶۳	۱۹	کی	کے
۲۶۳	۱	لھول	کھول
۲۶۴	۲	ازقہ	ازوقے
ایضا	۱۷	ترا	پترا
۲۶۵	۱۹	٤سکوتہ	٤سکوتے
۲۶۶	۱۰	اُس سے	اُسسے
ایضا	۱۴	یک	ایک
		دروازہ	دروازے
		ارادہ	ارادے
		شاکوتہ	شاکوتے
		او	اور
۲۷۴	۲۰	ماتن	پاتن
۲۷۸	۴	ساتا	سکتا
۲۷۹	۱۲	عمل	عمل مین
۲۸۱	٦	کھر	گھر
۲۸۲	۷	رلھین	رکھین
ایضا	۲۰	حوالہ	حوالے
۲۹۰	۱۴	بنوبی	جنوبی
۲۹۱	۱۷	مسلح	مسلح
۲۹۴	۲	انار یزون	انگریزون
ایضا	۷	ستمکری	ستمگری
ایضا	۸	کئی	گئی
۲۹۵	۱۱	جست	چست
۲۹٦	۱۴	ایاب	ایک
۲۹۸	۷	ور	اور
ایضا	۸	یہ	بہ
۳۰۰	۱۲	بیٹھتے	بیٹھتے
۳۰۱	۱۰	اُنکے	اُنکی
۳۰۴	۱۹	نیزہ	نیزے
۳۰۵	۱	تورگ	تو زگ
ایضا	۱۴	بنتی	بجتی
۳۰٦	۴	کی	کے
ایضا	۱۳	ہواتا	ہوتا

صحت

(۱)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۷	۱۳	سیہ	سینے
۳۰۹	۱۰	شادیانہ	شادیانے
۳۱۴	۱۰	حملہ	حملے
۳۱۵	۱	سرگردگی	سرکردگی
۳۰۷	۱	شونقر	سونقر
۳۱۸	۱	با	باہم
۳۱۹	۱	یک	ایک
۳۲۰	۶	خیمہ	خیمے
ایضا	۱۹	سیسامین	سیناپتن
۳۲۳	۱۵	ایمے	اپنے
ایضا	ایضا	بھتیجے	بھانجے
۳۲۶	۱۶	انماریز	انگریز
۳۲۷	۳	مضوبہ	مضوبے
۳۲۸	۱۹	لردیا	کردیا
۳۳۰	۳	طبقہ	طبقے
۳۳۳	۲	س	اس
ایضا	۱۸	بر	برا
۳۳۷	۱	قلعہ	قلعے
۳۳۸	۱	گی	کی
۳۴۰	۷	جنگ	جنگ
۳۴۱	۱۰	سالاج	سالاح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۲۰		ہو
۳۴۹	۱۰	سوارن	سواروں
ایضا	۱۸	سرانجام	سرانجام
۳۵۲	۳	اذوقہ	اذوقے
۳۵۹	۷	طرج	طرح
۳۶۳	۱۲	انماریز	انگریز
ایضا	۲۱	ما	نا
۳۶۶	۲	کوح	کوچ
۳۷۰	۱	خوابکاہ	خوابگاہ
ایضا	۱۵		پھر
۳۷۴	۲	اہی کہ بس	ہی کہ اب اس
۳۷۵	۶	مابت	ثابت
۳۷۶	۲۱	حریف	حریف
۳۷۸	۲	لرے	لڑنے
۳۷۹	۱۴	سوقت	اُس وقت
۳۸۶	۳	تارنا	
ایضا	۲۱	آنحف	
۳۹۶	۵	طتار	
۳۹۸	۱	انلریز	
ایضا	۱۴	پرا	
۴۰۰	۲۱	عیسا	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰۱	۲۱	کبی	کی
۴۰۲	۲	ث	ت
۴۰۳	۱	ثاندان	خاندان
۴۰۷	۲۱	لہ	کہ
۴۰۸	۱	بادریون	پادریون
۴۱۷	۱۵	یپنے	اپنے
۴۲۲	۱۰	نکہبان	نگہبان
۴۲۸	۱۰	سپاہون	سپاہیون
۴۳۲	۴	گزارس	گزارش
ایضا	۱۵	دیاھےداھے	دیکھتےدیکھتے
۴۳۳	۱۱	اُسکا	اُسکی
ایضا	۲۱	لپتنی	کپتنی
۴۳۹	۱	روے	روپئے
۴۴۳	۲۱	جوتھ	چوتھ
۴۴۷	۳	بن	پن
۴۵۱	۲۰	مصالحہ	مصالحے
۴۵۲	۲۱	بھر	بھی
		ستارہ	ستاریکو
		بر	پر
		ض	ضرور
		مور	نامور

صفحہ	سطر	غلط	
۴۶۴	۱	سر	
۴۷۱	۱	لیئے	گیئے
۴۷۳	۱۶	افروختۂ	افروختہ
۴۷۶	۱۰	گھیراگیٔے	گھبراگئے
۴۷۷	۱۳	جنگلیپط	جنگلیپت
۴۸۰	۱۷	رلھنے	رکھنے
۴۸۲	۱۰	کے	کی
۴۸۳	۲۱	دنا	دیا
۴۸۵	۱۰	ہوی	ہوئی
۴۸۸	۱۶	پشتں	پشت مبارک
۴۸۹	۱	اپیشاس	پیشس
ایضا	۱۵	لچھ	کچھ
ایضا	۲۰	لچھ	کچھ
۴۹۲	۹	ترکھتا	نرکھتا
۴۹۸	۸	گبا	گیا
۵۰۰	۵	حون	[illegible]
۵۰۲	۵	ے	لے
۵۰۹	۱۳	فرناستانی	فرنگستانی
۵۱۰	۲	معجون	معجون
ایضا	۴	بر	پر
۵۲۵	۲۱	پہنچا	پہنچا

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲۹	۱	موصوف و	موصوف
ایضاً	۲۱	کےؑ	کے
۵۳۰	۱۰	پہنیح	پہنچ
۵۳۱	۱۵	کر	کرے
۵۳۲	۱۹	شتی	پشتی
۵۳۳	۱۸	لی	کی
۵۳۴	۹	بور	پور
۵۳۸	۸	کہ	کئی
۵۳۹	۳	پشاکین	پوشاکین
ایضاً	۹	ہور	ہوکر
ایضاً	۱۰	فتہ	فتح
۵۴۲	۱۵	گہیرا	گھبرا
۵۴۵	۱	کاہ	گاہ
۵۵۶	۱	لو	کو
۵۵۷	۴	سلطان کے	غنیم کے
۵۵۸	۱۰	اُسنے	اُسے
ایضاً	۲۱	ناصر	حاضر
۵۵۹	۱۴	جالی	جاکی
۵۶۰	۱۴	لھمم	کھمم
۵۶۲	۸	ساتھ	ساتھ لے
۵۶۳	۲۱	کرگئے	کرکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۶۴	۱	لھول	کھول
ایضاً	۴	ہوسئیے	ہوگئے
ایضاً	ایضاً	حابک	چابک
۵۶۵	۲۰	ںلے	کے
ایضاً	۲۱	ہراواپر	ہراول پر
۵۶۶	۱۵	پر	پرے
۵۶۷	۵	منگاں	سستی منگاں
۵۷۰	۸	لو	پو
۵۷۱	۱۶	لچھ	کچھ
۵۷۳	۱۳	طرف	طرفہ
۵۸۲	۱	لو لون لی	لوگون کی
۵۸۵	۲۱	لو	کو
۵۹۲	۱	سئیے	گئے
۵۹۴	۹	لرے	کرے
۵۹۵	۱۶	شادی	ساا
۵۹۶	۸	لچھری	
ایضاً	ایضاً	ہزار	
ایضاً	۱۶	ساطین	
۵۹۷	۹	پھول	
۶۰۰	۲۱	ندر	
۶۱۵	۳	اسلام حمت اسا	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۱۷	۸	لردیا	کردیا
۶۱۹	۱۰	توبون	توپون
۶۲۰	۱۶	لھو	کھول
۶۲۲	۱۰	حرم	محرم
۶۲۴	۱	سلام	سلام
۶۲۵	۱۷	پیچھے	نیچے
۶۲۶	۶	نشن	نشان
۶۲۷	۱	مازندرن	مازندران
ایضا	۵	دوسے	دوسرے
ایضا	۱۶	ے	کے
۶۲۸	۱۲	البسوین	اکتیسوین
۶۳۲	۱	انجام	گنجام
۶۳۶	۲۱	جارون	چارون
۶۳۹	۱	مادانی	نادانی
۶۴۹	۳	کاری ساز	کارِی ساز
۶۵۵	۳	ن سی	پان سی
۶۵۸	۱۷	سونے	ہونے
۶۶۰	۴	لاکھ	لاکھ
		ہندوو دن	ہندوون

صفحہ	سطر	غلط
۶۶۲	۲	خاف
ایضا	۲۱	بیٹھکر
۶۶۳	۳	کے
ایضا	۱۰	کے
۶۶۴	۲	پر
ایضا	۵	ور
ایضا	۶	کے
۶۸۰	۲۱	تظعیم
۶۸۲	۱۰	سیگار
۶۹۱	۴	عدا
۶۹۳	۱	لتی
۷۱۲	۱۹	ــ
۷۱۳	۱	ٔ
۷۲۸	۴	تے
۷۳۰	۱۷	بھالتے
۷۳۴	۱	پرسے
۷۴۷	۱۹	طریقہ
۷۴۹	۱۳	مترک
۷۵۲	۳	کہہ بیٹے

Imambara Collection

National Library.
Calcutta-27.